

سیف المملوک

حصہ اول

میال محمد بخش

ابتدائیہ

صوفی بزرگ شاعر ::

پیدائش ::

ابتدائی تعلیم ::

بیت کے لئے التجا ::

آپ کی تصانیف ::

وصال ::

میاں محمد بخش اور سیف الملوک

مناجات

حمد باری تعالیٰ

ورنعت سید المرسلین رحمۃ اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

ورمدح جناب حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز

ورمدح جناب شاہ شاہاں حضرت میراں محمد متیم تارک الدنیا

ورمدح جناب مرشد ہادی حضرت پیرا شاہ غازی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

وربیاں مدح سجادہ نشین حضرت پیر مریدی و باعث تصنیف کتاب مے گوید

حکایت حسن میمندی کہ قصہ از و پیدا ہو پیدا شدہ

مقولہ شاعر

وربیاں اوصاف قصہ مذکورہ و اوصاف شعر و کلام گوید و التماس پی □ ش وانا یاں ایں

فن شریف

ورمدح استاد و التماس پیش ایشاں کہ قصہ را اصلاح دہند

التماس پیش خوانندگان و نویسندگان و شنوندگان کہ پردہ پوشی کنند

بنام حضرت پیر روشن ضمیر قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
کلمہ چند در بیاں اوصاف عشق و حلاوت اہل سوز و گداز محرم راز
ذکر منزل استغنا

ذکر وادی و منزل تو حید گوید

ذکر منزل حیرت گوید

منزل فقر

تم الکام بنام حضرت پیر مرشد صاحب قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
داستان تولد شدن شہزادہ سیف الملوک و باعث تسمیہ اش
داستان در بیاں دیدن شاہزادہ دو شاہ مہرہ صورت زہرہ را و عاشق شدنش
جواب سیف الملوک با پدر

در مہلت خواستنی پدر و باز گفتن کیفیت بدست آمدن مورت

در بیاں چند دادن شاہ حاصم فرزند خود را بر دل نہا و ن او

جواب دادن شاہزادہ مرید را خود را

التماس بادشاہ پیش فرزند

در بیاں رحم آوردن پسر بر پدر و باز گوشمالی دادن عشق مرشد شہزادہ را جواب دادن او بہ

پدر

داستان در بیاں دیوانہ شدن شہزادہ سیف الملوک و در زنجیر ماندن او

داستان در بیاں خواب سیف الملوک و بر آوردن پدر او را از بنجر

داستان در رخصت طلبیدن شہزادہ از مادر و التماس مادر پیش پسر خود

زاری کردن شہزادہ از زردی مادر و جواب دادن مراد و اورخصیت یافتن از و و داغ

کردن مادر پسر را

داستان رواں شدن شاہزادہ از مصر و کشتی راندن او

نامہ نوشتن شاہ مغفور چین جانب شہزادہ مصر کہ آمدہ بود

در جواب شاہزادہ کہ بہ مغفور چین فرستادہ بود

داستان دریاں غرق شدن کشتی ہائے در طوفان بلا و جد شدن صاعد

داستان گرفتار شدن شاہزادہ بدست بوزنگان و از انجا خلاص شدن

دریاں جنگ با سگساراں

گرفتار شدن شاہزادہ بدست زنگیاں و عاشق شدن دختر شاہ زنگ بر شاہزادہ

مقولہ شاعر

رفتن شاہزادہ در شہر زناں و عاشق شدن زناں و رفتن شاہزادہ از انجا بواوی سہمناک

بی بی شاہ زناں

داستان دریاں مشقت دیدن شاہزادہ از گرسنگی و تشنگی و بیتاب شدن او و قصد ہلاک خود

کردن و جواب سوال نفس و عقل و خبر دادن و اسم اعظم فرمودن و شربت دادن فرشتہ

اورا

رسیدن شاہزادہ بر قلعہ دیواں کہ اسفندباش نام داشت و فتح کردن آں را و خبر یافتن

از مقصود و خلاص کردن ملکہ خاتون راز بند دیو و ہلاک کردن دیو را و از آں جا آوردن

ملکہ را!

و در وصف جمال ملکہ خاتون دختر شاہ سراندیپ کہ در قید و لوئیے می بود

ابتدائیہ

صوفی بزرگ شاعر:

حضرت میاں محمد بخشؒ نے پنجابی شاعری کی اس روایت کو برقرار رکھا، جو شاہ حسینؒ، بلھے شاہؒ اور دوسرے صوفی بزرگ شاعروں نے قائم کی تھی، آپ کا کلام آج بھی بڑے ذوق شوق سے سنا جاتا ہے،

پیدائش:

حضرت میاں محمد بخشؒ ۱۲۴۶ھ، ۱۸۴۶ء میں خانقاہ کھڑی شریف ریاست میرپور میں پیدا ہوئے، آپ کے والد کا نام حضرت میاں شمس الدین تھا، آپ کا حسب و نسب آقربا چوتھی پشت سے حضرت پیر پیراں شاہ غازی قلندر مڑی والا سے جاملتا ہے،

ابتدائی تعلیم:

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی حضرت میاں بہاول بخش کے ساتھ اکٹھے ہی سموال شریف میں حضرت حافظ محمد علی صاحب کے مدرسہ میں حاصل کی، یہاں آپ انظم و نثر، حدیث و فقہ، منطق، اصول جامع میں کامل ہوئے،

بیعت کے لئے التجا:

آپ نے ایک رات جستجوئے بیعت میں حضرت سرکار مڑی والا کی خدمت میں عرض کی، جس پر آپ کو ارشاد فرمایا، کہ اے فرزند سلسلہ! عالیہ قادریہ میں حضرت جناب غلام محمد صاحب کلروڑی شریف والوں کے ہاتھ پر بیعت کر لو، اس طرح آپ نے حضرت جناب سائیں غلام محمد صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی،

آپ کی تصانیف ::

- | | |
|------------------------------|---|
| (۱) تحفہ مریاں کرامات الاعظم | (۲) تحفہ رسولیہ معجزات جناب سرور کائنات |
| (۳) ہدایت المسلمین | (۴) گلزار فقراء |
| (۵) نیرنگ عشق | (۶) نئی خواص خاں |
| (۷) مرزا صاحبان | (۸) سی حرفی سی پنوں |
| (۹) سی حرفی ہیر رانجھا | (۱۰) تذکرہ مقیمی |
| (۱۱) قصہ سونی مہینوال | (۱۲) شاہ منصور |
| (۱۳) شیریں فرہاد | (۱۴) سیف الملوک |
| (۱۵) قصہ شیخ صنعان | |

اس کے علاوہ بھی آپ کی بہت سی کتابیں ہیں، جو نایاب ہو چکی ہیں، آپ جب بھی کسی کو کچھ تحریر فرماتے تو اس میں زیادہ تر اشعار شامل ہوتے۔ آپ کراڑو، فارسی، پنجابی اور عربی میں عبور حاصل تھا،

وصال ::

آپ ماہ ذوالحجہ ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۷ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے، آپ کا ارشاد تھا، مجھے وہ شخص غسل دے جس نے ساری عمر نامحرم کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا ہو، اس خدمت کے لئے حافظ مطیع اللہ صاحب سموال شریف نے اپنے آپ کو پیش کیا، ویسے تو آپ کا عرس چار مقامات پر ہوتا ہے۔ لیکن آپ کا مزار کھڑی شریف کے قریہ پر نور میں حضرت پیر شاہ غازی قلندر بادشاہ کے قریب واقع ہے، ہزار ہا زائرین آپ کے مزار پر بڑے ذوق شوق سے حاضری دیتے ہیں، اور عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔

میاں محمد بخش اور سیف الملوک

سیف الملوک اور میاں محمد بخش پنجاب اور پنجابی زبان میں اپنی مثال آپ بنے ہوئے ہیں، پورے برعظیم پاک و ہند میں جب کوئی میاں محمد بخش یا سیف الملوک کا نام لیتا ہے، تو فوراً ہی داستان سیف الملوک اپنی تمام تر عنانیوں کے ساتھ ذہن کے ایوانوں میں گردش کرنے لگتی ہے، اور اس کے ساتھ ہی میاں محمد بخش کے بیسیوں اشعار اپنی خاص طرز و ادا اور لحن کے ایک رس گھولتے ہوئے ترنگ کو ہمراہ لیے ہوئے گونجنے لگتے ہیں،

سننے والے کو سیف الملوک کے اشعار کا مطلب معلوم ہو یا نہ ہو، ان پر تفہیم و تشریح ہوتی ہو نہ ہوتی ہو، تشنہ تشریح رہے، لیکن ان اشعار کا ترنگ، لے ہر نرم ہر اور لہجہ ہر سننے والے کو اپنی سحر میں ضرور جکڑ لیتا ہے،

پنجابی زبان ادب کی اکثر داستانوں کا یہ ایک اضافی اور امتیازی وصف ہے کہ ان داستانوں کو ایک خاص گائیگی ہی کے مخصوص ترنم لُحْن، الپ، اور غنا ہی اس کی خاص پہچان بنا ہوا ہے، میاں محمد بخش کے سیف الملوک کے لُحْن اور غنا کو بھی لوگ اسی طرح سے جانتے ہیں، جس طرح ہیر رانجھا، مرزا صاحبان، یا پورن بھگت کی داستانوں کو ان کے ترنم اور گائیگی سے پہچانتے ہیں،

داستان سیف الملوک، پنجابی زبان و ادب کی ایک لازوال داستان ہے، اس داستان کو میاں محمد بخش نے اور میاں محمد بخش کو سیف الملوک نے امر کر رکھا ہے۔ ”سیف الملوک“ کہنے کو تو ایک فرضی اور تخیلاتی داستان ہے، اس داستان میں قدم قدم پر تخیل اور فانتازیاں ہیں، انسان الف لیلا کی سی فضاؤں اور ہوش ربا وادیوں میں سیر و سیاحت کرتا چلا جاتا ہے، ہر واقعے کے بعد پڑھنے والے مزید کیا ہوا جاننے کے لئے بے تاب رہتے ہیں،

میاں محمد بخش نے اس داستان گوئی ہی میں پوری کائنات کو سمو کر رکھ دیا ہے

کرداروں کے حوالے سے مذہب، مذہبی اقدار، دوستی، دوستانہ خصائص، مرد و زن کی نفسیات، عشق و حسن کے قرینوں، ہجر و وصال کے سوز و گداز اور حظ و انبساط، مہماتی زندگی کے نہایت کٹھن مقامات و مراحل، سیر و سفر کی حسین و پرکشش، پر بہار اور نئی نئی راہیں سوچھانے والی وادیوں، دریاؤں، سمندروں اور جھیلوں اور شوریدہ سرلہروں پر ڈھلتی کشتیوں میں آبی غفریتوں، سمندری اثر و ہوں اور بلاؤں کے ساتھ پر خطر مقابلوں، یعنی علامتی طور پر خیر و شر میں جنگ و جدل کے بعد خیر کی فتوحات کے شادیانوں اور انسانی زندگی کے ہر پہلو اور شعبے کو احاطہ کرتی ہوئی یہ داستان ہر دور میں جستجو، جدوجہد اور فعال زندگی کی راہیں سمجھاتی رہتی ہے،

میاں محمد بخش کی سیف الملوک میں زبان و ادب، شعر و سخن، شعور و ادراک، کردار نگاری، منظر کشی، رزم بزم، اوصاف نگاری، خصائص کاری، بیان و انداز، صنائع و بدائع، شاعرانہ باریکیوں، فصاحت و سلاست و بلاغت، خوش کلامی و خوش گفتاری کے ساتھ ساتھ وہ تمام محاسن اور خوبیاں جو کسی شاعری کو آفاقی بتاتی ہیں۔ بدرجہ اتم موجود ہیں۔

اپنی اس داستان سیف الملوک میں محمد بخش نے شروع سے آخر تک شستگی، شائستگی اور متانت کو بالخصوص بڑی شاعرانہ مہارت اور چابک دستی کے ساتھ نبھایا ہے، پھر انہوں نے بھی پنجابی کے دیگر عظیم شعرا کی طرح جا بجا مقولہ شاعر کے تحت اپنے علم و فضل، فلسفیانہ بصیرتوں، انسانیت نوازیوں، حسن و عمل کی دانائیوں، عشق و وارفتگی کی عشوہ طرازیوں، تہذیب و تمدن کی توانائیوں اور خیر و شر کی آویزشوں کو بڑے ہی خوب صورت طور پر اثر اور توانا انداز و اسلوب میں پیش کر کے پنجابی شاعری کے دامن کو نہایت احسن طریقے سے وسعت بخشی ہے،

سیف الملوک کی داستان کئی حوالوں سے گویا اس پورے خطہ ارضی پر پھیلی ہوئی دکھائی دیتی ہے، لیکن اس کے باوجود پورا پنجاب بھی اپنی تمام تر اور زندہ

خوبصورتیوں کے ساتھ مچلتا ہوا دکھائی دیتا ہے،

میاں محمد بخشؒ نے سیف الملوک داستان کو محض ایک ذریعہ اور واسطہ کے طور پر استعمال کیا ہے، اور اس حوالے سے انسانیت کی ہمدردیوں، نیکیوں و امانیوں، اچھائیوں اور وجدان و فیضان کی روحانی اور ظاہری و باطنی کمائیوں کو پیش کر کے رکھ دیا ہے۔ اس داستان میں میاں محمد بخشؒ نے شروع سے آخر تک جو ایک خاص صوفیانہ سبھاؤ اور موسیقی اور غنائیت کو بالائزام ملحوظ رکھا ہے، یہ صرف ان ہی کا حصہ ہے،

میاں محمد بخشؒ اس دور کے شاعر ہیں، کہ جس عہد میں پورے برصغیر پر انگریز براہمان ہو چکے تھے، اور وادی کشمیر میں مہاراجہ کی شخصی حکومت قائم ہو چکی تھی، اقصائے کشمیر کی پر بہار اور جنت نظیر وادیوں اور عطر بیز فضاؤں میں قصبہ کھڑی شریف کو جو حشیت میسر آتی ہے، اس پر پوری وادی نازاں ہے،

حضرت میاں محمد بخشؒ اسی کھڑی شریف میر پور آزاد کشمیر کی نیم معلق دھلی دھلائی، ہر سبز و شاداب فضاؤں اور معبر و معطر ہواؤں ہر یالیوں بھرے میدانوں کی دنیا میں ۱۲۴۶ھ بمطابق ۱۸۳۱ء میں تشریف لائے۔ آپ کے والد محترم میاں شمس الدین ایک دین دار، صاحب تقویٰ اور متوکل بزرگ تھے، حضرت پیر پیراں شاہ (یا پیرے شاہ) غازی کے دربار کے چوتھے اور ایک ممتاز سجادہ نشین تھے،

بچپن ہی کا ایک واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ میاں محمد بخشؒ کی عمر ابھی چھ سال ہی کی تھی کہ حضرت صاحب زادہ عبدالحکیم نے آپ کے والد سے ایک ملاقات میں بتایا کہ اس ہونہار، لائق اور شریف الطبع بچے پر خصوصی توجہ فرمائی جائے۔ یقیناً یہ بچہ ایک دن صاحب نصیب اور اقبال مند ہوگا، حضرت صاحب کے اس اشارے کے بعد والد صاحب نے بچے پر خصوصی توجہ کو اپنا شعار بنالیا تھا۔

اس طرح والد ماجد جناب میاں شمس الدین کی براہ راست توجہ کے ساتھ برادر اکبر

حضرت میاں بہاول بخش نے بھی نہایت بر اور انہ شفق اور پیار و محبت کا ماحول فراہم کیا، بتایا جاتا ہے کہ دونوں بھائی شروع میں سموال شریف کے ایک مدرسہ میں تعلیم و تربیت کے لئے داخل ہوئے، اس مدرسہ میں انھیں حافظ محمد علی سے فیوض علمی حاصل کرنے کا موقع ملا، یہیں سے حضرت میاں محمد بخشؒ نے انظم و نشر، حدیث، فقہ، منطق اور اصول کا درس لیا، عربی اور فارسی کی مروجہ کتابیں انھوں نے حافظ غلام محمد سے پڑھیں،

بیان کیا جاتا ہے کہ سموال شریف ہی میں میاں محمد بخشؒ پر حافظ محمد علی کے حقیقی بھائی حافظ ناصر صاحب کی نظر کرم ہوئی۔ حافظ ناصر صاحب ایک درویش کامل اور سدا معتکف رہنے والے صوفی تھے،

انھوں نے میاں محمد بخشؒ کی توجہ مولانا جامیؒ کے فارسی کلام کی طرف مبذول کرائی، یہی نہیں بلکہ انھوں نے میاں صاحب کو غنا، لے، ترنم اور نغمگی اور گائیکی کی طرف مائل بھی کیا، لہذا میاں صاحب ایک عرصہ تک خوبیوں اور مترنم لہجے سے حافظ صاحب کو محفوظ کرتے رہے۔ یوں بھی بتایا جاتا ہے کہ حافظ ناصر صاحب نے میاں محمد بخشؒ کے لحن، صافٹے، اور یادداشت کی ایزاد و فروغ کے لئے دعا بھی فرمائی۔ میاں محمد بخشؒ ابھی پندرہ سال کے ہوئے تھے کہ جب والد ماجد نے ضعف پیری کے سبب محسوس کیا کہ اب وقت رحلت آچکا ہے، انہوں نے دربار عالیہ کی سعادت اپنے لخت جگر میاں محمد بخشؒ کو بخشنا چاہی، لیکن حضرت میاں محمد بخشؒ نے اپنے بڑے بھائی کے لئے اسے تجویز کیا، اور اپنے لئے صرف دعاؤں کی طلب آرزو کی، اس کے باوجود والد محترم نے اس سعادت اور منصب کے لئے میاں محمد بخشؒ ہی کو پسند کیا، اس کے بعد ایک خاص روحانی کیفیت اور جذب و سرشار کی حالت میں یہ پیروں فقیروں کی مسند میاں محمد بخشؒ ہی کو تفویض کی گئی۔

میاں محمد بخشؒ والد ماجد میاں شمس الدینؒ کی وفات کے بعد شاہ غازی پیر دربار کے

سجادہ نشین ہو گئے۔ اسی دوران میں انہوں نے اپنے پیر و مرشد محترم حافظ سائیں غلام محمد کے دست حق شناس پر بیعت کی، اور باطنی تزکیہ اور صدق و صفا کا سبق لیا، کچھ عرصہ بعد پیر و مرشد کی ہدایت کے مطابق کشمیر چلے گئے، اس دور میں پوری وادی کشمیر غلامی کی حکومتی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی، اللہ کی مخلوق پر لادین حکمرانوں اور راجوں نے دائرہ حیات تنگ کر رکھا تھا، اس دور پر آشوب میں حضرت میاں محمد بخشؒ باضابطہ طور پر باطنی فیوض و برکات کے حصول و اکتساب کے لئے کوشاں رہے۔ لہذا کشمیر ہی میں انہوں نے شیخ احمد ولی سے باطنی فیض حاصل کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر چیز کو مخلوق سے بہتر جانتا ہے۔ کوئی امر اس کے دائرہ اختیار سے باہر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں اور چاہنے والوں کو اسی وقت شرف ہم نشینی بخشتا ہے، کہ جب وہ اس کے لائق ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ کے رازوں کی حفاظت کرنے والے بن جاتے ہیں، لہذا جب میاں محمد بخشؒ اللہ کی راہ میں آگئے، تو انہوں نے ریاضتوں عبادتوں اور مجاہدوں کو اپنا شعار بنالیا۔ کشمیر سے واپس آ کر وہ ایک عرصہ تک جنگلوں بیابانوں میں پھرتے رہے، اور پھر دوبارہ دربار پیر غازی پر آ کر عزالت نشین ہو گئے۔

میاں محمد بخشؒ احاطہ دربار پیر غازی کی چار دیواری میں برسوں گوشہ نشینی میں رہے، یہیں پر انہوں نے بڑی سادہ بے ریا، شیطان النفس دنیا و ماہیا سے محفوظ و مامون زندگی گزاری، انہوں نے صبر و شکر قناعت اور شاکر بہ رضائے الہی کی بے پناہ دولت یہیں سے حاصل کی،

بتایا جاتا ہے کہ حضرت میاں محمد بخشؒ کا سلسلہ نسب حضرت عمر فاروق سے ملتا ہے۔ راہ تصوف میں آپ حضرت غوث الاعظم کے مقلد تھے، بلکہ ایک واقعہ یوں بھی بیان کیا جاتا ہے کہ والد ماجد نے جب حضرت جی کو منصب سجادہ نشینی تفویض کرنا چاہا، تو اس وقت بھی والد محترم نے روح شاہ پیران، حضرت سید عبدالقادر جیلانی ہی کو ہادی

ورنہ ہر قرار دے کر حاضر و شاہد و گواہ بنایا تھا، اس وقت تو ابھی میاں محمد بخشؒ پندرہ سولہ سال ہی کے نوجوان فرد تھے، بہر صورت حضرت میاں محمد بخشؒ نے راہ تصوف میں مخلوقات اور خواہشات سے لاتعلقی ہو کر رجوع الی اللہ کے باعث بے پناہ روحانی اور باطنی برکات اور رحمتیں حاصل کیں، اور اس دور میں وہ عادات طلّعی کو چھوڑ کر مشروع کی طرف آگئے، اور موافقت الہی میں سکون و اطمینان حاصل کرنے لگے، اور پھر مستقل طور پر احاطہ دربار میں گویا ایک طرح کے اعتکاف میں زندگی بسر کرنے لگے۔

روایت ہے کہ میاں محمد بخشؒ نے اپنے بڑے بھائی میاں بہاول بخشؒ کی تحریک و استدعا پر داستان سیف الملوک لکھی۔ یہ داستان سیف الملوک حضرت میاں محمد بخشؒ پچیس سال کی عمر میں مکمل کر لی تھی، گویا اس وقت میاں صاحب کئی طرح کے تجربات و واردات سے گزر کر کندن ہو چکے تھے، یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کا ایک ایک لفظ درد سے آشنا و قارئین کے لئے نشتر کی حیثیت رکھتا ہے،

سیف الملوک، جیسی مشہور زمانہ اور بزرگ تصنیف کے علاوہ بھی میاں محمد بخشؒ کی متعدد کتابیں ہیں، ان میں رنگ تصوف میں تحفہ میراں ترجمہ قصیدہ غوثیہ ترجمہ قصیدہ بردہ شریف قصہ شاہ منصور اور تبلیغی دینی اور اسلامی کتابوں میں تحفہ رسولیہ، معجزات جناب سرور کائنات، ہدایت المسلمین، تذکرہ مقیمی اور دیگر داستانوں میں قصہ سونہی مہینوال، شیریں فرہاد، نیرنگ عشق، مرثا صاحبان، ہی حرفی ہیرا، انجھا اور سی حرفی کسی پنوں وغیرہ زیادہ مشہور ہیں، ان کے علاوہ قصہ شاہ صنعان، سخی خواص خاں اور گلزار فقیر وغیرہ بھی معروف ہیں۔

ماں محمد بخشؒ نے درمار عالمہ سے وابستگی کے دوران میں ایک عرصے تک فریضہ وعظ

بھی اشعار ہی میں کیا کرتے تھے،

میاں محمد بخشؒ سادہ، بے ریا اور متوکل زندگی گزارتے رہے، دنیاوی شان و شوکت کی چنداں طلب و آرزو نہیں کرتے تھے، فلاحی اور دینی کاموں میں عملی اور مالی حصہ بھی لیتے رہتے تھے، بتایا جاتا ہے کہ وہ کوئی حجاج کو اپنی طرف سے زاوراہ فراہم کر کے حج بیت اللہ شریف کے لئے روانہ فرماتے تھے،

حضرت میاں محمد بخشؒ کے عقیدت مندوں اور صاحبِ راوت سوانح نگاروں نے آپ سے کئی خرق، عادات، واقعات اور امور بھی لکھے ہیں، اور آپ کی زہد و معرفت زندگی کے بارے میں بہت کچھ رقم کیا ہے۔ یوں ان کی صوفیانہ زندگی کے بھی کئی پہلو اجاگر ہوئے ہیں۔

حضرت میاں محمد بخشؒ نے ۱۳۲۲ھ یا ۱۳۲۳ھ ہجری بمطابق ۱۹۰۷ء میں کھڑی شریف میں وصال فرمایا۔

مناجات

بسم الله الرحمن الرحيم

رحمت دا مینہ پا خدایا باغ سکا کر ہریا !
بونا آس امید میری دا کر دے میوے بھریا !
مٹھا میوہ بخش اجیہا قدرت دی گھت شیری
جو کھاوے روگ اس دا جاوے دور ہووے دگیری
سدا بہار وئیں اس باغ کدے خزاں نہ آوے
ہو ون فیض ہزاراں تائیں ہر بھکھا پھل کھاوے
بال چراغ عشق دا میرا روشن کر دے سیناں
دل دے دیوے دی روشنائی جاوے وچہ زمیناں
نعمت اپنی دی کجھ مینوں بخش شناساں پاواں
ہمت دے دے نوں تیرا شکر بجالیا واں !
لاہ ہمیرا جہل برے دا چانن لا عقل دا
بخش ولایت شعر سخن دی یمن رہے وچ رلدا !
اول دیہہ دل جس وچہ ہوون سچے سخن خزانے
لعل جواہر کڈھ کڈھ دیوے قوت بخش زبانی
طبع میری دا نافہ کھولیں ملکیں مشک دھماکیں
سن سن مغز معطر ہوون بو عشق دی پائیں
سخن میرے دی شکروں ہوون مٹھے منہ قلم دے
شعر میریدی عطروں کاغذ لاوے خال رقم دے
بوہٹی نویں کتاب میریدی جو بن بخش سنگاریں
پاک نظر دے دیکھن والے ندی عشق دی تاریں

جے کوئی میلی اکھیں دیکھے عیب دھگانے لاوے
اوہ بھی عدل تیریدے گھر تھیں کجھ سزائیں پاوے
مرمر اک بناون شیشہ مار ونا اک بھندے
دنیا اتے تھوڑے رہندے قدر شناس خن دے
اول تے کجھ شوق نہ کسے کون خن اج سندا
جے سنسیں تاں قصہ اتلا کوئی نہ رمزیاں پن دا
لد گئے اوہ یار پیارے خن شناس ہمارے
خن صراف محمدؐ بخشا لعلیں دے بخارے
مجلس بہ بہ گئے سیانے کر کر ہوش سنبھالے
بلدوئے سنگ ورتی الفت جیوں بھلیاندے چالے
لے لے گئے خن دی لذت پی پی مست پیالے
خالی رہ گئے مٹ محمدؐ خانے مجلس والے
کدھرے نظر آوے کوئی بھرے پیالے والا
جے دے تاں ورتے ناہیں ناں بک گھٹ نوالا
کہے اسماں تھیں اوہلے ہوئے ساقی مٹ پیالے
ہائے افسوس محمدؐ بخشا کون کرے اپرا لے
یاراں باجھ شراب خن دا ورتن تے کد جیوسی
سچا میلا کدھ محمدؐ جو پیوسی سو پیوسی

حمد باری تعالیٰ

اول حمد ثناء الہی جو مالک ہر ہر
اس دا نام چنارن والا ہر میدان نہ ہر
کام تمام میسر ہوندے نام اوہدا چت دھریاں
رحمیں سکے ساوے کردا قبروں ساڑے ہریاں
قدرت تھیں جس باغ بنائے جگ سنسار تمامی
رنگ برنگی بوٹے لائے کجھ خاصے کجھ عامی
اکناں دے پھل پیٹھے کیتے پت انہاندے کوڑے
اکناں دے پھل کاری آون نفعے پھاندے تھوڑے
ایس عجائب باغے اندر آدم دا رکھ لایا !
معرفت دا میوہ دے کے واہ پھلدار بنایا
رحمت دا جد پانی لگاتاں ہویا ایہہ ہریا
ہر ہر ڈالی نے پھل پایا سر دھرتی جد دھریا
واہ وا خالق سر جہاراں ماکاں جن انساناں
اربع عناصر تھیں حس کیتا گونا گونا حیواناں
کنہ او ہدی نوں کوئی نہ پہتا عاقل بالغ دانہاں
در جس دے سر سجدے سٹے لوح قلم اسماناں
حکم او ہدی بن ککھ نہ ہلدا واہ قدرت دا والی
جیا جون نگاہ اوہدی وچہ ہر پتر ہر ڈالی
آپ مکانوں خالی اس تھیں کوئی مکان نہ خالی
ہر ویلے ہر چیز محمدؐ رکھانت سنبھالی
جون ہزار اٹھاراں اس نے دنیا وچہ بنائی

صورت سیرت تے خاصیت وکھو وکھری پانی
 جدا جدا ہر جوئے جوگے جگ تے کیتے کھانے
 انھیں لوہے ماڑے موٹے ہر نوں نت پچانے
 جو جو رزق کسے دا کیتوس لکھیا کدے وٹالے
 لکھ کروڑ تکے بریاں پھر بھی او نویں پالے
 آدم تھیں لے اس دم توڑی لکھ ہوئے مر مٹی
 صورت جدا جدا سبھس دی علم اوہدے وچہ مٹی !
 وکھو وکھری لیکھ سبھس دے لکھ چھڈ یوں اکواری
 جمن مرن نہ گھسن دیندا ساعت اوہی ساری !
 اکو فرش زمیں دا سارا اکو مینہ تراوت
 بوٹے رکھ زمیں پر جتنے سنبھاں وچہ تفادت
 سے ماڑیں اک پتر اندر جوڑ کئی وچہ جوڑے
 علم او ہدے وچہ لکھ نہ بھلا سبھ معلم بن لوڑے
 صنعت دا کجھ انت نہ لبھدا نظر کرو جس جانی
 دھن اوہ قادر سر جہارا جس سبھ چیز بنائی
 جے اک مچھر دا پر بھجے توڑے جو جگ لگے
 ہرگز راس نہ ہوندا مڑکے جیونکر آہا اگے
 اتنا کم نہیں کہ سکدے دانشمند سیانے
 حکمت پاک حکیم پیے دی کون کوئی سبھ جانے
 آپے دانا آپے پینا ہر کم کردا آپے
 واحد لا شریک الہی صفتاں نال سہیاپے
 رب جبار قہار سنیندا خوف بھلا اس بابوں

ہے ستار غفار ہمیشہ رحم امید جنابوں
 بادشاہ تھیں بھیکھ منگاوے تخت بہاوے گھائی
 کچھ پرواہ نہیں گھر اس دے دائم بے پرواہی
 صم بکم رہن فرشتے کس طاقت دم مارے
 در اس دے پر عاجز ہو کے ڈھیندے بزرگ سارے
 ہر ڈٹھے نوں ہتھی دیندا بخشہار خطایاں !
 دیتوس سخن زباناں اندر سخاں وچہ صفایاں
 ہر درتوں در کارن ہوندا جو اس در تھیں مڑیا
 اوے دا اس شان ودھایا جو اس پاسے اڑیا
 بادشاہ دے شاہ اس اگے منہ ملدے وچہ خاکاں
 او گنہار کہا یا اوتھے سچیاں صافاں پاکاں !
 مغروراں نوں پکڑ نہ کردا اوے وقت شتابی
 معذوراں نوں چکے ناہیں کر کے قہر خرابی
 جیکر خفگی کرے اساں تک کے کماں بریاں
 بخشش کر کے مہریں آوے پھیراں ہدے در اڑیاں
 ماؤ پیو دی بے فرمانی جو بیٹا نت کردا
 فرزندى دا پیار نہ رہندا کہن کوں ایہ مردا
 سجن بھین بھرا نہ ہوون راضی جس بھراؤں
 گھر آئے دا کرن نہ آور کپن اوہدیاں واؤں
 دوست یار کسے دا ہکدن آور بھاء نہ ہووے
 پھرا وہ مکھ دکھاندا نائیں ماری تھیں ہتھ دھووے
 نفر غلام کسے دا ہووے خدمت اندر ڈھالا

خاوند نوں کد چنگا لگدا جھڑکے کر کر گلا !
 میر وزیر مصاحب شاہ دے حکموں باہر ہوون
 شاہ کھدیڑے غصہ کر کے ہور بھی نوکر روون
 واہ وا بخشہارا صاحب تک تک ایڈگناہاں !
 عزت رزق نہ کھسے ساڈا دیندا پھیر پناہاں
 دوئے جہان اسماناں زمیاں جو وافرے اوڑے
 وچہ سمندر علم اوہدے ہک قطرے تھیں تھوڑے
 کھانے پاؤ بہائیوس چوکی ڈاہ زمیں وا پلا
 سجن دشمن چنگے مندے دینداناں دہر کلا
 جے اوہ قہر کماون لگدا کون کوئی جو چھوڑا
 رحمت اس دی جگ وسائے ہر ہک نعمت لہدا
 بندگی دی پرواہ نہ اس نوں گھانا نہیں گناہوں
 زہد عبادت تاہیں ہوندے جاں گھلے درگاہوں
 سدا سلامت راج اوے وا اس در سبھ سلامی !
 آدم جن ملائک ہر شے جیا جون تمامی
 مان کریندیاں مان تروڑے مسکیناں وا ساتھی
 کوہ قافاں وچہ روزی دیندا سیر خان نوں ہاتھی
 لطف کریندا کرم کنندہ ہر دے کام سنوارے
 سبھ خلقت وارا کھا اوہو بھیت پچھانے سارے
 سبھ وڈیائی اس نوں لائق بے پرواہ ہمیشہ !
 کہناں تاج سعادت دیندا کہناں بداندیشہ
 عیب میرے پر پلا دیندا ہنر کریندا ظاہر

جدوں کرم دا واڑا کردا کوئی نہ رہندا باہر
 ہر عاجز پر رحمت کردا کرے قبول دعائیں
 بن منگے لکھدان دوائے محرم دل دا سائیں
 ہر کوئی محتاج اوے دا منگن ہار اور دا
 ہر گز کیتی اس دی اتے انگل کوئی نہ دھردا
 دائم نیو کاری کردا نیکی اس نوں بھاوے
 بدیاں بھی پھر بخش گزر دا جاں رحمت پر آوے
 سورج تارے اوٹھ قطارے مشرق مغرب جانے
 خاک زمیں دی ثابت رکھدا پانی تے تھر باندے
 دھرتی پوند ڈولاندی آہی ایدھر اودھر ہو کے
 حکمت نال لگائیوس محکم کوہ قافاں دے کو کے
 قطرے ہک منی دے تائیں کی کجھ جو بن دیندا
 پانی اتے صورت لکھے حکمت عجب کریندا !
 اوس صورت وچ سیرت پاوے اہل بصیرت تھکے
 انہیں لوک استر بھائی قدر پہچان نہ سکدے
 ولے دے وچ لعل ٹکاندا جانن قیمت پاندے
 ساوی شاخوں دیکھ نکالے گل پھل رنگ رنگا دے
 سپاں اندر موتی کردا رکھ کے قطرہ پانی !
 شکماں وچوں باہر آنے صورت بی بی رانی
 اگا پچھا اس نوں معلم ناں چھپیا اک ذرہ !
 داناں میناں کشف قلوبی حتی قیوم مقررہ
 کناں بانجھوں سننے والا تھکدا ہے بن نیناں

باہجھ زبان کلام کریندا ناں اس بھائی بھیناں
 غالب امر مبارک اس دے ناں ہوياں نوں کیتا !
 ہوياں نوں نابود کریسی آپ ہمیشہ جیتا
 خاک ہوياں نوں ودجی واری مڑ کے زندہ کر سی
 وچہ میدان قیامت والے ہر کوئی لیکھا بھری
 سبھ جہاں کو کیندا ایہو ہے تحقیق الہی
 لیکن کنہ مبارک اس دی کسے نہ لدھی آ ہی
 صفت اوہدی نوں فہم نہ پہتا ذاتی وہم نہ پاندے
 اس ڈالے کئی بیڑے ڈوبے تختہ ہویا نہ باندے
 اس میدان نہ چلے گھوڑا شینہ حیرت دا گے
 خاص پہلے لااحسی کہکے اس ڈوروں سن رے
 ہر جانی نہیں چلدی بھائی جیسے دی چترانی
 کن ڈورے جیسے گوئی ہوندی جاں کوئی ماگہ آئی
 اس مجلس دا محرم ہو کے پھیر نہ مرڈا کوئی !
 جو ایہ مست پیالہ پیندا ہوش کھڑاندا سونی
 اس خونی دریاؤں ڈر دے عقل فکر دے سائیں
 کس دی بیڑی باہر آئی پہنچ اجیہیں جائیں
 جیکر تینوں طلب محمد اس رستے ٹر اڑیا !
 مڑ آون دی رکھ نہ ہکھی ایہتوں کوئی نہ مڑیا
 نال ریاضت کریں صفائی سان فکر دی گھس توں
 مت خوشبو عشق دی کرسی طالب عہد الستوں
 پیر طلب دے کھڑن اوتھے اوڈیں حب دی بالوں

اگوں پکڑ یقین لنگھاسی پڑوے پاڑ خیالوں
ایہہ دریا موہانے باجھوں لنگھن مول نہ ہوندا
رڑھ مر دا یا ڈبدا جیہڑا آپ ہکلا پوند
جنہاں ملاح منایا تاہیں بیڑی چڑھی نہ اس دی
راہوں پر ت پئی وچہ باراں مفت نکرھی مسدی
رستہ چھوڑ نبی دا ٹریاں کوئی نہ منزل پگ دا
جے لکھ محنت ایویں کریئے کھر کول نہ اگدا
رستہ صاف نبی دے پچھے ہور نہ جانوں کوئی !
او ہو کرے شفاعت ساڈی تاہیں ملسی ڈھونئی

درنعت سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ

اجمعین

واہ کریم امت دا والی مہر شفاعت کروا !
جبرائیل جیسے جس چا کر نبیاں دا سر کروا
اوہ محبوب حبیب رباناں حامی روز حشر دا
آپ یتیم یتیمان تائیں ہتھ سرے تے دھروا
جے لکھ واریں عطر گلابوں دھویئے نت زباناں
نام انہاں دے لائق ناہیں کی قلمے دا کاناں
نعت انہاں دی لائق پاکی کداساں ناداناں
میں پلٹ ندی وچہ وڑیا پاک کرے تن جاناں
نال اشارت نکلے کیتا جس نے چن اسمانی
سک روڑاں تھیں جس پڑھایا کلمہ ذکر زبانی
معجزیوں اس بہت ودھائی تھوڑی سی مہمانی
لشکر تہا سبھ رجایا ہکے کاسے پانی !
صدر نشین دیوان حشر دا افسر وچہ اماماں
کل نبی محتاج انہاندے نفراں وانگ غلاماں
دنیاں تے جد ظاہر ہویا کھریا دین دامان
کوہ قافاں نے سیس نمایا کوٹ کنار تماں
تحت چہارے شاہی کنبے ڈھنچے کفر منارے
چھپ دتے قرآن اوہدے نے اگے دفتر سارے
سبھ نور اوسے دے نوروں اس دا نور حضوروں
اس نوں تحت عرش دا مایا موسیٰ نوں کوہ طوروں

تُو ر ک لہا خلقت الکلون آیا شان انہاندے
 جن انسان غلام فرشتے دوئے جہان انہاندے
 نور محمدؐ روشن آبا آدم جدوں نہ ہویا !
 اول آخر دوئے پاسے اوہو مل کھلویا
 پاک جمال اوہدے نوں سکدے روح نبیاں سندے
 حوراں ملک انہاندی خاطر خدمت کارن بندے
 ولی جہاں دی امت سندے نبیاں نال برابر
 امت اس دی نبیاں لوڑن مرسل ہور اکابر
 حسن بازار اوہدے سے یوسف بردے ہو وکاندے
 ذوالقرنین سلیمان جیسے خدمت گار کہاندے
 عیسیٰ خاک انہاندے دردی گھن تمیم کردا
 تائیں دست مبارک اس دا شانی ہر ضرر دا
 خاں غلامی اس دی والا لایا یا پاک خلیلے !
 جانی نوں قربانی کیتا مہتر اسماعیلے
 موسیٰ خضر نقیب انہاندے اگے بھجن راہی
 اوہ سلطان محمدؐ والی مرسل ہور سپاہی
 وہ سی سد جہاں نوں ہویا نیڑے آء پیارا
 نعت انہاں دی کی کچھ لکھے شاعر او گنہارا
 دریاں معراج درالتاج انبیاء علیہم السلام
 آئی رات مبارک والی بھاگ اساڈے جاگے
 جہاں تے خوش مشکاں ڈوہلیاں دشمن سر سہاگے
 آسمان پر تارے روشن شمع چراغ یگانے

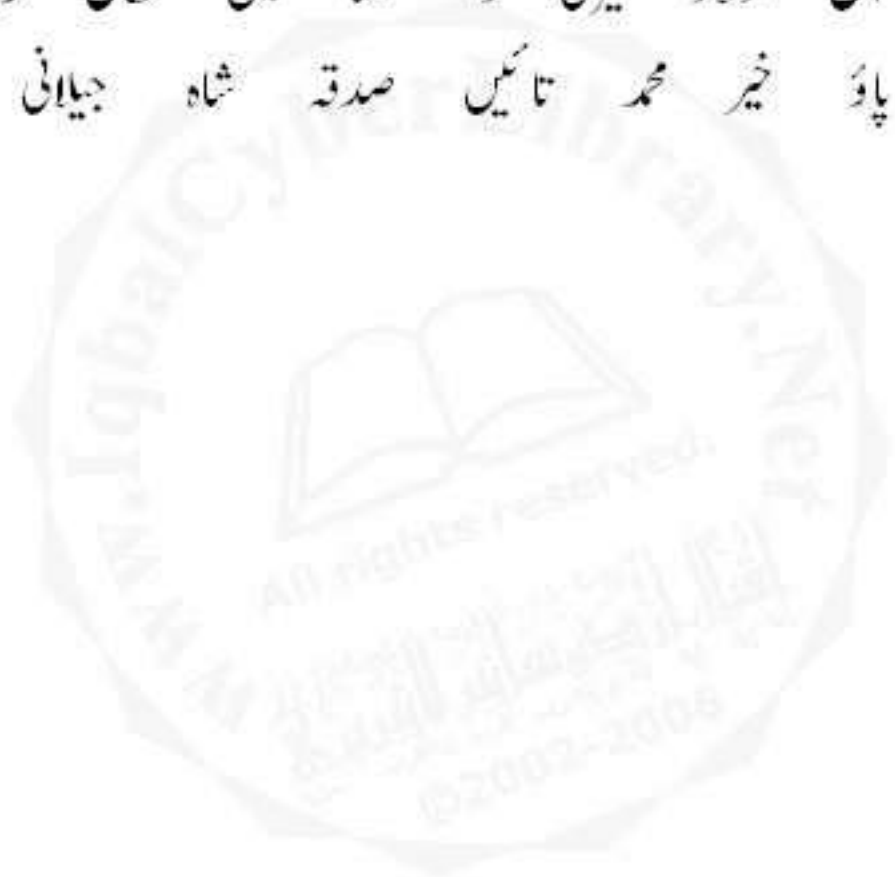
سکدیاں یاراں نوں آ پہتے سکاں دے پروانے
 وحی وکیل لیا سدا نالے گھوڑا جوڑا !
 آملیے ہک جوڑ محمد تینوں قرب نہ تھوڑا
 ہر دم سک تساڑی سانوں آئی رات ملن دی
 سدکھلیوں وڈیائی دے کے عزت ودھی بجن دی
 لوح قلم آسماناں زمیاں دوزخ جنت تائیں
 کرسی عرش معلیٰ ویکھیں سیر کریں سبھ جائیں
 عزت قرب تساڈا ویکھن حوراں ملک پیارے
 نالے روح سندے ہون سلامی سارے
 دوزخ جنت وچہ آسماناں جو خلق اللہ وسدی
 پاک جمال تساڈے کارن ہر دی جان ترسدی
 دیکھ جمال حبیب میریدا صدقے صدقے جاوَن
 شرف سعادت پاوَن سارے شکر بجالاوَن !
 ہويا سوار براقے اتے اوہ سلطان عرب دا
 چائی واگ محبت والی ٹریارہ طلب دا
 لے لے نذراں ملدے آگوں روح تمام نبیاں
 خدمت اندر حاضر ہوئے بدھے لک ولیاں
 سے سنگار کیتے سبھ جوراں منگل گاؤں کھلیاں
 اج جنجاں دا لاڑا آیا مل مل رکھو گلیاں !
 اسری دا سرگشت سرے تے افسری لولا کی
 طہ تے یس پھلاں دا سہر شرم تے پاکی
 سوئی جھنڈ معنبر سرتے چمکے نور دھانوں !

سرمہ سی مازاغ آکھیں وچہ گل تعویذ قرآنوں
 نعت درود صلوٰۃ سلاموں چھٹیاں جہلن قطاراں
 صلی اللہ علیہ وسلم کرن نقیب پکاراں
 چھوڑ آسمان زمیاں تائیں سرور گیا اگیرے
 جتھے وحی نہیں ونجہ سکدامٹ بیٹھا کر ڈیرے
 سرور نے فرمایا اس نوں جے توں ساتھی میرا
 چل اگیرے نال اساڈے کیوں بیٹھوں کر ڈیرا
 کیتی عرض فرشتے حضرت کون اسیں بچارے
 جے اک گھ اگیرے ہوواں سڑ جانڈے پر سارے
 نہیں مجال اساڈی اگے چمکن نور تجلے
 ایسا قرب تسانوں لائق جاہو ہک ہکے
 جتھے قدم تساڈا اوتھے ہور نہیں کوئی ہجدا
 اہل کمال جلال محمد تو ہیں تو ہیں سجدہ
 سب کسے تھیں اگیرے چاء چاء پردے نوری !
 قاب قوسین او ادنی تائیں پایا شان حضوری
 جانی نال ملے دل جانی وتھ نہ رہیا ذرہ
 خلعت تحفے ہدیے لے کے آئے فیر مقررہ !
 ایسا نبی جہاں وا والی سو امت کیوں جھرسی
 عیب گناہ خطایاں بابت کیوں دوزخ ول ٹرسی
 کی کجھ نعت تساڈی آکھاں خلقت دے سردارا
 لاکھ صلوٰۃ سلام تیرے تے لاکھ دورد ہزارا
 مدد پر ہون درود اللہ دے آل اولاد تیری تے

پیر داں اصحاباں اتے بھی بنیاد تیری تے
 پیر مرید صدیق اکبر سن پہلے یار پیارے
 حق جنہاں دے ثانی اثنین اذہما فی الغار
 یار دو جا فاروق عمرؓ سی عدل کیتا جس چہڑ کے
 ایہہ شیطان رجم رو لایا پنچے اندر پھڑ کے
 شب بیدار غنی سی تریجا جامع جو قرآنی
 عثمانؓ ذوالنورین پیارا مہتر یوسفؓ ثانی
 چوتھا یار پیارا بھائی خامہ دل دا جانی
 دلدل دا اسوار علیؓ ہے حیدر شیر حقانی
 لمحکم لحمی دمک دی شان جہاندے آیا
 سخی بہادر جگ وچہ نادر جس دا عالی پایا
 ذوالفقار جنہاں نوں اتری خلعت فقر حضوروں
 جمل جہان ہوئی روشنائی شاہ مرداں دے نوروں
 جمعدیاں سن جس اگے بتاں سیس نوائے
 خیبر کوٹ کنار گرائیوس ڈنکے دین وجائے
 ستر دو بہتر واریں راہ اللہ دے دکیا
 دوئے امام دتے راہ مولیٰ پھیر صبر کر نکلیا
 ربا انہاں اماں کچھ جو گل لال نبیؐ دے
 پاک شہید پیارے تیرے افسر آل نبیؐ دے
 کہناں عشق تیرے دے پیتے بھر بھر زہر پیالے
 خنجر جھاگ محبت والی کہناں بدن حالے
 ہوندی قوت زور نہ لایا بیٹھے من رضائیاں

پانی باجھ پیاسے چلے دین دنی دے سائیں
 عشق تیرے وچہ گھائل ہوئے مال حسن ازل سے
 سر دتے پرسی نہ کیتی شادی کر کر چلدے
 پیر سنے وچہ نیر عشق دے بیڑا میرا تاریں
 میں عاجز مسکین بندے نوں مال ایمانے ماریں
 توڑے رو سوال کر یسیں توڑے عرض قبولے
 میں بھی دوہیں جہانی پھڑیا دامن آل رسولے
 یا نبی اللہ جے کجھ دتا قدر تینوں رب والی
 ذرے جتنا گھھدا نا ہیں ہتھوں ہوندا عالی
 او گنہار طفیل تساڈے اسیں پیشیں جائے
 رحمت اتے لقا مہر دا پاک جنابوں پائیے
 ہور کسے کجھ نیکی ہوسی توشہ خرچ قبر دا !
 مینوں کہو نام تساڈا گہناں روز حشر دا
 تینوں قوت بخشی مولی سبھ خلقت بخشاویں
 ہوندے زور سوال نہ موڑیں نبی کریم کہاویں
 دوست دشمن چنگا مندا جے کوئی ہوئے سوالی
 کد کریمیاں دے دراتوں موڑ آوے ہتھ خالی
 رکھی جھول تساڈی اگے پاؤ خیر تیماں !
 او گنہار کو ہچیں بھریا بخشیں نبی کریمیاں
 کیتی بے فرمانی تیری بھلا پھر یوس راہوں
 نام اللہ دے بخش بے ادبی نہ کر پکڑ گناہوں
 سخن نہیں کوئی ہوندا میں تھیں تیری شان قدر دا

طہ تے یس الہی صفت تساڈی کروا
بہت عزت لولا کی تینوں کی میں صفت سناواں
آل اصحاب سمیت سلامت ہوو درود پچاواں
آل اولاد تیری دا منگتا میں کنگال زبانی
پاؤ خیر محمد تائیں صدقہ شاہ جیانیؒ



درمدح جناب حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ

سرہ العزیز

واہ وا میراں شاہ شہاں وا سید دو ہیں جہانی !
غوث الاعظم پیر پیران وا ہے محبوب ربانی
نانک وا دک ولوں اچا سچا حسابوں نسبوں
نبیاں نالوں گھٹ نہ رہیا ہر صفتوں ہر وسیوں
نبیاں نوں رب ولوں آندے وحی سلام سنہے
وحی نہ محرم میراں تاکیں دے بھیت اجیے
نام نزوئیں او سنو بخشے حکم ایہو فرمایا
اعظم اسم تساڈا نانواں جس پڑھیا پھل پایا
آل نبیؐ اولاد علی دی سیرت شکل انہاندی
نام لیاں لکھ پاپ نہ رہندے میل اندر دی جاندی
سے برساں دے موئے جوائے سکے نیرو گائے
کھتھے روح فرشتے ہتھوں لکھے لیکھ مٹائے
غوثاں قطباں دے سر میراں قدم مبارک دھریا
جو دربار انہاں دے آیا خالی بھانڈا بھریا
نبیاں تے جدا کڑ آئی روح میراں وا پہتا
مشکل حل کرانی ہر دی قرب شاہاں وا بہتا
اوہ محبوب الہی جیسا جگ پر سخی نہ کوئی
مشت نمونہ سن خواروں بکدن کیسی ہوئی
ڈیگر ویلے بکس مریدے کیتی عرض ضروروں
یا حضرت اج کوئی سخاوت ڈھکی نہیں حضوروں

باطن اندر کیتی سایاں سانوں نظر نہ آئی !
 یا کوئی ہوو اسرار جیہا جس دیہاڑ لنگھائی
 حضرت نے فرمایا شصا جے کھ باطن کیتی !
 لیکن تہاں نہ ڈھکی کوئی جو ہیتی سو ہیتی
 ظاہر بھی کجھ دساں تینوں پلک نہ جاندا خالی
 ایہو جیہی ہمیش سخاوت کھڑ دے روز سوالی
 ست دیہاں کوئی عاصی مجرم چن چن برے لیاؤ
 نظر اسا ڈی اگے رکھو ساعت ڈھل نہ لاؤ
 خدمت گاراں پکڑ لیاندے اوگنہار نکارے
 میراں نظر کرم دی کیتی غوث بنائے سارے
 ہک کوئی ولی اللہ دا ہویارو کسے تقصیروں
 چور اچکاتے منہ کالا رب بنایا پیروں
 جتول جاوے نکے دڑے لوک سہبودر کارن
 ایہہ مردود الہی مندا آیا ہے کس کارن
 منگیا خیر نہ پیندا کدھروں ناں ملدا گھٹ پانی
 بھکھاتے ترہایا وندا پکڑی چال نہانی !
 ترے سے سٹھ ولی دی قد میں لگا وارو واری
 اوہ تقصیر معاف نہ ہوئی دن دن ودھ قہاری
 صاف جواب ولیاں دتا توں مردود جنابی
 جے کوئی کرے شفاعت تیری اس دے باب خرابی
 اوڑک بکس ولی نے کہیا جا بغداد سہاوے
 اوہ میراں محبوب خدا دا مت تینوں بخشاوے

منہ کالا کر گیا نماں حضرت دی درگا ہے
 حق اوہدے وچہ رحمت منگی میرا شاہنشا ہے
 ہو یا حکم جنابوں میراں نہ کر اس دی یاری
 جو او پرالہ اس دا کرسی اسدے باب خواری
 اس گلوں محبوب الہی رس ہويا مڑ راہی !
 جاں ہک قدم اٹھایوس اونویں ہويا حکم الہی
 ایہہ مردود زیانی بخشاں ہور ہزار اجیہا
 رس نہیں محبوب پیارے منیم تیرا کہیا
 دوجا قدم اٹھایا حضرت فیر کہیا رب والی
 دو ہزار اتے ہک ایہہ بھی واصل کرساں نوروں
 ترجیا قدم مبارک چایا آیا حکم حضوروں
 تیرے ہزار اتے ہک ایہہ بھی واصل کرساں نوروں
 تیرا کہیا کدے نہ موڑاں اے محبوب یگانے
 اوہ سارے جد قطب بنائے پیر پڑھے شکرانے
 ایسی عزت خاطر تیری رب دے خاص عزیزا
 آس تساڈی رکھاں میں بھی او گنہار نا چیزا !
 سیوا وار تساڈا حضرت کوئی نہ رہیا خالی !
 سخی دوار تساڈے اتے میں کنگال سواہی
 لکھاں خیر تساڈے لیندے بن منگے بن لوڑے
 دین دوان سبھو ہتھ تیرے کوئی نہ ٹھاکے ہوڑے
 میں پانی شرمندہ جھوٹھا بھریا مال گناہاں
 کہو آس تساڈے دروی ناں کوئی ہور پناہاں !

میں اٹھاں تے تہلکن رستہ کیونکر رہے سنبھالا
 دھکے دیوں والے بہتے توں ہتھ پکڑن والا
 توں پکڑیں تاں کوئی نہ دھکے پہنچ شتابی کر کے
 گھسن گھیرا اندر متارو لنگھ نہ سکاں تر کے
 تہلک تہلک کے منہ سر بھریا گندی گلی گیا ہاں
 تگدا لوک تماٹے حضرت میں بے حال پیاباں
 پاک نہیں ہتھ پکڑ اٹھاندے بھر یوں نال پلیتی
 یا میراں کی حال بندے دا جے مدھ سار نہ لیتی
 چوراں نوں توں قطب بنایا میں بھی چور اچکا
 جس در جانواں دھکے کھانواں ہک تیرا در تکا
 سن فریاد پیراں دے پیرا دھکا دیس نہ مینوں
 بے کساں دا والی تو میں شرم دتی رب تینوں
 آپ مہارے کچھے پیاں سٹ نہ جائیں مردا
 عرض کرن دے لائق شاہا سخن نہ میں تھیں سردا
 عرض کراں شرمندہ تھیواں کی میں کراں ککارا
 منہ میرا کد عرضاں لائق ناقص عقل پچارا
 مت کوئی سخن ان بھاناں نکلے عاجز مفت مریواں
 رکھو قدم میرے سر حضرت سدا سکھالا تھیواں
 بچیاں دے سر صدقہ میں ول نظر کرم دی پاؤ
 شاہ متیم محمد کچھے پاک جمال دکھاؤ !
 میں بھی جاناں او گہار لائق نہیں جلالاں
 تینوں سبھ توفیقاں حضرت نیک کرد بد حالاں

در مدح جناب شاہ شاہاں حضرت میراں محمد مقیم تارک الدنیا

واصل الدین ساکن حجرہ منورہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
حضرت میراں شاہ مقیم تیرا شان زیادہ
سوہنا سخی جدھے گھر جایا علی امیر شہزادہ
نوری ملک کریندے چوری حوراں منگل گایا
بالا پیر لکھاں وا داتا دھن مائی جس جایا
عالم تے روشنائی ہوئی چڑھیا چن نورانی
حسنی سید پیدا ہو یا صورت یوسف ثانی
حجرے اندر کھریاں پہیراں دینی ڈنکے مارن
لعل بہاول شیر قلندر دم دم مال پکارن
طوطے میناں خمرے بولن دھن مقیم محمد
گودی وچہ کھڈاوے جس نوں نبی کریم محمد
جس نوں ویکھ سوا لاکھ ہو یا عارف اہل ولایت
کس نوں طاقت آکھ سناوے اسدے قرب نہایت
آل نبی اولاد علی دی واہ سید گیلانی !
دشگیر جنہاں وا دادا کون تنہاں وا ثانی
کتے جو درگاہ اوہدی دے شیراں اوپر بھارے
پیراں دے سر پیر محمد واہ واہ پیر ہمارے
پیراں دے درباروں پاوے دائم خلق مراداں
مینوں بھی کجھ شوق الہی بخشو سن فریاداں
دمڑی والا لعل تساڈا جس دی ہے منظوری
پاک جناب اونہاندی اندر مینوں کرو حضوری

درمدح جناب مرشد ہادی حضرت پیر پیرا شاہ غازی قدس اللہ

تعالے سرہ العزیز

بسم اللہ بسم اللہ اگوں مدح مبارک آئی
ہادی مرشدی جس دولے چارے کوٹ نوائی
مسلم ہندو کوئی نہ نابہ سیوے سبھ لو کائی
واتا سخی محمدؐ بخشا دن دن دیگ سوائی
عاجز نر دھن اس دے در تے لکھ نعمت کھاندے
ہک دمڑی وا تحفہ لے کے دینداوان لکھاں دے
شاہ سلطان انہاندے بوہے عاجز بن دکھاندے
عاجز اس دے شاہ سداون اس وا مان رکھاندے
اس در دے سگ عاری کولوں شیر ببر بہو کردا
اگے چڑھے نہ چڑی اوہدی دے باز شکاری ڈروا
بادشاہاں وا پیر کہاوے پیراں شاہ کر جاتا
پیرا شاہ قلندر غازی نت سوا لاکھ واتا
سیک لگے جد سیوک تاکیں ترت سنے فرماداں
پہنچے کر تاکید محمدؐ پان مرید مراداں !
زندہ پیر کرامت ظاہر فیض ہمیشہ جاری
باغ نبی وا گل عجائب کھڑیا سدا بہاری
جمل جہان دھمی خوشبوئی جملی داؤ کرم دی
واہ سہیل کرے بلغاراں قیمت پیندی چم دی
ساوی جھنگلی جو بن رنگی جلوہ حسن کمالوں
شاخاں مستان سر لٹکائے دم دم جھولن جابوں

طوطے ، میناں ، خمرے ، بولن ، کوئل ، مور ، لٹورے
 دھن پیرا دھن پیرا جس نے رزق اساڈے ٹورے
 بنبل بھنور گلاں دی باسوں پھردے مست دیوانے
 بد بد کرن سجود عبادت سر پر تاج شہانے
 لکڑا اٹھ صباہیں دیندے ٹھپ تمیم بانگاں
 بوزے تے کلچیاں سوزوں کر دے کوکاں چانگاں
 آٹھویں روز ہووے نت میلہ لوک زیارت آون
 شاہ مرداں تے مست قلندر پیراں گج سناون
 پیر میرے دی دھوم چوفیرے آون ولی سلامی
 چمن خاک کریندے خدمت دعوی رکھ غلامی
 جنت شان مکان منور روپ ڈلے ہر پاسے
 دراس دے نت نویں سواں پاون آس نراسے
 اوتریاں نوں پتر دیندا وچھڑے یار ملاوے
 در اس دے خاک ملن تھیں کوڑھ فرنگ اٹھ جاوے
 بوڑھے جہاز لگا دے بنے ہر مشکل حل کردا !
 لڑ لگے دا شرم تسناون پاک شہیدا مردا
 جس پر تیرا سایہ پیرا اوگن دے گن اس دے
 جانی دشمن دوست بندے جو دوکھی سو مسدے
 رحمت نظر ساڈی جیکر میں پر ہووے سایاں
 بخشہارے دی کی حاجت کجوعیب خطایاں
 توہین بخشہارا میرا نت ستاری کردا
 ظاہر باطن معلم تینوں تک برائیاں جردا

میں نکاری اوگنہاری پر تفصیر ہیچاری
مان تران تساڈا حضرت شرم شہاں نوں عاری
جو چاہیں سو لکھیں سایاں مالک لوح قلم دا
میں مسکین حوالے تیرے توں ضامن ہر کم دا
ہک مشکل باجہ تساڈے سائے پشت پناہوں
میں عاجز نوں نام اللہ دے رویں نہ درگاہوں
سدا محمد بخش نماں ہلایا کرم فضل دا !
تکلیہ پرناں محض تساڈا نہ کجھ رلا عمل دا !
کی مجال میری جے آکھاں انجہ کرو گل میری
گل میرے ہتھ تیرے سایاں سا ہم پیانت تیری
نہال عزیز مصاجی االق در تیرے سگ ستا
کیتاں دا بھی نفر نکارا نفراں پچھے کتا !
جس سر ہے دستار تساڈی میں بھی اس دے درتے
خیر خیرایت بیٹھا کھاواں جے کجھ چھاندا درتے

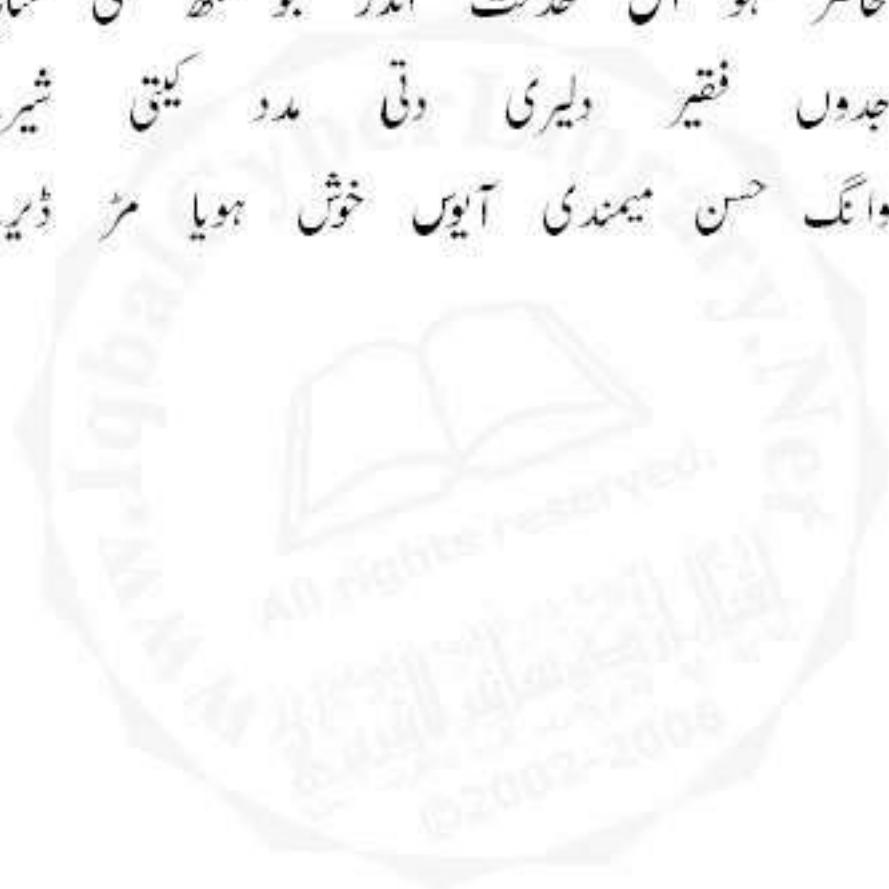
دریاں مدح سجادہ نشین حضرت پیر مرشدی و باعث تصنیف کتاب مے گوید

سُخاں دی اوہ قیمت پاوے شعر میرے خوش لیندا
اوس صراف اگے جو تر دا سوء خزانے پیندا
شعراں وچہ طبیعت اس دی کر دی وال شگافی !
ایس زمانے اس نقدی اس پر تم صرافی !
اللہ بھاوے قدر شناسی اس جیہی اج کس نوں
رمز پچھانے معنے جانے ایہہ تاثیراں جس نوں
کدے عبادت کدے عدالت آپ نہ ہوندا داندا
نالے نازک طبع نہ جھلدی فکر نہیں گل پاندا
تاں ایہہ کم دسیندا مینوں آپ کرے تاں ہوندا
جے کوئی سخن کرے تاں اوہ بھی در یتیم پروندا
صورت خوبی سیرت خوبی ، خوبی ورتن چالا
تا نہیں نام مبارک اس دا خوبی بخشن والا
نام معمیں اندر دیا عام نہ سمجھیں مد بھی
سادہ اسم بلاون پڑھدے مینوں ہوئے بے ادبی !
میرا ہے اوہ وڈا بھائی عمروں عقلوں وسبوں
دانشمند اکابر داناں بحر انظم دے کسبوں
شعراں دا سی شوق اونہاں نوں پڑھ پڑھ قیمت پاندے
ہر عاشق دے قصے تائیں خوب طرح دل لاندے
سیب ملو کے دی گل اونہاں کسے کتابوں دھچی
اس قصے دی طلب پیو نے میں دل کر دے چھچی !

چٹھی گھن سرے تے رکھی کھول جدوں پر ڈھٹی
 سوہنے لفظ عبارت پختی شہد شکر تھیں مٹھی
 کاغذ صاف منور گروا جیوں پھل اندر پتاں
 شاخاں و انگر سطران سدھیاں چوٹی تھیں لگ لتاں
 ہر ہر سطر مبارک حب دی آبی لہر روانی !
 لفظاں دے سپ وچوں لبھن در یتیم معانی
 کندل وار پئے وچہ گھیرے زلف جیویں محبوبی
 مرکز نیناں مڑگاں و انگر کون گئے سبھ خوبی !
 ایہ مضمون چٹھی دا آبا قصہ جوڑ شتابی
 چن چن سخن پروویں تسبیح موتی سل خوشابی
 صفت حسن دی دکھ عشق دے جیوں موجاں دریا واں
 صلح لڑائیاں عیش قصبے باغیں میوے چھانواں
 یک بیک سناکیں سارے سخن برابر کر کے
 وانگ مصنفاں وڈکیاں دے دور اندیشے دھڑکے
 نئے قصے بیت سی حرفی کی ہویا ندھ لکھے !
 ایسے سویں تسی بی میاں سخن کرن ہن سکھے
 چھپریاں وچہ ترترڈ ٹھولی آندی وچہ پوکھاں !
 یادیں زور طبیعت والا یا مڑتائب ہوکھاں
 قصے اندر کسر نہ ہووے نالے رمز فقر دی
 صنعت بھی وچہ تھوڑی بہتی چلے لذت کردی
 پاؤں سیر بناویں قصہ تاں گل تیری جاناں
 اپنے مونہوں بن بن بہندا ہر کوئی گھڑ سیاناں

چٹھی ویکھ لگی حیرانی کجھ نہ آوے جاوے
 کون بھنجال فکروا ہووے چنتا پختہ ونڈاوے !
 گھسن گھیر فکر دے اندر پیا عقل دا ٹا
 ناں ایہہ لکھیا موڑن ہوندا ناں اوہ کم سو کھلا
 دوہاں دلاں تھیں مشکل ڈھکی کون کرے غم خواری
 جے اج مرشد اکھیں دے منگاں مدد یاری
 قصہ او کھانالے لماں زور کمی پنڈ بھاری
 ڈاڈے دا فرمان نہ مڑدا روگی جند بچاری
 لہج ضعیف اووہی جیوڑا گھٹ جمعیت سی ول
 جانی رب محمد بخشا اوس گھڑی دی مشکل
 اس کم اندر بھلی فراغت تیز طبع ہوشیاری
 میرے کول نہ آہیاں ترائے عقل دتی پریاری
 رکھ امید سخی دے در دی نال یقین اعتبارے
 شاہ حضوری گھن وسیلہ جاء چھڑ یوس سرکارے
 پیر سچے دی تربت اگے دوئے سوالی ہوئے
 کیستی عرض قبول بزرگاں طالع جاگ کھلوئے
 لگا کہن فقیر حضوری منہ لے لک جواناں
 کامل پیر کرے گا مدد ہو جاہ بھر مرداناں
 فرمائش دے تیر چوہیروں آنون ویکھ تواناں
 ہوندے سچ محمد بخشا شاعر لوک نشاناں
 ضعف طبیعت دا تک میں بھی عرضاں مڑ مڑ کردا
 سائیں جی ایہہ کم نہ سوکھا سو جانے جو کردا

فیر اونہاں فرمایا میاں سچ کہیں توں سارا
پر جے وا ہر ولی دی ہوئی کرسی پار اوتارا !
مشکل حل کریسی مرشد تر جاسن تنخواہاں
حاضر ہو اس خدمت اندر جو لکھ گھلی شاہاں
جدوں فقیر دلیری دتی مدد کیتی شیرے
وانگ حسن میمندی آیوس خوش ہویا مڑ ڈیرے



حکایت حسن میمندی کہ قصہ از و پیدا ہویدا شدہ

سنول حسن میمندی والی دساں کھول حکایت
جھٹوں اس قصے دی اول ظاہر ہوئی روایت
خبریں گھن کتاباں وچوں قصہ جوڑ سنایا
واللہ علم اوس زمانے کیونکر حال وہایا
راوی لوک روایت والے پچھلے جگ دے دانے
ایہہ سبب قصے دا وسدے اندر بکس زمانے
غزنی شہر اندر بک آہا والی شاہ شہاں دا
نیکو کار بہادر سوہنا عادل سخی کہاندا
یوسف شکل سکندر شوکت نو شیرواں عدالت
خاتم حکم سلیمان نالوں حاتم مال سخاوت
خاصہ مرد عبادت اندر افسر سرسلطاناں
شاہ محمود اوہداسی نانواں روشن وچہ جہاناں
مرد کمال علم دا فاضل قدر شناس ہنردا !
قدر بقدری ہر بک تاکیں دیئے روزینہ زر دا
شاعر کاتب حافظ قالم زاہد صوفی سارے
کھان انعام معاش جگیراں نزدھن لوک نکارے
ہر جائے پردان شہاناں ہر جائے بخشیشاں
خادم مخلص سی فقراواں علماواں درویشاں
شاعر مرد سخنور دانے پاس اوہدے نت رہندے
شعر کلام عجائب قصے رہن ہمیشہ کہندے
سخن کلام سنن دا دائم رکھدا شوق شہزادہ !

مجلس اندر شغل علم داروزوں روز زیادہ
 سیر سلوک حکایت قصے سندا نال طلب دے
 مٹھے چرب نوالے شاعر دیون شعر عجب دے
 قصے تے اخبار حکایت جیہڑے بادشہانے
 کردا سیر کتاباں اندر سندا سخن یگانے
 مجمع الحکایات آبی ہک کتاب وڈیری !
 ہک دن سیر اوے دا کر دے رغبت نال گھنیری
 پڑھدے پڑھدے گئے اگیرے سندے کول کچھری
 ہے ہک باغ ارم دا کدھرے شہارستان سنہری
 روئے زمیں تے دیس عجائب ہور نہیں اس جیہا
 پریاں دا اوہ ملک قدیمی آدم کدی نہ رہیا !
 شاہ شاہپال اوتھے کوئی ہویا افسر بادشہاندا
 نبی سلیمان جیودی جائے رہیا راج کماندا
 اوس گھر اندر بیٹی ہوئی جو بن دے رنگ رنگی
 جے لکھ صفت زبانی کہیے فیر بھی اس تھیں چنگی !
 یوسف ثانی روئے زمیں تے اس بن کوئی نہ ہویا
 صورت ویکھ نہ چلدا پانی رہندا وہن کھلویا
 روپ اوہدے پر عاشق ہویا ہک سلطان مصر دا
 راج حکومت چھوڑ ملک دی چایوں پندھ سفر دا
 رنج مصیبت دکھ قضیے جھاگ بلا قہاری
 اوڑک ونج بجن نوں ملایا ہوئی دوہاں دی یاری
 سیف ملوک اوہداسی نانواں شاہ عاصم دا جایا

لے کے نال پری نوں آیا تاں مڑ راج کمایا !
 جاں محمود سنی گل اتنی شوق اندر وچہ دھاناں
 کیویں سبھ حقیقت سئیے جیوں جیوں حال وہاناں
 ایسا شوق پیا دل شاہے بھل گیاں سبھ کاراں
 اٹھے پیر ایہو دل خوانش ذکر ایہو وچہ یاراں
 میر وزی امراء بلائے ، شاعر عالم فاضل
 سبھناں نوں فرمایا شاہے سینو ہر ہر عاقل
 یارو سیف ملوک جنے دا قصہ عجب نیارا
 اول تھیں لے آخر توڑی آکھ سناؤ سارا
 جاں جاں ایہہ کہانی مینوں ساری نظر نہ آوے
 وق طبع دل تنگ رہے گا جان آرام نہ پاوے
 جو کجھ اوس جنے پر گزری راحت رنج مصیبت
 جمن مرن اوہدے تک ساری دسو کھول حقیقت
 پچھی طرح اندیشہ پائیوس میر ، وزیر ، دیواناں
 جے ایہہ بات سناؤتا ہیں ہوساں مست دیواناں
 ایس کہانی دا دل اندر لگا عشق اساں نوں
 جلدی پیدا کرو کدا ہوں کیتا حکم تساں نوں !
 وق ہوئے سبھ عالم فاضل شاعر بند زباناں
 لگی چپ امیراں تائیں فکر پیا دل جاناں
 فیل بند کیتا شاہ ساڈا اس بازی دے دا دے
 ہو حیران سئے رخ اگے کجھ نہ آوے جاوے
 کدھرے دس قصے دی ناہیں پٹے برے وچہ بندی

ہک وزیر وڈیرا آہا نام حسن میمندی
 وانشمند وزیر اکابر افسر وچہ وزیراں
 اس نے عرض گزاری شاہا مہلت دیہو امیراں
 آپو اپنی دانش اتے کرسن سبھ مدبیراں
 مت ایہہ قصہ پیدا ہووے شاد کرے دلیکیراں
 برس ویہاں دی مہلت لے کے ٹریا حسن اکابر
 نال لیا سو ہور سیاناں حکموں ہوئے نہ نامہ
 شاہنشاہ دی خدمت وچوں رخصت ہو سدھالے
 خرچ خزانے برس وہاں دے نال اسباب لدائے
 تحفے ہدیے تے نذرانے ڈالڑیوں سوغاتوں
 بادشاہاں دی خاطر پائے ہر قسموں ، ہر ذاتوں
 اٹھکے حسن میمندی ٹریا غزنی چھوڑ خراساں
 ناں دس بوجھ مقام کسے دی فضل اتے رکھ آساں
 چھوڑ وطن پردیسیں ٹردے ہر ہر شہر ولایت
 ہر درسوں ہر مکتب پچھدے کوئی نہ کہے حکایت
 بتے ملک ولایت پھر پھر برس رہیا جد تھوڑا
 پیتے روم شہر وچہ آ کے چڑھے قصے دی لوڑا
 تحفے ہدیے لے نذرانے چیزاں وستاں نادر !
 اس نگری دے والی تائیں ملایا حسن اکابر
 مجلس بہن لگا اس شاہ دی غمدے سخن الاوے
 بہت پسند اونہاں نوں آیا شاہ اس کول بہاوے
 بہت حسن دی خاطر واری شاہ لگا فرماون

موتی ہار پروٹے سخنوں ہر اک دے دل بھاون
 جدوں حسن میمندی ہو یا محرم وچہ دربارے
 مطلب اپنے دی شاہ اگے عرض تمام گزارے
 شاہے بہت مدارا کر کے کہیا سن توں بھائی
 ایس قصے دی دس اسانوں اگے کسے نہ پائی
 مجلس میری وچہ نہ یو یا اس دا ذکر کدا ہیں !
 ناں پڑھیا نہ سنیاں ڈٹھا قبض میری وچہ ناہیں
 پر ہک بڈھا خضر نمونہ عمراں دا سیلانی
 صاحب یمن کرامت والا چہرہ خوب نورانی
 سبھ مکاں وچہ سیر کریندا ملک میرے ہن آیا
 جھگی پاء کنارے بیٹھا رب دل چت لگایا
 آدرفت خلق دی کولوں بیٹھا ہے چھپ لک کے
 کرے عبادت دن تے راتیں نال ارادۂ جھک کے
 متے مراد کرے گا حاصل خدمت اس دی جاؤ
 حال حقیقت مطلب والی اس نوں آکھ سناؤ
 سن کے حسن زبانی شاہ دی لے رخصت اٹھ اڑیا
 اس بزرگ دے ڈیرے آیا اولوں نیواں اڑیا
 اگے رکھ نیاز شیرینی نیوں کے ہویا سلامی
 پیر تروٹھا آکھن لگا مطلب دس تمامی !
 گل حسن میمندی اپنی ساری کھول سنائی
 اوکھے ویلے باہوڑ پیرا تیری دھن سمائی !
 اندر تیرا شیشہ روشن سبھ جگ تائیں ویکھے

حل کرو ایہہ مشکل میری جیوں جانو ہر لیکھے
 ہادی راہنما اسانوں کراج راہنمائی
 مشکل حل مرادوں حاصل کریے شکر خدائی
 ہڈھے مرد پئی دل شفقت کہندا سن توں حسناں
 ڈھونڈ کروتاں مطلب پاؤ خیر تپہ میں دسناں
 میں ہک واری سیر کریندا شہر دمشقیا سال
 باغ بازار مکان تکیندا بےتے روز رہیا سال
 ونج بیٹھا سال بکس دیہاڑے بادشاہی دربارے
 اخبارا دے علم کلاموں ذکر کھلا سرکارے
 ایہو قصہ پڑھدے آپے سیف ملوک والا !
 حسن بدیع جمال پری دا عشق کمایا لا لا !
 اوس شاہے دی خدمت جاؤتاں مت مطلب پاؤ
 ہمت کرو محمد بخشا سفروں سود لے جاؤ
 حسن ایہہ خبر مبارک سن کے بہت دلوں خوش ہویا
 اوسے مرشد کامل اگے عرضاں کر کر رویا
 رحم پیا دل پیر چے دے ویکھ او ہدی مسکینی
 مہر کرن دے لائق ڈٹھیوس خاصہ مرد یقینی
 ولی اللہ دے بھانڈا تک کے پاندے خیر حضوروں
 جیہڑا پاک غوروں خالی سو پر کر دے نوروں
 جہاں پیسہ پلے ناہیں خالی مژن بازاروں
 نقد نصیب محمد بخشا بن قسمت کے واروں
 میٹ اکھیں فرمایا پیرے حسن بجالیا یا

ڈیرے سے پلک وچہ اس نوں شہر دُشَق پہنچیا
مقولہ شاعر

آہو ہمت مرداں والی ایہو کم کریدی !
مرداں دے در ٹہندے ناہیں شامت تدمریدی
جس جانی وچہ مطلب ہووے مرد پچاون کھلیاں
ملن مراداں منگیٹاں نوں مرداں دے در ملیاں
ہوندی بند خلاص شتابی مرد پون جد ضامن
دھن نصیب اوہدے جس پھڑیا مرداں سندارا من
مرد ملے تاں درد نہ چھوڑے اوگن دے گن کروا !
کامل لوک محمد بخشا لعل بنان پتھروا
جدول حسن میمندی ڈٹھا ڈیرا وچہ دُشَقے !
لگا کرن تلائیش اس دی آندا جس دے عشقے
ہر چارہ ہر ترلہ کر کے ہمت دا کر حیلہ !
بادشہانی مجلس پہتالے کے نال وسیلہ
دو تن روز گیا وچہ مجلس کرے سلام شہانے
ادب قواعد سخن سوچا دیں وسدا ہنر یگانے
جال کوئی روز کچھری بیٹھا بادشہاں دل پڑیا
سبھ وزیراں تے امراداں نال اوہدے چت چڑیا
وچہ حضور پسندی آوے جو گل کرے زباناں
بہت نزکی محرم ہو یا نیک کلام بیاناں
ہک دن حال حقیقت اپنی اول آخر توڑی
گوش گزار شہاں دے کیتی مطلب دی گل لوڑی

شاہ دمشق نے فرمایا مطلب سمجھ حسن وا
 ہے ایہ قصہ پاس اساڈے تاہیں حکم دین وا
 زبدا الجوابے اندر لکھی ایہ کہانی !
 پر عامں وچہ پڑھنی ناہیں ایہو رسم پرانی !
 ماہ رمضان مبارک اندر کارن دل پر چائی
 دو تن خاص اسیں دل بہندے پڑھدے نال ادائی
 ہر ہک شاہ اساڈا وڈکا ایویں کردا آگیا
 پر ایہ قصہ ظاہر کرنا منع انہاں فرمایا
 عامں وچہ نہ پڑھنا مولے ناں لکھنا لکھوانا
 وہٹی دانگ ستروچہ رکھنا ناہیں کسے دکھانا !
 ماں رمضان اندر پڑھ آپوں ٹھپ کے فیر چھپاندے
 وڈیاں دی ایہ سند قدیمی ناہیں اج گواندے
 عرض حسن میمندی کیتی وچہ حضور شہانے
 یا حضرت میں شوق سنن دا پھر یوس وچہ جہانے
 کیوں میں پڑدا ظاہر کرنا کاہنوں ستر اٹھاناں
 مر کر د ہک وارساء فیر وطن نوں جاناں !
 شاہ دمشق نے فرمایا مٹھی نال زبانی !
 زبدا الجواب کھلے گی اندر ماہ رمضانے !
 قصہ سیف ملوکے والا تدوں سناساں تینوں
 چاہ مراد تیری جد پگسی دیں دعائیں مینوں
 جاسی فکر اندیشہ تیرا لوں لوں خوشی ساسی
 مشکل حل ہوئی جس کارن ملکیں پھریں اداسی

سن کے سخن صحیح شہانے لگی آس حسن نوں
 ماہ رمضان تکے جیوں تكدے عیدی والے چن نوں
 رکھ اوڈیک نچا بیٹھا جلد نویس سدائے !
 دولت خلعت بخش تمامی عزت نال ودہائے
 سینکڑیاں تھیں دو چن کڈھے ماہر دھنی قلم دے
 خوشخط بہت صحیح شتابی استا کار رقم دے
 دے دولت وڈیانی خلعت ایہہ صلاح پکائے
 جاں رمضان مبارک اندر شاہ کتاب سنائے
 تساں وہاں چھپ بہناں چوری خاطر ایسے گل دی
 قصہ سیف ملو کے والا لکھ لیناں کر جلدی !
 قانون گو تسلی دیندے کافی پکڑ بہاں گے
 توڑے جلد پڑھے کوئی کیا لکھ صحیح لہاں گے
 جاں رمضان مبارک آیا حسن کیتا ش
 قانون گو کیتے مڑ تکرے دے کاغذ سمیانہ
 زبدۃ الجواب کھلائی ہو یا حکم شہانہ
 بک حسن میمندی سد یا دو تن ہور دیوانہ !
 قانون گو حسن نے چوری پڑدے وچہ بہائے
 آپ حضور شہانے بیٹھا وقت مبارک آئے
 جاں سلطان دُشوق شہر دا پڑھن لگا ایہ قصہ
 سن سن کنبے رکھ چمن دے لے حالت دا حصہ
 ثابت ہوش رہے وچہ پڑدے قانون گو قرارے
 اول اخیر تیک قصے دے حرف صحیح اتارے

جاں قصہ لکھوا حسن نے قابو کیتا چوری
رخصت لین لگا درباروں فوج وطن نوں لوڑی
اٹھ حسن نوں رخصت کیتا شاہ دُشَق شہر دے
خلعت تحفے ہدیے دتے جے کجھ آہے سر دے
قصہ گھن وطن نوں ٹریا مال خوشی خوش حالی
مہلت اے نہ مکی آسمی آن دتی اس ڈالی
بہت انعام دتے سلطانے خلعت ملک جاگیراں
اوہ حسن میمندی کیتا افسر وچہ وزیراں
ایس قصے دے پچھے ہویا رتبہ اس دا عالی
جے کوئی رنج مصیبت جہاگے کدے تکے خوشحالی

مقولہ شاعر

مردا ہمت بار نہ مولے مت کوئی کہے نمرود
ہمت نال لگے جس لوڑے پائے باجہ نہ مردا
جاں تک ساس نراس نہ ہوویں ساس ملے مڑ آسا
ڈھونڈھ کرن تھیں ہئیں ناہیں ہٹ گیوں تاں ہاسا
جھل جھل بار نہ ہاریں ہمت بکدن پھر سی پاسا
بھکھا منگن چڑھے محمد اوڑک بھردا کاسا
جاں مقصود میسر ہو نذارنجوں راحت تھیندی
یاد نہ رہے قضیہ کوئی جدوں فراغت تھیندی !
بہت پسند کیتا سلطانے ایہ مبارک قصہ
جدوں فراغت کاروں ہوندی پڑھ پڑھ لیندے حصہ
چھٹیوں ہور کتاباں قصے ایسے دی مشغولی
نال وال اکے جیہ نہ تھکے ایہو کار قبولی
دائم درو ہو یا سلطانے پڑھدا سنے وزیراں
ایس قصے وچہ ہین عجائب دانش تے تدبیراں
جس دل اندر ہووے بھائی بک رتی چنگاری
ایہہ قصہ پڑھ بھانبر بندا نال رہے دی یاری !

□ دریاں اوصاف قصہ مذکورہ و اوصاف شعرو کا نام گوید و التماس پی

ش دانا یاں ایں فن شریف

میں بھی بات عجائب ڈنھی فارسیوں اخباروں
نالے امر ہو یا سی صادر مرشد دے درباروں !
مکان تھیں منگوا کتاباں بات تمامی لوڑی
چوں کتاباں دی تک شاہدی بک ہندی کر جوڑی
اس ہندی وچہ مطلب بہتے جیہا جیہا کوئی چاہے
پاؤے رب قبول محمد مرداں دی درگاہے
ہر ہر قسم خوشی دی اس وچہ ہر ہر قوم غماں دی
سننے والے پاؤں ایتھوں خواہش جنہاں کماندی
بہتی ہے تعریف حسن دی باسی بری شکل دی !
نالے درد وچھوڑے بہتے نالے خوشی وصل دی
آدمیاں دے راہ طریقے جن پریاں دے نالے
عیش خوشی دے ساجے باجے درد وکھاندے چالے
بادشاہی تدبیراں گھنیاں دولت فوج مثالے
بخل سخاوت ظلم عدالت غفلت سرت سنبھالے
جوش خروش ندی دے بہتے ناپو سیر جنگل دے
رہڑناں ترناں اڈناں ڈھنیاں ذکر اتھے ہر گل دے
تاجداراں ، ہیکساراں ، گھنڈاراں ، حالداراں ، دلیراں ، مددگار

سیر شکاراں تے بند قیداں نالے صلح لڑائی
 سوگ ویاہ محمد بخشا ہر گل اس وچہ آئی
 رستم وستی حال شکستی دہشت بھاج دلیری !
 خوف امید محمد بخشا اس وچہ گھنی گھنیری
 بات مجازی رمز حقانی ون وناں دی کاٹھی
 سفر عشق کتاب بنائی چھپی وچہ لاٹھی
 جہاں طلب قصے دی ہو سی سن قصہ خوش ہو سن
 جہاں جاگ عشق دی سینے جاگ سویلے روشن
 شاعر دی آزمائش آہی ایس قصے وچہ بھائی
 ہر رنگوں خوش سخن سناوے تاں اس دی دانائی
 خوشیاں اندر ادھو جیہا واہ درواں دل وھایا !
 صفت کو صفت اندر فرما دے سخنوں سخن سویا
 جنگ لڑائیاں کانگاں اندر گج کڑک کے آوے
 سفر وطن تے ماتم سوگوں پورے سخن سناوے
 ہر ہر فن ہنر وچہ ہووے ماہر تے یک فنی !
 لطف خدائی نال عطائی تاں اوہ ہوندا سنی
 نعتاں ورتن وان لیاوے معنی وچہ عجائب
 لیکن ایسے ملوں نہ ہوں ہر ہر نظروں غائب
 قصے ہووے کسے دے اندر درد اپنے کجھ ہوون !
 بن پیڑاں تاثیراں ناہیں بے پیڑے کدرو ون !
 درد لگے تاں ہائے نکلے کوئی کوئی رہندا جر کے !
 دلبر اپنے دی گل کیجئے اوراں نوں منہ دھر کے

جس وچہ گنجی رمز نہ ہووے درد منداں دے حالوں
 بہتر چپ محمد بخشا سخن ایسے نالوں !
 جو شاعر بے پیڑا ہووے سخن اوہدے بھی رکھے
 بے پیڑے تھیں شعر نہ ہوندا اک بن دھوں نہ دھکھے
 دیکھو دیکھی بیت بناون شعروں خبر نہ پاوون
 ایس طرحاں تے صفتاں سٹھاں بہتے ڈوم بناون
 ردی ردیف نام نہ جانن قافیوں بدھ نہ کائی !
 وزن برابر محدا جڑوا صنعت رسم نہ بھائی !
 سخن بھلا جو دردوں بھریا بن دردوں کجھ ناہیں !
 نڑاں کماواں فرق رہو واکیا کانے کیا کاہیں !
 درد مندوں دے سخن محمد دیہن گواہی حالوں !
 جس پے پھل بدھے ہوون آوے بو رومالوں
 ہک علم دے زوروں کر دے اوہ بھی ظاہر دسدا
 جس پر ہووے عطا الہی سخن نہ چھیداتس دا !
 دانشمند پہچان کریندے ناماں سار نہ بھائی
 لکڑبارے لین بازاروں جو سستی مٹھیانی !
 میں بھی وچوں عیبیں بھریا دساں ہنر زبانوں
 اکھیں والے عیب چھپا ہوکراں سوال تسناوں
 بھائی دی فرمائش منی جو آیا سو کہیا
 سخن کرن دے لائق کتھے میں بے علم اجیہا
 بھائی لفظ بولایا جتھے ہوگ مخاطب بھائی
 بھائی سو جو بھا کر یسی کم وڈیاں وڈیانی !

درمدح استاد و التماس پیش ایشان کہ قصہ را اصلاح دهند

حافظ عالم فاضل صوفی سالک راہ ہدایت !
دائم مست محبت اندر عارف اہل ولایت !
خاص غلام امام وڈے دے صاحب میرے سردے
ہے اوہ خاک اساڈا سرمہ جس رستے پر پھردے
میں شاگرد نکارے اتے نظر مہر دی تگن !
اس نسخے دی کرن مطالع دیہن صلاح نہ اکن
سچے مرد نگاہ کرم دی نام اللہ دے پاہو !
اوگن ہارے دے لکھ اوگن پلا دے چھپا ہو
جیسے بھانڈے تیہے آوازے کیا نیویں کیا اچے
میں ہاں نال پلیتی بھریا سخن ہوون کد سچے !
سخن میرے چاپاک بناون ہے توفیق آزاداں
چوہڑے دا پت مومن ہوندا جاں ملدا استادان
شعر میرے پر کرو نگاہاں پارس نظر جہاں دی
توڑے پتھر سخن بندے دے کریو سونا چاندی
اوہ خطائی میرے بھائی جو جو بات !
جو سبھ گل سچاویں لکھی پیر سچے دی گھلی
ویکھ الغوزہ ، سکی لکڑی ، اگی بالن والی !
ہر ہرجائی رخنہ موری اندر سارا خالی !
جاں مردے منہ لائی بھائی کج لئی ہر موری !
نیک انیک آوازے نکلے پھوک جدوں وچہ ٹوری
سارگیوں تک حال اساڈا خشک لکڑ کس کم دی !

وچوں بھگی ، باہروں ڈنگی کچی کچے چم دی !
کلیاں موراتے کینس بہنن چھیک پئے ہرجانی
باراں گان لگی جدیاراں تاراں چاہڑو جانی
بے سر بولے تاں بول اس وا بولی شوہ نہ بھاوے
چپ کراوے کن مروڑے فیر سراں پر لیاوے
یار بولانی سر پر بولے ہر گنہیں من بھانی
جس ادہ رنگ ہوا نہ پائی کداس بات پچھانی
اندر خالی تے منہ کالا طبلہ چم کچے وا !
کچے بول اساندا پانداجاں سرہتھ سچے
اتنی رمز پچھانوں یارو بہت کہاں کی گلاں
میں کڑیوں ہتھ وانگ بلوچے جدھر چلاوے چلال

التماس پیش خوانندگان و نویسندگان و شنوندگان کہ پردہ پوشی کنند

دانشمند و سنجہ تمامی عرض فقیر کریندا
آپوں چنگا جے کوئی ہووے ہر نوں بھلا تکلیندا !
تک تک عیب نہ کر دے و اندے چنگے لوگ کداہیں
نکتہ چینی فتنہ دوزی بھلیاں و کم ناہیں !
عیبوں پاک خداوند آپوں کون کسے نوں آکھے
کاہنوں گل کسے دی کرنی میں بھی شاعر بھاکھے
میرے نالوں ہر کوئی بہتر مہنیں نیچ ایاماں
تھوڑا بہتا شعر سخن و گھانا و ادھا جاماں
جتھے جتھے گھانا و ہدا جے میں انگل دھروا
احمد یار مصنف و انگریز کوئی معلم کروا
تھوڑی بہتی تہمت کولوں کون کوئی نیچ رہندا
پر میں آپوں اوگن ہارا دوسریاں نہیں کہندا !
پردہ پوشی کم فقر و میں طالب فقر و
عیب کسے دے پھول نہ سکاں ہر ہک تھیں شرمانواں
جس نوں عشق کسے و ہووے تس دے عیب نہ دسدے
سناں دے جو عاشق بندے عیب نہ ڈھونڈن اسدے
کرم کرو تے عیب چھپا ہو پرہو سنبھالا کر کے
ڈونگی نظرے مڑ مڑ سمجھو لنگھ نہ جا ہو تر کے
ناں شیخی وڈیائی کوئی جھول اڈی کجھ پاؤ !
جے کوئی سہو خطائی ہووے بخشو تے بخشاؤ !
میں بھلاتے تسیں نہ بھلو سمجھ بناؤ معنے

چلدے گھوڑے نوں مت مارو چابک مہنے طعنے
سنیاں میں جد حشر دہاڑے نکا لیکھا پڑسی !
بریاں نوں رب نیکاں کچھے بخش جنت وچہ کھڑسی
سناں وچہ تسیں بھی جے کر ویکھو سخن اولہ !
خلق خدائی کر کے کج گھت شرم دا یدا !
سکڑیاں تھیں جے ہک آوے بیت پسند تسانوں
اوس ہک چنگے کچھے بخشو سارے مندا سانوں
شعر میرے اس ملک اپنے وچہ مول نہ پاندے قیمت
دور درا اڈے جس نوں لہھن جانے بہت غنیمت
کیسر سستا ہے کشمیرے پچھو مل لاہوروں !
پستہ تے بادام محمد ستے ملن پشوروں
کرے سوال فقیر محمد پڑھنے والے تائیں
رونق کھڑیں نہ شعر میرے دی نال ادا سنائیں
باہجہ ادا آواز ریلے لگدا شعرا لوناں !
دودھ اندر جے کھنڈر لائے مٹھا ہوندا دوناں
سٹ پسا کر کے پڑھیاں لذت کجھ نہ رہندی
جس دے بیٹے نوں کوئی مارے کداس دی جند سہندی
جیونکر بیٹے تسان پیارے تیویں بیت اسانوں
بیٹے نوں کوئی انگل لائے لگدے بیت تسانوں
دشمن وانگ دے اوہ سانوں جیکوئی بیت تروڑے
بیٹے نازک لال سندر دے ایویں کن مروڑے
ربادئیں پناہ انہاں تھیں جو ایسے کم کر دے

سیم سچے دا ستم بناون عم دانے غم کر دے !
 شکر الحمد خداوند تائیں باہر حد شماروں
 ایہہ فرمائش پوری ہوئی وہل لدھی سر بھاروں
 گادی والے دے نام اتے نسخہ ایہہ بنایا
 صلہ سخن لوڑاں ہر کوئی دیندا آیا
 شاعر اتے رہے ہمیشہ شاہ فرمائش کر دے
 پر جاں دار صلے دی آوے دے دولت گھر بھر دے
 اگے شعر بناون والے آہے مرد آزادے !
 صلہ سخن دا کسے نہ سٹیا جو بخشن شاہزادے
 ہک ہک سخن میرے دی قیمت پاؤ نال انصافے
 دیہو دعائیں جے میں کھونائیاں اگے صرافے
 امت اپنی وچہ رلائے پاک رسول بندے نوں
 حضرت مرشد دھڑی والا کرے قبول بندے نوں
 سن مقدس ہجری دساں باراں سے ست داہے
 ست اتے دو ہور محمد اوپر اس تھیں آہے
 ماہ رمضان مبارک اندر وقت بہار گلابی !
 سفر العشق مکانی مولیٰ ہو دس فضل جنابی !
 عمر مصنف دی مدآبی تن داہے تن یکے !
 بھین وڈی فرماندی ایہو پتے رہے نوں کپے
 جہلم گھاٹوں پر بت پاسے میر پورے تھیں وکھن
 کھڑی ملک وچہ لوڑن جیہڑے طلب بندے دی رکھن
 پڑھنے سننے والے بھائی شوق دیہے رب سائیں

برا خدائی میں پر آکھو فاتحہ خیر دعائیں !
ہر وچہ ہر دا سر نیارا متے کسے دی منے
بیڑی چاہڑ نبی دی مینوں تار لگاوے بنے
میں شوہدا مرخاک رلیساں جھل ہجر دی کافی
جے رب جے روشن کیستے رہسن سخن نشانی
جیون پت تساڑے بھائی دیسن جے کجھ سرسن
ماؤ پو دی قبرے اتے ہتھ کھلے ونج کر سن
آپو اپنے ورثے اتے قدم اگیرے دھر سن
خیر نہیں، اہر سخن، محمد ترسن، ما تارا ترسن،

بنام حضرت پیر روشن ضمیر قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

کون بندے نوں یاد کریسی ڈھونڈے کون قبر نوں !
کس نوں درد اساڈا ہوی روگ نہ رنڈے درنوں
روح درود گھنن سبھ جا سن آپو اپنے گھر نوں
تیرا روح محمد بخشا تلکسی کیہڑے در نوں
ناں گھر چاڑے ناناں سکھ ڈٹھے ناناں کجھ کھٹی کھٹی
نہیں کسے دل لہنا کوئی ناناں جھڈ چلے تری !
جے کجھ آیا سو منہ پایا تلی رکابی چئی !
خالی ہتھ محمد بخشا ٹری نکاری لئی
انس اولاد تساڈی بھائی پرہسن بیٹھ قبر تے
اٹھویں روز دیون گے گلی جے کجھ گھر وچہ درتے
مینوں ہور نہیں کوئی پاسا آسا کس دے گھر تے
جاسی روح محمد میرا پیر سچے دے درتے

کلمہ چند در بیاں اوصاف عشق و عاشق و ملاوت اہل سوز و گداز، محرم

راز

سدا سکھالے اوہو بھائی عشق جہاں گھٹ آیا
مرہم پھٹ اونہاندے بھانے کبو جیہا سکھایا
- - -

تاج تخت سلطانی تج کے ٹھوٹھا پھرن گدائی
رکھ امید بجن دے در دی کٹن جو بن آئی !
دم دم پین شراب غماں دے دم مولے
وٹ جہلن وٹ پان نہ متھے واہ تنہاں دے رولے
مٹھا نشہ شراباں والا پروچہ تروٹک پھکی !
بہل نون خوش صحبت گل دی بری کندے دی دکی
کر کر یاد بجن نون کھاندے بھن بھن جگر نوالے
شربت وانگ پیاوے ہتھوں پیون زہر پیالے
فیر خلاصی منکدے ناہیں جو قیدی دلبر دے
پھابی تھیں گل کڈھ دے ناہیں ہوئے شکار اس گھر دے
جہلن بھار ملاوت والے عشقے دے متوارے
بھکھا اوٹھ ہووے مستانہ بھار اٹھاوے بھارے
حال اونہاں دا کس نون معلم پھر دے آپ چھپایا
دل وچہ سوز پتنگاں والا چہرہ شمع بنایا !
باہروں دس میلے کالے اندر آب حیات
ہوٹھ سکے ترہایاں وانگر جان ندی وچہ نہاتی
شہر اجاڑ ڈھونڈ یندے وندے دلبر یار بغل وچہ

گنگے ڈورے کن زبانوں معنی سب عقل وچ
رات وہاں گل لایا جانی ہک دم جدا نہ ہوندے
عاشق رجن نہیں محمد بھر بھر ہنجوں روندے
جنہاں عشق بندے دا لگا صبر آرام نہ تنہاں
ستے بیٹھے اتول دیکھن لٹ کھڑے سن جنہاں
ایسا صدق لیاون اس تے سچے نال وصیانے
اس بن باغ بازار نہ بھاؤن لاؤن اک جہانے
ہور کسے دی چاہ نہ رہندی سٹن سبھ آشنایاں
ماؤ پوتیاں دل وچ وسدے نوں لوں وچہ سمائے
شرم حیا نہ رہے کسے دا جھلمن بدی خواری
دلبر باہجوں صبر نہ کر دے جنہاں لگائی یاری
جے اوہ جان پیاری منگے تر تتی پر دھردے
سر لوڑے تاں سہل پہچانن رتی عذر نہ کر دے
اس ہوائے حرص ہواؤں ایسا ہے چت مسدا
جنہاں عشق حقیقی لایا کرو عجب اس دا
حالاں اندر کرو نہ حجت بھلی نصیحت بھائی
حال مہاں دا ارب معلم ہور کی جانے کائی !
ہر دم ذکر سخن دے اندر کل جہان بھلاؤن
دل جانی دے عشقے کولوں اپنی جان رلاؤن
ہک دلبر نوں دل وچ رکھن سبھ خلقت تھیں نسن
ویدن وید نہ جانن مولے کہو کی دارو دسن
کن آواز پوے ہر ویلے پہلے قول استوں

قاتلو ابلی کو کیندے بھائی او سے ذوقوں مستوں
 وچوں آتش باہروں خاکی وسدے حالوں نحستوں
 جے ہک نعرہ کرن محمد ڈھین پہاڑ شکستوں
 جے ہک آہ درد دی مارن ہوندا ملک ویرانی
 کوہ قافاں دے سبزے سڑدے ندیں رہے نہ پانی
 داؤد انگ پھرن سبھ ملکیں ہرگز نظر نہ آون
 چپ رہن کستوری وانگوں فر خوشبو دھاون
 راتیں زاری کر کرو نون نیند آھیں دی دھوندے
 فجرے او گنہار کہاں ہر تھیں نیویں ہوندے
 ساس رہن رت ماس نہ ہوون کالکھ جسے مل کھاں
 جاں سک ہوویں وال محمد زلف بجن دی رل کھاں
 رکھوں ترور لیے پت سادے بھن مروڑ نکائیے
 ہرے بھرے سن آباں والے دھپے پاء سکائیے
 لنگری ڈنڈے گھوٹ پچارے صورت بھن گوائیے
 تاں دلبر دے پیریں لگی مہندی رنگ لگائیے
 جنبی دا ہک وال وہی دا غسلوں رہے جے سکا
 او سے حال رہے گا جنبی غسل نہ جائز اکا !
 جے ہک وال تیرویچہ میاں اپنی آپ خودی دا
 تاں بھی بہت نرگ نوں بالن اکسے عیب بدی دا
 کی کجھ بات عشق دی دساں قدر نہ میرا بھائی !
 ایہہ دریا اگے دا وگدا جس والا ہنگ نہ کائی !
 جس نے قدم اگیرے دھریا سویو سٹریا سٹریا

پر اتھے سڑ مرن حیاتی اینویں گل نہ اڑیا
 جیون جیون جھوٹا نانواں موت کھلی سہراتے
 لکھ کروڑ تیرے تھیں سوہنے خاک اندر رل ستے
 جہاں عشق خرید نہ کیتا اینویں آگتے
 عشقے باجھ محمد بخشا کیا آدم کیا کتے
 جس دل اندر عشق نہ رچیا کتے اس تھیں چنگے
 خاوند دے در راکھی کر دے صابر بھکھے ننگے
 عشق باجھ ایمان کو بیبا ایمان سلامت
 مر کے جیون صفت عشق دی دم دم روز قیامت
 پل صراط عشق دا پینڈا سو جانے جو ٹروا
 آس بہشت دلیری دینا نرگ وچھوڑا کھردا !
 لکھ جہاز ایسے وچہ ڈوبے کیہڑا پار اوتردا !
 ایس ندی دیاں موجاں تک کے دل دلیراں بھردا
 عاشق بن سکھا لا ناہیں ویکھاں نیوں پتنگ دے
 خوشیاں نال جلن وچہ آتش موتوں ذرا نہ سنگدے
 جے لکھ زہد عبادت کریئے بن عشقوں کس کاری
 جاں جاں عشق نہ ساڑے تینوں تاں تاں نہجے نہ یاری
 جہاں درد عشق دا ناہیں کد پھل پان دیداروں
 جے رب روگ عشق والا وے ٹور نہیں کوئی داروں
 پاک شہادت قتل ہووے گا جے کراس تلواروں
 سدا حیاتی جان محمد مرناں ایس آزاروں
 چاہیے عشق سپاہی ایسا میں نوں مار گواوے

تھانہ کڈھ طبیعت والا صفتاں سبھ بدلاوے
پکا پیر دھریں جے دھرنا تلک نہیں مت جاوے
سو اس سے بچے محمد جو سر بازی لاوے
یار کرے جدا پناتوں جھٹس ہور اشنایاں
ماؤ پیو بچن یاد نہ رہسن حرص نہ بھیناں بھایاں
جدوں جمال کمال دے گا سوہناں لعل پیارا
وہیکھن نال حلال ہونیں گا چھوڑ جنجال پیارا !
خلقت تھیں گم ہو یا چاہیں گم ہو یا نہ پائیں
براں وچہ درندیاں وانگوں چھپ چھپ جھٹ لنگھاسیں
نالے اغر لسا تھیں نالے زور تواناں !
نالے عاقل دانا ہوئیں نالے مست دیواناں !
کدے نچا بیٹھ سکھا دھاگے لاسیں جلی !
کدے اٹھاسیں اگ جلاسیں جلی بستر کلی !
جسھاں دلبر پایا اوناہیں ناں پرواہ کسے دی
وچہ گوٹے توحید انہاندے ناہیں جاء کسے دی !
فارغ ہیں اوہ عقلوں ہوشوں ٹردے اپنی ٹورے
اوراں دی پند مت نہ سندے کن انہاندے ڈورے
سکے پیرندی تھیں لنگھن وچہ سمندر چلدے
ہرگز مثل سمندر کیڑے آتش وچہ نہ جلدے
ناں چنگیاں اکھوایا لوڑن نال خلقت دی منتے
لوکاں دی کد بھاوت چاہن جو بھاوے در کتنے
وچوں نور الہی رنگے باہروں کالے کفی

ناں اوہ میرے وانگوں یارو دل جنہوں گل افی
 مٹھی چھاں اتے پھل والے وانگ انجیر انگوریں
 ناں بے فیض اساڈے وانگوں کوڑے مٹھے کھوریں
 خاص انسان اونہاں نوں کہیے جنہاں عشق کمایا
 دھڑ سرنا نہ آدم بندا جان جاں ہر نہ پایا !
 اوپر جلی مونہوں جلی اندر نہیں تجلی
 جب لگ عشقوں جان نہ جلی بھٹھ جلی کیا جلی
 اول الف اکال ہونویں نقطے چھوڑ جنجانی
 بکو صورت بکو ہندسہ بہت حسابوں خالی
 کدھیں دل کھلونویں سدھا کر کے ہمت عالی
 اندر الفت ہوئی الف دی تاں افی گل ڈالی
 چارے ترکاں جوڑ بناویں تاج مبارک والے
 دنیا ، عقبی ، اپنے آپوں ، ترک ترک دی نالے
 تاج سوہے جے نبی سلیمان ہد ہد کول بہالی
 تاں ہیں توں ولایت والی رتے عالی عالی !
 جلی دے ترے اکھر بھائی سمجھ اشارت ناموں
 جیموں جاگن سنج سویرے لنگھن کشن لاموں
 میوں یاد کرن ہر ویلے دلبر ہر انداموں
 جلی وچہ محمد بخشا چھپ رہو ہر الزاموں
 قل وچہ سیلی دے نشانی جھل عشق دا پھاہا
 جھڈ گرانی ہو سیلانی پکڑ بجن دا راہا
 گل میرے ہتھ تیرے شاہا عذر نہیں کجھ آہا

سِل تَجَن دِی سَیجھ مَحْمَد تَاں سِیلی دَا لَہَا
 نَفَس فِسادِی مَارَن کَارَن کَس لے کَر جَوَاناں
 آسَا دَا پَکڑ عاصَا ہَتھ وِچ ہُو جَا شِیر تَوَاناں
 رَا ت ہَمیری ڈھونڈ چو فیری جَنگل بار وِیراں
 پَکڑ طُور دَل دے اَتے دے نُور شہاں !
 کَتیں سَو اَخلاص عَمَل دَا بیجھ نُورے دِی لُوئی
 پَان پَریت دُوکان دُوکھاں دَا اَنے کَریگر کوئی
 سَدھ بَدھ ہُوش جہانے سارے دِی کَملی ہوئی
 اَوَل نہ گُلو طَعاموں فیر گُلو بند لُوئی !
 سُر آپوں دِیہہ لَذت اَدراں مِثل شَراب کِباباں
 آپ فَنّا ہو ذَاتی رَل کھاں وَاگن آب حِباباں
 جِہاں جامِ السَول پِیتا رَل کے نال اصحاباں
 رُوز حِشر تَک نہیں مَحْمَد تَرُونک مِست خراباں
 چَہم چَہم تیر پُون تَلواریں عاشق ناں ڈر رِہندے
 عِشَق پَرہیز مَحْمَد بَخِشا نہیں کَدے رَل رِہندے
 مَحْرَم باجہوں بَہیت تَجَن دَا ہر ہِک نال کِہندے
 بَدِی مَلامت قَہر قِیامت سُو سُو سُر پَر سِہندے
 عِشَق لَگاں شَرَم کو یِہا اُوہ آتِش ایہہ پُولا
 لائق ہو نالائق بندے سَن بھائی مَقبُولا
 بیدرواں نوں پَکچو ناہیں دُر دِمندوں دَا رُولا
 مَر جیون تَاں واقف تھیون عِشَق نہیں پَٹ کُولا
 دِندے جَہڑک جَوَاب پیارے پَھیر نہ آویں اِستَہ

جے آویں تاں قتل کراں گے اسمیں کتھے توں کتھے
 جاہ میاں نیوں لا اس جانی قدر ہوئے کجھ جتھے
 جے لکھ دیہن صلاح بچن دی عاشق ہک نہ متھے
 چیتا چیتا کنڈ نہ دیویں عشق لڑائیوں اڑیا
 سولے جاسی برخور داری جو اس سولی چڑھیا
 موتو اقبل ان تموتوا والا حرف صحیح جس پڑھیا
 اس میدان محمد بخشا سر دتا پھر کھڑیا
 جے توں عاشق نبیاں لوڑیں پلا پکڑ بجن دا
 جان منگے تاں دیہہ شتابی صرفہ کریں نہ تن دا
 تن بھی تاہیں جنت جاسی خلعت لیے مرن دا
 دوزخ موت محمد جھاگے رکھ کے چاہ ملن دا
 ہالی لوک کریندے واہیاں سکدے دھپے سر دے
 سارے رنج بھلے جدرج کے من پایاں گھر کھڑدے
 کہناں دی کھیں کھیت کمانی چھیکر گرے گوائے
 پوری پئی پریت انہاں دی مردے باز نہ آئے !
 عاشق نا امید نہ ہوون دن دن لمیاں آساں
 جے سو وار کھدیڑن درتوں کو کن کدے نجاساں
 جے توں طالب راہ عشق دا چھڈ وہماں وسواساں !
 ہمت دا لک نہ محمد رکھ آساں پیا پاساں !
 ولیر جس دا کوئی نہ ثانی جو بن دا متوالا !
 بار نہ نیت پریت اوہدی دی نیہوں کمانیں لالہ
 جس بن ہلدے جال نہ تھیندی اس بن کیونکر زمیں

دے جواب کھڑے توڑے فیرا وے ول ڈھسیں
 جے دبر مونہ لائے ناہیں توں مکھ مول نہ موڑیں
 ڈوہنگی ندی عشق دی اندر جیو جامہ سبھ بوڑیں !
 جے اوہ نال نہ چلن دیوے پچھا کدے نہ چھوڑیں
 لا تقنطوا من رحمۃ والی آس امید نہ توڑیں
 جاں توں سردے پیر بنا کے مگر بجن دے چلیوں
 تاں فرپرت والا سا دیسی جانی سنگت رلیوں
 کہسی ہور نہ کوئی تیرا لوڑے سیں توں مندا
 پئے قبول محبت تیری میں صاحب توں بندا
 کیتے رب سچے دے اتے صابر شاکر رہناں
 اس بن ہور نہیں کوئی والی و نج کس دے در ڈھیناں
 تختوں لاہ بہاؤے قیدی ہو نماںے بہناں
 دھیں بھریا حال محمد فیرا اوسے نوں کہناں
 آپے غم لگاؤے سانوں آپ کرے غمخواری
 آپ پھٹے چھک گلیں سٹے آپ کریندا کاری
 بادشاہاں دا شاہ کہاؤے نال غریباں یاری
 عسروں یسر غریب نوازی کم سدا سرکاری
 اس نوں بھلے بھلیرے ساتھیں فرماندار سپاہی
 کجھ پرواہ اساڈی ناہیں دائم بے پرواہی

ذکر منزل استغنا

بے پرواہی منزل تاپیں جس وچہ سوداگر !
بے نیازی دی چھکے اگے دوجک ککھ برابر !
ست دریا اوتھے بک قطرہ ست دوزخ چنگاری
آٹھ بہشت ہوئے گم سارے تاں بک پھول بہاری
باغ بہشت ویرانی وسدے دوزخ سارے بجھے
کیڑے دے منہ سو سو ہاتھی خشخاش دا نگر جھے !
جس جنگل دے کیڑے دے منہ سو سو ہاتھی وہندا
کالا کاگ جدوں رج کھاوے فرکی باقی رہندا !
لکھ ملائک نوری غم تھیں دانگ پتنگاں جلیا
تاں بک آدم خاکی والا روشن دیوا بلیا
لکھ جسہ طوفانے اندر ڈب بے روح ہويا سی
اس درگاہ اندر مقبولی تاں بک نوح ہويا سی
سے لشکر بک مجھڑ مارے بک خلیل اعظم توں !
لکھ معصوم شہید ہوئے سن بک موسیٰ دے دم توں
لکھ خلقت گل جنجوں پائے خارج ہوئے ایمانوں
تاں بک مہتر عیسیٰ ہويا محرم سرحقانون !
لکھ جانی لکھ چت وکائے سنے چیاں دے سائیں
تاں معراج ہو یا بک راتیں ختم نبیاں تائیں
نویں پرانے چنگے مندے اتھے قدر نہ کائی !
خواہے گریہ زاری کچے خواہے کرو نہ بھائی
جے کر سبھ جہان محمد بھیجن مثل کبابے

اس منزل وچہ معلم ہوندا وانگ خیالے خوابے
 جے لکھ جانی صدقے ہوون جھل کے تیغ پریم دی
 کجھ پرواہ نہیں دریا دے ہک قطرے شبنم دی
 جے لکھ سیس رن وچہ خاکے کر کے عشق پیارا
 جیوں سورج دے نوروں چھپیا ذرہ ہک نکارا
 سبھ آسمان جھڑن تاں جا پے پت درختوں جھڑیا
 چوداں طبق ڈبن تاں جیویں ککھ باروں ہک کھڑیا
 دوائے جہان محمد بخشا جے سبھ ہون نبوے
 گھٹ ہویا ہک ریتوں دانہ وچہ تھلاں دے تودے
 آدم جن ہو دن قربانی کنی کہو بارانی !
 جیو جامے جل جاوَن سارے کھتھا وال حیوانی
 جے سبھ عالم فانی ہوون اوتھے کجھ نہ خطرہ
 کی ہویا کی گھانا دا ہدا گیا سمندروں قطرہ
 کتھے آدم ، کتھے پریاں ، کتھے حور فرشتے
 کتھے شاہ امیر سوداگر کتھے ہور سرشتے
 کتھے نی اوہ بدن نورانی کتھے جانی پاکاں
 ہے کی تھان محمد بخشا داو پانی اگ خاکاں
 جو ہویاں سو ہوسن اگوں کیا نیکی کیا بدیاں
 بے پرواہی دے وچہ نیرے کدھر قطرے تھیں ودھیاں
 سہل نہیں ایہ وادی بھائی سہل تکلیندے جاہل
 عملاں دا ایہ حال محمد پر ہو بوہ نہ کاہل !
 جے نت کریں جہاں ہک پینڈا مت جانی کجھ ٹریا

پرت تکیں تاں اوہیں پیریں دو تن قدم نہ ہریا
 کس سالک اس رستے ٹرکے اوڑک انت لپاسی
 اس در دے دا وارو بھائی کس دے ہتھ پیاسی
 جے ٹرنوں دق ہو کھلوویں مار بجن دی وگے
 جے دوڑیں تاں کیڑ تلی دی سدا اگے ہی اگے
 نہیں کھلونا لائق تینوں ناں ٹریاں پندھ مکدا
 مشکل کم پیا سر تیرے کوئی علاج نہ ڈھکدا !
 ناں سر مار اتے سر ماریں ترے بیٹھ چو پیتا
 چھڈ دے کم اتے کم کر کھاں یاد نہ آئی
 نالے ترک کموں کر بندے نالے کم کمائیں
 اپنا ہنہی کم کریں نہ تھوڑا زور بتیرا لائیں !
 جیکر کار تیری ہے کاری رہیں لگانت کاری
 جیکر کار نہ کاری آوے بہت اوتھے بیکاری
 ترک کریں اس سارے کموں جو کجھ کیتوئی اگے
 کرناں تے نہ کوناں تیرا ایہو چنگا لگے !
 اول سکھ شناس محمد لائق کار کرن دی
 جب لگے کار بیکانہ نہ پرکھیں کرنی ہے کد بندی
 لکھ کر ڈراساں تھیں چنگے خاک ہوئے اس جانی
 جے جگ ہوئے نہ ہووے اتھے ہے پرواہ نہ کائی
 کار کریں جو کہے کریگر ، کریں ہنکار نہ کاروں
 عملاں تے دھر آس نہ ذرہ فضل منگیں سرکاروں

ذکر وادی و منزل توحید گوید

اگوں منزل آوے بھائی وچہ وادی توحیدے
عابد تے معبود ملیندے دوئی نہ پیر مریدے
سر کدھن ہک گمے وچوں لکھ سراں دے رل کے
اس گمے تھیں باہر نہ جاوے خشخش دانہ چل کے
ازل ابد دا جامہ بکو ایہہ گماں وچکاروں
ہردا روپ محمد بخشا ہے ہکسے سرکاروں
توڑے بےتے روپ دسیوں توڑے تھوڑے تھوڑے
اصل اندر سبھ ہک ہوون گے ندیوں نیر وچھوڑے
ازلوں گھن ابد تک بھائی کم ہويا جد سارا
کون دو یافر باہر زہسی ہوک ہک اکارا
ہکس دیوانے کولوں پچھیا شخصے ہکس پیارے
دس اسانوں کی کجھ کہیے ایہہ جگ عالم سارے
اگو فیر دیوانے کہیا دساں نال مثالے
ستھے دا ہک رکھ بنایا کاریگرے کمالے
ڈالی پتر پھل بنائے سکڑے کلی ممولی
ہتھ وچہ کلے بھجے سبھ چتر بنے بکو مڑ گولی
جاں اوہ بکو ستھا آبا نقش گمے بھیج سارے
بکو ہک محمد بخشا میں توں کون چپارے
جے کوئی غرق نہ ہويا بھائی وحدۃ دے دریا دے
کی ہويا جے آدم وسدا لیک زمرہ کہاوے
نیکی بدی نہ تھکے سوئی جوہ حدۃ وچہ پہتے !

نیکی بدی تداہیں بھائی اسمیں تسیں جد بہتے
 جاں ایہ اپنے آپوں نکلے ناں کوئی غم نہ شادی
 دوزخ دا غم خوشی جنت دی دوہاں تھیں آزادی
 ہر ہک اندر دوزخ جس وچہ سب اٹھوئیں واسا !
 اس دوزخ تھیں باہر آویں خطرہ رہے نہ ماسا !
 جے اج باہر آویں ناہیں دوزخ نالے جا سی
 ہر ہک سب اٹھواں اینویں روز حشر تک کھا سی
 جاں سالک اس جانی پہتا آپ مرے مرجوے
 گم ہووے مڑ باہر نکلے گونگا ڈورا تھیوے !
 کدے رلے اس ذاتی اندر کدے کر لے مڑ ذاتوں !
 صورت عجب بنی پر خالی بدنوں بدن صفاتوں
 چار چوہاں تھیں باہر آون ودھدے لکھ لکھاں تھیں
 اس دفتر دے حرف نہ دسدے انھاں عقل اکھاں تھیں
 دور کتے اس شہروں باہر پھردا عقل بچارا
 جس ایہ ستر ذرا ہک لدھا ہر تھیں ہویا نیارا
 عقلوں فکروں باہر آوے نچدا پھرے دیوانہ
 آکھے خبر نہیں میں کبھرا ، کبھرا امیرا خانہ
 ناں میں بندہ باری سندا کی ہاں نہ مادی
 بندگیاں گم ہویاں نالے ناں کجھ رہی آزادی !
 نالے سفتاں والہ ہوندا فیر اوہ صفت نہ جانے
 عارف ہوندا پر اس ویلے معرفت نہ جانے
 مناں منی کجھ رہندی ناہیں کوئی کہاوے کس دا

جے کر اس دل تکیے اگوں اپنا آپ ہے وسدا
اپنے ولوں جد پھر دتھکیں اوہو نظر آوے
جتول ویکھیں ایہو لیکھا کوئی نکھیر نہ پاوے
جاں توں گم ہوویں وچہ اس دے اپنی چھوڑ نشانی
ایہ توحید محمد بخشا دے کون زبانی !

ذکر منزل حیرت گوید

فیراگوں اک منزل آوے حیرت والی وادی !
درد افسوس ہوئے گم اوتھے ہرگز خوشی نہ شادی
دم دم تیغ غماں دی مارے حیرت اک نہ بجھے
آئیں درد اتے لکھ سوزوں رات دھاڑ نہ تجھے
جاں اوہ مرد حیرانی والا جا پہتا اس جائے
ہوندا گم تیر اندر اپنا آپ نہ پائے !
جیکر اس تھیں کچھے کوئی ہیں توں یا نہیں ہیں
اندر ہیں یا باہر بیٹھا اوتھے یا کہیں ہیں؟
فانی ہیں یا باقی میاں ، یا نہیں توں دونی
دس سانوں کجھ پتہ نشانی حال تیرے کی ہوئی !
کہندا اصلی خبر نہ مینوں بیٹھا یا کھلویا
عاشق ہاں پرتپہ نہ رہیا کس پر عاشق ہویا
ناں میں مسلم ناناں میں کافر خبر نہیں کس چالی
نالے ایہ دل عشقوں بھریا نالے ہے مڑ خالی
جاں پہتا اس منزل اندر رستہ منزل چھیدا
رستہ منزل کس دا بھائی نالے ہے دل چھیدا !
حیرت سر گردانی تائیں کیکر اگے کھڑے
شہراتے دروازے چھیدے کتھوں نکل وڑے
جاں کوئی مرد اس جائی پہتا گلڈیوں شکر ہوئے
کفرے وچوں ایماں کہندے ایماں کفر ہوئے

منزل فقر

وادی فقر فنا دے اندر اگلی منزل آئی
فقر فنا اندر چپ بہتر گل نہ جاندی بائی !
فرموشی دی منزل ہوئے گونگے ڈورے جھلے
جاں اک سورج روشن چڑھیا سبھ تارے چھپ چلے
کانگ چڑھے دریا فقر دے جنش اندر آوے
پتھر نقش بریتی بیلا بوٹی ریت چھپاوے
دوئے جہان محمد بخشا موج اس اک دریاؤں
جے کوئی ایہ گل منے ناہیں کسراد ہنوں سوداؤں
ایس ندی وچہ چھپی مارے جے کوئی ہمت کر کے
سدا سکھالار ہسی بھائی کی کم باہر تر کے !
ایس ندی دی چھپی اندر چت ہمیش سکھالا
گم ہوون بن ہور نہ بھاوے داندے پین کشالا
حکمرے نال اس چھپی وچوں جاں سر باہر آنے
تاں اوہ کاریگریاں دیکھے تک تک بھیت پچھانے
اس چھپی وچہ غیر نہ مہدا جاوے اک اکلا !
جھتے اپنا آپ نہ میوے ہور کھڑے تاں جھلا
جاں ایہ اپنا آپ بندے نوں پڑوا ہے ولبر دا
مال ملک تے عزت دولت سنگ کھڑیاں کد تروا
کنن پھالوا لبر بھائی سٹ تمامی چیزاں
فرد ہووے تاں کہاوے مددا نال عزیزاں
خاطر جمع ہوئی جس ویلے خودی دُنخیں بے خودیوں

پاک ہووے تاں باہر آوے ہر ہر نیکی بدیوں
 جاں ایہ نیکی بدی نہ رہندی اس دم عاشق ہوندا
 ہو ، فنا عشق دا اول یاری کرن کھلوندی ،
 جیوں ایہ حال احوال فقر دا غائب ساڈی نظروں
 تیویں شرح زبانوں اوہلے نالے صفتوں خبروں
 مر کے جیون دی گل بھائی دے کون زبانوں
 بُعْثُ بَعْدُ اَلْمَوْتِ دے معنی دور بیانوں
 بعد فنا یوں باقی ہوناں کی جاناں اس باتوں
 نویں کتاب بنے جے لکھاں باتاں نفی اثباتوں
 مر کے جیون دی گل چنگی سو جانے جو کردا !
 جس دے سر پر ورتی ہووے کم نہیں ہر ہر دا
 میں کی جاناں حال فقر دے مدعی نفسانی !
 سنی سنائی لکھ دکھائی پائی نہیں نشانی !
 اپنی موت حیاتی اندر جب لگ تیرا ڈیرا !
 اس منزل وچہ کد محمد پیر پوے گا تیرا ،
 اپنا آپ محمد بخشا تیرا مصر شہر ہے
 مشکل پندھ سخن دے نورے رستہ بر بحر ہے
 جاں ایہ مصر پیارا تینوں کوڑا زہر ہوئے گا !
 تائیں دل سفر دل جا سیں پینڈا لہر ہوئے گا
 دھیاں پتر بھیناں بھائی وچہتر سنگوں ساتھوں
 بیڑی روہڑا سہااں والی عشق ندی دے ٹھاٹھوں
 رستہ دور نہ اوڑک جس دا گھبے قصبے دسدے

پر جو مال یقینے ٹوڑے ونج بجن سنگ دسدے
توڑے کجھ نہ معلم اس دا تھاں ٹکاناں پاسا
چھڈ دنیا پو لہر فقر دی رکھ ملن دی آسا !
یار ملے بن مر سونا ہیں سیس تیاں جے ہولے
اوہ تیرا توں اس دا ہوسی وتھ نہ رسی مولے
محبوباں دی بے پرواہی سن کے ہٹ نہ رہو کھاں
ہمت آس قراری کر کے ونج اوے در ڈھوکھاں
صبر توکل عاصم والی ہمت سیف ملو کے
کریں قبول نہ ہئیں توڑے سبھ کوئی ٹھا کے کو کے
اپنا آپ چھڈیں اس کارن ساجن تاں گھٹ آون
سبھ جگ اتے شاہی تیری پریاں تحت اڈاون
ڈھونڈن والے مڑن نہ خالی خود حضرت فرماوے
ویکھاں سیف ملو کے دلوں جو لوڑے سو پاوے
عاصم دی سن صبر توکل ہمت آس شہزادے
دلہر بھائی محمد بخشا سہ سہ دکھ زیا دے

تم الکلام بنام حضرت پیر مرشد صاحب قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

قصہ سیف ملو کے والا اس کارن ہن کہناں
طالب ہمت کر چلے روانہ رکھے بہناں !
ابتدائے قصہ سیف الملوک و بدیع الجمال و آغاز داستان بادشاہ عاصم
بن صفوان تمام قصہ در تفسیر این بیت مولوی نظامی قدس اللہ تعالیٰ سرہ
السامی

چنیں زد مثل شاہ گویدگان
کہ یابند گاند جویند گان
باسم پاک حضرت پیر شاہ ہے
کراں نامہ شروع او ہونبا ہے
پیر میڑا اوہ و مڑی والا پیرا شاہ قلندر
ہر مشکل وچہ مدد کردا دوہاں جہاں اندر
عاصم بن صفوان شاہزادہ والی تخت مصر دا !
آبا شاہ سلیمان دوجا صاحب دولت زردا
رومی شامی چین ما چینی غزنی ہندوستانی
زنگی روسی ہور فرنگی یونانی ایرانی !
ستر شاہ تختاں دے سائیں چا کرسان اس سندے
خدمت اندر رہن کھلوتے ہتھیں بدھیں بندے
ست ولایت زمیں آبادی ستے تخت اصلیا
چار تخت دے حد صفوانی عمل اپنے وچہ لیا
فوجاں لشکر کٹک کروڑاں گنتر وچہ نہ آون
جے سو منشی لکھ مصدی لکھ قلم گھساون

ذوالقرنین سکندر والا شوکت شان زیادہ
 بادشاہی گھر اس دے دائم عادی دا شہزادہ
 کوٹ قلعے در بند ہزاراں چھاونیاں ہر دیسی
 سدا برت ہر شہر بنائے رست کھاون پردیسی
 عادل سخت سکندر جیسا جیوں دریا وچہ موجاں
 زور آوری اوہدی سن کنہن دیواوا نوویاں فوجاں
 راکھش آدم کھاون والے تیغ اوہدی تھیں ڈروے
 کوہ قافاں دیاں غاراں اندر جاگز راناں کر دے
 جھنڈے چھتر نشان ہزاراں لکھ کوئی سر کر دے
 سر کر دے مہماں تائیں آقد میں سر دھر دے
 شاہ زمیں دے سارے ڈر دے ثانی کوئی نہ آہا
 اگے آ گذارن نذراں جت دل پاوے راحا
 اک اللہ دا خوف ہمیشہ دہشت ہور نہ کائی
 دشمن سبھ نہ تیغ کیے س عالم وچہ دوہائی
 عیش خوشی جو دنیا والی سبھوسی ہتھ آئی
 سبھ مراداں چاہاں پایاں کردا شکر خدائی
 اک مراد رہی دل اندر گھر اولاد نہ ہوئی
 جاں جاں اوہ نہ حاصل ہووے ہور نہ سجدا کوئی
 عاصم اس اندیشے اندر رات وہاں دگیری
 ربا ایہ میری سلطانی دولت فوج گھنیری
 بن فرزند میرے کس کاری ایہ سارے او سرگے
 جاں اس فکر اندر جیو جاوے اک اندر وچہ لگے

جاں جاں عمر جوانی آہی لنگھی آسا آسا
 مجلس لاوے موجاں مانے غم نہ آہا ماسا
 ہاتھ ور ہے جد عمرو بانی چلی بہار جوانی
 شاخ ہری رنگ پیلا ہویا آئی رت خزانہ
 سرد آزاد لگا خم کھاون چنے کلیاں کریاں
 لالی تھیں پھل کیسر ہوئے ہور بہاراں پھریاں
 سنبھل فصل پیا آگھائے نکلن لگیاں تاراں
 نیندر مست دتی چھڈ نرگس بیٹھا وانگ بیداراں
 کستوری آ مہتی اوتھے کستوری سنگ بوری
 وچہ وچہ آن وکھالی دتی کا فوری رنگ نوری
 اوہ سبزہ خط چھاپے والا کرن لگائی چنبا !
 لگا ویکھ چنارے پنچے بید والا تھر کنبا
 سرد ہو بادل خوشیاں ولوں دنیا جھوٹھ ککارا
 جے سے برس کیتی میں شاہی اوڑک چلن ہارا
 دولت مال خزانے نوں چنگا لگدا تاہیں ایہ یسارا !
 جے اج اکھیں اگے ہوندا اک فرزند پیارا
 میں کی عجب بے عقلی کردا جہاں مفت ککارے
 عاصم شاہ محمد بخشا ایہ اندیشے دہارے
 ٹراں مہمے سختی جھاگاں سہد کراں شکراناں
 سے اندیشے رات وہاں وچہ عمر اینویں گزراناں
 اوتر نام پیاں کی کرناں مال متاع گھنیری
 گوشے بیٹھاں ہو چو پیتا رکھ اللہ دی ڈھیری

جے فرزند ہوندا اک لائق تاں ہوندی خوشحالی
 میرے کچھے ہوی بیٹا تخت ملک دا والی
 ایہ اندیشے کر کر عاصم جا گوٹ وچہ وڑیا !
 بیٹھ محل اکلے اندر بوہے سنگل جڑیا
 آون جاون لوکاں والا سارا بند کرایا
 نہ کجھ کھاوے نہ کجھ پیوے نیند آرام کویا
 ناں اوہ کول کسے نوں سدے گل کلام نہ کردا
 گریہ زاری کم ہمیشہ کہہری تمام نہ کردا
 چالی روز ہوئے اس اینویں مولی اگے روندنا
 عسروں یسر محمد بخشا اڈرک اکدن ہوندا
 میر وزیر امراء وڈیرے فکر کرن رل سارے
 کہہی مہم ایہ ڈاھڈی آئی شاہنشاہ ہمارے
 کر مصلاحت کرو تدارک کجھ تدبیر بناؤ
 دو وزیر پیارے شاہ دے بوہا جا کھولاؤ
 ہتھ نہج عرض کرو شاہ اگے پچھو حال حقیقت
 کس سببوں گوٹ بیٹھا اس دل کی مصیبت
 مت سلطان اساڈا یارو حال حقیقت دے
 کچے کجھ تدارک چارہ مت پھر ہسے رے

جیلا تھیہ گنگو

ایہ وزیر دوئے اٹھ وگے کھول وڑے دروازہ
 شاہ پیابے حال ڈٹھونے لسا بے اندازہ
 مردے ونی رنگ جسے تے زرد ہویا منہ پیلا
 آھیں نہراں پانی دیون سرد ہویا پھرتیلا
 نہ اس طاقت گل کرن دی نہ سی ہوش لگانے
 چا اٹھال بہال کراون گلاں زور دھگانے
 اول کر تعظیم سلاماں کر دے پھیر ثنائیں
 ثانی تیرا ناہیں شاہا مشرق مغرب تائیں
 ادنی حصہ ملک تیرے دا شاہ سلیمان پایا
 حکم اقبال تساڈا حضرت دم دم ہوئے سوایا
 کئی شاہزادے تنہاں والے چاکر تیرے اگے
 عالم فاضل کرن دعائیں تتی واء نہ لگے
 اسیں وزیر صلاحاں جوگے تیرے ہتھیں پالے
 فوجاں کٹک مہماں کارن دشمن مارن والے
 اسیں کینے بندے تیرے مدھ توں گھول گھمائے
 کیسی ایہ دلگیری نتیں پچھن کارن آئے
 محرم خاص تسیں من بھانے کہندا شاہ وزیراں
 افلاطون ارسطو میرے عجب کرو مذہبراں !
 جس دن دا میں ہویا سیانا پیر تحت تے دھریا !
 عزت دولت نال ہمیشہ رہیوں ہریا بھریا
 کیتا کرم الہی میرے تے بہتے تحت سنبھالے
 چالی شاہزادے نت میری خدمت کرن سکھالے

آسے آسے گئی جوانی فکر پیاہن ایہا !
 کالیاں رنگ وٹایا گورا آیا موت سینہا !
 ناہیں میں گھر بیٹا صالح دین دنی وا گہناں
 ایہو داغ لگا وچہ سینے سدا نہیں میں رہناں
 ایس اندیشے تختوں لاہیا راج ولوں چت چایا
 عاصم شاہ وزیراں اگے ویدن کھول سنایا !
 شاہ اگے پھر عرض وزیراں کیتی ہو در ماندے
 دس اسانوں ہے کی چارہ جیہڑا دس اساندے
 شاہ کہیا بن صبروں اتھے ہو رہیں کوئی چارا
 لیکن تسیں وزیر وڈیرے کر دیکھو ایہہ کارا
 جو علماء حکیم سیانے رلی ہو رہی نجومی !
 کر اکٹھے کچھو ہووے کسے متے معلومی
 جے میرے گھر دینا ہووے بیٹا آپ الہی
 تاں میں شکر گزار سنبھالاں تحت ولایت شاہی
 ناں ہووے تاں گوشے اندر ایویں چھپیا رہساں
 شور ککارا مشکل بھارا غم وچہ کیونکر سہساں
 ایہہ جواب عاصم دا سن کے لگی چپ وزیراں
 باہر آء رل بیٹھے سارے کرن لگے تدبیراں
 سد نجومی عالم فاضل رلی ہو رہی سیانے
 دتی لکھ معاش انہاں نوں وٹدے ہو رہی خزانے
 کیتی عرض وزیراں یار دآساں بنی ایہ بھاری
 شاہ اساڈے دے گھر دسو ہوئی انس پیاری

لگے کرن حساب نجومی ہوا کٹھے سارے
 برجاں وچوں وڑ وڑ نکلیں گندے راس ستارے
 عاصم تے صفوان شاہزادے نالے حرم دو ہاں دے
 جوڑ بناون حرف اکٹھے لکھدے نام چوہاں دے
 گن کے عدد سبھے حرفاں دے طرح کرن چاباراں
 باقی اتے لیکھا پاون کر کر سمجھہ ہزاراں
 شاہ عاصم دے طالع جاگے اگوں کی کجھ ہوسی
 آس مراد اوہدی رب دیسی یا اینویں نت روسی
 کر کے سمجھہ نجومی کہندے چنگی فال وزیرو
 دیہو مبارک عاصم شاہ نوں تکرے ہوو امیرو
 شاہ بدخشاں دے دی بیٹی جے عاصم نوں لہھے
 اوس وچوں رب بیٹا دیسی ہو سن مفتاں سبھے
 عالم فاضل عادل ہوسی ماکاں وچہ او جاگر
 حلم حیاء ہدایت والا ، سوہناں ، سخی ، بہادر
 لمیں عمر حیاتی والا رہسی نال اقبالان
 اینویں آیا نظر وزیرو سانوں اندر قالاں !
 جاں ایہ خبر کئی سلطانے خوشی ہوئی اس گل دی
 گوٹ تھیں اٹھ آیا بیٹھا تختے اتے جلدی
 شکر ہزار گزار وزیراں کیتی آن سلامی
 لکھ کروڑ دتے سر صدقے لین انعام انعامی
 لا دربار بیٹھا شاہ عاصم وچہ امیر وزیراں
 عالم ربی رخصت کیتے دے دھرم ارتھ جگیراں

لا دربار بیٹھا شاہ عالم وچہ امیر وزیراں
 عالم رلی رخصت کیتے دے دھرم ارتھ جگیراں
 صالح ابن حمید وزیرے نال لائے سر کردے
 چالی ہور وزیرے سیانے صاحب عقل ہنر دے
 کئی حکیم افلاطون جیسے کار رواجک دیدے
 سمجھناں اتے افسر کیتا صالح ابن حمیدے
 ڈالی تحفے بہت عجائب کئی ہزار سوغاتاں
 صالح دے حوالے کیتیاں گھلیاں کارن باتاں
 کہیوس جیکر آیوں فتحیا ہور بہوں مدھ بخشاں
 صالح نال اقبال روانہ ہو یا طرف بدخشاں
 شاہ بدخشاں والے اگے تحفے جاگز رانے
 نالے صالح گلاں کر کے کھول دے پروانے
 جاں پھر شاہ بدخشاں والے سمجھی گل تمامی
 شکر گزارہ کیلاں تائیں خلعت دے گرامی
 بہتی عزت خدمت کیتی دتے محلیں ڈیرے
 رات وہاں مہمانی دیندا کرے اونہاں ول پھیرے
 ست دیہاڑے خاطر کر کے رکھے زور دھگانے
 رنگاں رنگاں دے نت دیندا بادشہانے کھانے
 اٹھویں روز تیاری کیتی بیٹی ڈولی پائے
 جو کجھ داج شہانہ دتا کون حساب سنائے
 گھوڑے خچر اوٹھ ہزاراں موتی لعل جواہر
 لکھاں تھان دتے زر ہفتوں دولت انتوں باہر

گولیاں گولے سوہنے سندر زیوراء سنگارے
 ڈولی دا سر صدقہ کر کے دتے باپ بیچارے
 جنہاں نال پیار بیٹی دا سنگ سہیلیاں دایاں
 لایاں نال رکھو خوش اسنوں وانگن بھنیاں مایاں
 لشکر سنے وزیراں تائیں بخشے جوڑے گھوڑے
 دے ہتھیار بھلیرے ٹورے نالے کئی توڑے
 طرف مصر دے ہوئے روانے جاں پھر نیڑے آئے
 دے خوشنجر وزیرے قاصد عاصم طرف وگائے
 عاصم شاہ سلطان اچیرے تنبو باہر لوائے
 شادی دے اسباب تمام اوتھے آن سہائے
 تنبو خیمے جڑت جڑاؤ موتی تے زرکاری !
 سورج نال رلاون رہاں لگی پھول کناری
 پلے سیون سبھ زرد دزی تلے جانی دھاگے
 تیج وچھی وچہ عاصم شاہ دی کوہیں جھلمل لاگے
 آء دربار شہانہ لگا خلقت کٹھی ہوئی !
 زمیں زمن وچہ آدم دسا انت نہ آوے کوئی
 دیاتے زر بقت حریوں اطلس خیمے لائے
 شالاں سچیاں ہور غلچے فرش فروش وچھائے
 اگے چھتر سنہری لائے چمک دن آسمان
 کیٹی چھاں جہانے اتے اچیاں سانباناں
 بادشاہی زر بقت وچھائی پھاں تیج وچھائی
 کرسی ہور جڑاؤ سوہنی ہر سر کردے پائی !

چارے طاقے محل سہایا انبر تے سرطاقاں
 ہر طاقے وچہ سوہنے کیڈن الفت نال اتفاقاں
 سائباناں پٹھہ ہر جائے بیٹھی خلق چوہیرے
 حوراں دیکھ ہوون دل گھائل کنجریاں دے پھیرے
 عاصم شاہ تک مجلس رسی جشن نو روز بنائے
 خویش قبیلے محرم خاصے میر وزیر سدائے
 عجب عجائب چیز نعمت بہت منگائے کھانے
 دھکھن عود گئی بو ، کوہیں عطر عنبر ڈو ہلانے
 کھانے کھا ہوئے آسودے مشکوں خوشی دماغاں
 پی شراب ہوون رنگ تازے جیونکر لاٹ چراغاں
 شاہ بدخشاں دے دی بیٹی عاصم شاہ ویابی
 آس لگی مت بیٹا دیسی کرسی کرم الہی !
 بیگم نال کریندا خوشیاں چین ہويا پھر تازہ
 مارے طاق فکروے کھلا خوشیاں دا دروازہ
 بیگم نال سہیلی جیہڑی شاہ بدخشاں ٹوری
 صالح ابن حمیدے اکدن ڈٹھی سی اوہ گوری !
 ویکھن سات اوہدا دل و کیا صالح رب تہاوے
 بیگم دی سہیلی کیویں ایہ مینوں ہتھ آوے
 عاصم شاہ دے اوس وزیرے دتی عشق زہیری
 صبر قرار آرام نہ رہیوس رات وہاں دلیگیری
 جیوں پنجر وچہ پنکھی ہوندا تیویں وقت انگھائی
 بھل گیاں تدبیراں ہوشاں دانش عقل دانائی

ہوئی خبر امیراں تائیں عشقے دے اقبالوں
عاصم شاہ نوں واقف کیتا صالح دے احوالوں
چا بخش سلطانی اس نوں اوہ معشوق پیاری
عقد کیتا خوش وس لگے بھلی خفگی ساری



داستان تولد شدن شہزادہ سیف الملوک و باعث تسمیہ اش

شاہ وزیر دوہاں تے ہویا کرم سچاواں ذاتی
بیگم اتے سہیلی اس دی حمل ہویا اک راتی
نویں مہنے نوں دہاڑے نوں ساعت تھیں کچھ
دوہاں نوں رب بیٹے دتے آئے نی دن بچھے !
شاہزادہ سی لعل چمکدا سورج شکل پیارا
نگ موتی صالح دا بیٹا چمکن جیہا چمکارا
دانی دیکھ ہوئی سودائی ہر دے روپ اتارے
چہرے تے چمکارے مارن اقبالان دے تارے
سورج ویکھ شہزادے صورت چھپ بدلے دن کھدا
ویکھ وزیرے دے فرزندے چودھویں دا چن گھدا
کھان بدخشاں دوہان آہی جمیں لعل بدخشاں
حوراں نوں حیرانی آئی ویکھ انہاں دیاں نقشاں
موتی دیکھ سمندر اندر بے آبی وچہ مردے
مانک ہیرے ہار صفائیوں سر دھڑ صدقے کر دے
شاہ وزیر دوہان دے بانئیں عجب شگونے جمیں
صفناں وچہ نہ رہو محمد اگے قصے لمیں
شاہ وزیر کہتے شکرانے زردتی فقراواں !
کئی معاش جگیں دیتاں رلی تے علماواں
سدا برت ہر رستے اتے لایاں ہور چھبلیاں !
دے سروپا نوازش کیتی عادی دیاں اسیلاں
انھیں لوہے لوڑ شہر دے دتے گھوڑے جوڑے

کوٹھے اتے رستوں لایاں آیاں کوئی نہ موڑے
 زردتی کنگالاں تائیں درویشاں نوں لنگر
 کوئی کنگال نہ رہیا شہریں لے لے ہوئے تو لنگر
 شادی دے شدیانے وجے پھیراں لگیاں چوناں
 مکاں اندر شلکاں ہویاں ہر تھانے وچہ کوناں
 شہزادے امراء ہزاراں میر وزیر تمامی
 سر کردے سبھ جنگی ملکی راجے رائے انعامی
 مہر مقدم تے پٹواری دفتریوں دیواناں
 قدر بقدری سہسے آندا شکرانہ نذراناں !
 شاہ یمن دے تحفہ کر کے آندی سیف بھلیری
 جو جمشید آبا لک نبھدا عید خوشی دے ویری
 اوہ میراث یمن دے شاہے پیو دا دے دی آہی !
 جمدیاں لے لئی شہزادے واہ اقبال ایہ شاہی
 عاصم شاہ ایہ سیف لمھن دا جاتا شگن بھلیرا
 ہے فرزند اقبالاں والا ہویا شاد ودھیرا
 سیف الملوک اس گلوں دھریا شاہزادے دانانواں !
 ہن وزیر اوہدے دی یارو تھوڑی گل سنانواں
 سید علی ہمدانی مینوں ایہ روایت دے !
 شاہ وزیر دوہاں دے جھگے اکس دہاڑے دے
 ہکے رات نمیں تے جمیں حکمت نال الہی !
 برج ستارہ رات بکوسی کجھ تفاوت ناہی
 صالح نے اس گلوں رکھیا صاعد نام پتر دا

وچہ حساب حمل دے ایہو پورا سی او تروا !
 شاہ وزیر دوہاں گھر شادی ملی مبارک بادی
 لے لے جاؤن دان ہزاراں جو کوئی منگت عادی
 کنجراتے کلونت میراثی شہر نائی رستہاری !
 بازی گر ہزار طرح دے بھگتی نٹ مداری
 چھری مارتے خسرے پیرن ناڑے چڑھن دھگانے
 آپو اپنے کارج کر کے لنن بہت خزانے
 طرماں تے کھرنائیں والے مارن ڈھول بھرائی
 کیہڑے کیہڑے گئے محمد کٹھی ہوئی لوکائی !
 سیف ملوک تے صاعد کارن شہروں باہر کنارے
 پکا باغ سبایا بہتا لائے وچہ فوارے
 چمکن کھوہ سراں کر بولن وانگن چھتری راگے
 پراک دیپک گان نہ ڈر دے شالا اک نہ لاگے
 شوقوں طوق پیا گل قمری کو کو کو کے بولے
 کوئل تان لائی ہو اچی کر دے ناچ نمولے
 بیل طوطے سوہلے گاؤن حال پئے حیواناں
 کھوہ وا کتا چنگی مارے بیل پھرے دیواناں
 ٹنڈاں ہنجواں بھر بھر ڈوہلن جان اندر کر خالی
 سدا نہیں اس رونق رہنا سدا نہیں خوشحالی !
 شہر قطار چنار سفیدے سرو آزاد کھلوتے
 سدھے صاف برابر دس تار پریت پروتے
 ہر ہر پاسے نہراں دگن چوک عراق اچیرے

شیش محل چبارے گوٹ بھلے بھلیرے ڈیرے
 شاہ کہیا ایہ موتی سچے عامان نہیں دسالو !
 صاعدتے شہزادے تائیں باغ اندر کھڑپالو
 آمد سن شہزادے والی باغیں رونق ہوئی
 خدمت گار گئے اٹھ اگے لوڑی دا جو کوئی !
 جھاڑو دے چھکار کرائے گرد کندہاں توں دھوئی
 پر کر مشکاں ڈوبلن مشکاں دھوم گھستی خوشبوئی !
 سیف ملوک دے آون والا سیناں باغ آوارہ
 سکے رکھ ہوئے پھر نیلے گل پھل کھڑیا تازہ
 پت ہرے پھل چٹے چنبا ہس ہس دھرتی لیئے
 پچھا داغ غماں دالالہ دے دے ورق لیئے
 گلواسی آواسی مارے سرخ دہان کھلارے
 آیا وقت نشے دا نیڑے ہوئی تم خمارے
 ست برگے پھل پیلے کڈھے مل مل رکھے پاساں
 عجب بسنت بنا کھلوتا کنت آیا تاں لاساں
 ہمدی دندیں شکر گزارے نازک سنگھ داؤ دی
 نرگس سن مستانہ ہویا آمد دی خوشبودی !
 گلمان پاڑ شاہی داد عوی دتا چھوڑ گلاباں !
 سرنیواں کر خدمت اندر بیٹھے وانگ نواباں
 گلخیرے پھل کرن دعائیں خیریں آ سلطاناں
 لہریے لئے ریحان کھلوتے زبور پہن شہاناں
 سبزے فرش وچھایا سوہنا صاف زمردنالوں

دور کھڑے چھتر چھوہارے نسریں تانے سالوں
 انہاں گلاں وچہ اے محمد طبع نہ تیری مے
 قصہ سرے پچاسیں کیوں ہے بہ رہیوں گئے
 وسدا سفر شہزادے والا اگے بہتا سارا
 زور طبیعت نوں رب دتا کر دی ہور پہارا
 دایاں نے شہزادے آیاں باغ اندر کر ڈیرے
 نال پیاراں پالن دوہاں ہوئے آن وڈیرے
 حال پھر چونہ برسوں دے ہوئے وانگ پھاندے پھلے
 آئی راس زباں گلاں تے دیا سخن نہ بھلے
 چار مہینے چار دہاڑے چارے سال تے ساعت
 گزر رہے تاں سد بہائے اہل نجوم جاعت
 لگے کرن حساب نجومی جوڑ ستارے راساں
 خفگی دی گل دس نہ سکں پھاتھے وچہ وسواساں
 ہر ہر پاسوں بخت سولے دولت علم اقبالوں
 اک گردش وچہ مشکل وسدی عشقوں سفر و بالوں
 آخر شاہ کہیا چپ کیسی تاں وس نہ کوئی
 جے کجھ روز اول دی لکھی اوڑک ہونی سونی
 دس دیہو شاہزادے والی حال حقیقت ساری
 کر دے عرض نجومی قبلہ بخشیں جان ہماری
 طالع وقت ڈٹھے تاں سانوں ایہ کجھ نظری آیا
 سیف ملوک شہزادے ہوسی تہہ تھیں شان سویا
 شوکت ہیبت زور شجاعت حلم دیاء حلیمی

علم سخاوت عقل تواضع ہوسی خوء کریمی !
 سورج ہار ہمیشہ کرسی نت وہاں زر بخشی
 چن وانگن کئی راتیں چاندی اینویں ہر ہر بخشی
 پراک اس تے پہلی عمرے گردش دے ستارا
 چٹک عشق دی مال اس دیسوں سفر کریمی بھارا
 جنگل تے کوہ قاف سمندر پھر سی کشین جائیں
 کتنے سال اکلا تکی راکش دیو بلائیں
 مارن تے کئی دشمن ڈھکسن مولی ایس بچاسی
 بہتے سخت قضیئے دس کے اللہ آس بچاسی
 عاصم شاہ ایہ گلاں سن کے آن پیاوچہ فکرے
 ہو غمناک تھل کردا دھن شاہان دے جگرے
 جے سو سخت مصیبت اگے درداں والی دے
 سرورقی بن ہرگز یارو قدر نہ آوے کسے
 ہر کوئی جانے سوڑی سامی اگے قبرا نہیرا !
 اک اگلی وچہ اجاڑے دائم ہو سی ڈیرا !
 جان کندن دی تلخی ڈا ہڈی سن گلاں تن کنے
 پک کتابیں خبراں اگے دوزخ بھاہ الہے
 اس سننے تھیں کدا سانوں خوف پیا دل جھڑیا
 جاں اوہ گھڑی سرے تے آئی پتہ لگے گا اڑیا !
 عاصم نوں مد معلم ہوسی جاں فرزند وچھناں
 کی ہويا اج کرے تھل سن کے خبر نہ رناں
 کہندا لکھے لیکھ ازل دے مول نہ جانے میٹے

دتا اس وا سر تے جہلساں جے رب کھڑی بیٹے
 کرنا صبر اسانوں چنگا جے اوہ دے بلائیں
 راضی ہو کے جہاں چارہ ناہیں نال قضائیں
 شاہ بیٹھا کر صبر تحمل دل توں فکر گوائے
 سد معلم فاضل عالم لڑکے پڑھن بہائے
 شہزادے نوں دے واسا ہتھ سرے تے پھیرے
 کہندا بیٹا علم پڑھیں تاں واہ نصیبے تیرے
 پڑھناں علم ضرور بندے نوں کیتا فرض الہی !
 کردا علم دلے نوں روشن ہوندی دور سیاہی
 جیوں سورج وچہ نور تیویں ہے علم روے وچہ جانے
 نورے باجھوں سورج پتھر آدم جنس جیوانے
 علمے کارن دنیا اتے آون ہے انساناں !
 سمجھے علم وجود اپنے نوں نہیں تاں وانگ حیواناں
 سیف ملوک پیونوں کہندا نیوں کے ہو سلامی
 جو فرماؤ سر پر بندہ منساں حکم تمامی
 جیہڑا کم تہاں فرمایا عین صواب اسانوں
 شاہ وزیر نجومی سد کے پچھیا ہر یکساں نوں
 ساعت نیک ہوئی جد حاصل لڑکے پڑھن بہائے
 اوہ استاد لیاندا جیہڑا ہر اک علم پڑھائے
 کاتب زریں رقم اس اگے جا شیرینی دھردے
 لے صلاح پکاون بیٹھے ہو شاگرد ہنر دے
 افلاطون ارسطو سلمان سارے کرن تیاری !

چکھنے اس استادے کولوں جو گل مشکل بھاری
 سہانے نوں نال زبانے دے کھول بیاناں
 اوہ شاگرد اکابر دوئے اوہ استاد یگاناں !
 سیف ملوک اندر رب پایا بہتا اثر دانائی !
 تیز طبیعت ہوش ودیعت فہم عقل چترائی
 صاعد بھی سی وودھ علامہ فہم عقل اوراکوں
 واہ خالق جس پیدا کیتے بھلے بھلیرے خاکوں
 دس برس وچہ ہر ہر علموں دوئے حافظ ہوئے
 شاہزادہ جاں کرے کلاماں موتی لعل پروئے
 جو خط دنیا اتے لکھدے سیف ملوک پکائے
 خوشخط اس دا ویکھ فرشتہ حیرانی وچہ جائے
 عربی عجمی عربی کوئی خوشخط فارسیاں دا !
 پیدا چھیرے گور مکھی ہندی حرف شناسیاندہ !
 ڈوگرے اکھر خط فرنگی انگریزی ہور دوہے
 اردو خط بنگالی دکھنی سارے لکھے بوچے
 سریانی ایرانی ترکی ترکی یونانی اعراتی
 سکھے خط زبانوں سمجھو کچھ نہ رکھے باقی !
 ویکھ علم سلیمان نبی دے پائے بھاکھیا غولی
 دیواں پریاں والی ساری جانوراں دی بولی
 اوسط ملک سمندر ٹاپو سراندیپ شہر دی !
 سیف ملوک سلیمان دا نلگن سمجھے گل ہر ہر دی
 اس حدے اوہ عالم ہویا قاضی سبھ ماکاں دے

جے مسئلے دی مشکل پوندی اس تھیں کچھن جانے
 سبھ دقیقے کھول دسارے کرے بیان چنگیرا
 عالم فاضل سن سن آکھن دھن اوہ خالق تیرا
 مثل داؤد نبی دے آبا شاہزادے آوازہ !
 جدوں کلام کرے سن ہوندا شوق الہی تازہ
 جے سو ہوں سننے والے عالم فاضل دانے
 نال آواز اوہدے دی لذت ہوندے مست دیوانے
 حسن رسیا ، خوں حلیمی ، سادہ مکھ صفائی
 سوہنے ویکھ ہوں شرمندے جھال نہ جھلدا کوئی
 روشن شمع نورانی چہرہ بھجے لٹ اسانی !
 وانگ پتنگاں سٹرن چوفیرے عاشق مرد زبانی
 جے اوہ نظر کرے ول انبر چمک نہ جھلن تارے
 تارے جس ول مہریں آوے کردا پار اوتارے
 نیواں تکے دھرتی لگن بجلی دے چمکارے
 ایسے روپ انوپ کرم دے صفت کریدے والے
 تھوڑی تھوڑی صفت محمد لکھدا چل ہر جانی !
 نرمی پھڑ مت حسنوں گرمی کاغذ قلم جلائی
 جے لکھ صفت شنا سنائیں لکھ لکھ ورق بتیرے
 لکھوں اک نہ مکدی مولے قصہ ٹورا گیرے
 چودھاں برساں دے جد ہوئے صاعد تے شہزادہ
 سبھنیں صفتیں اکو جیسے پر کجھ شاہ زیادہ !
 کرنا رب دا اینویں ہویا کھاندا پھیر زماناں

عاصم شاہ خوشی وچہ بیٹھا کردا جشن شہاناں
 میر وزیر بلا پیارے مجلس خوب سوہانی !
 سچے فرش فروش وچھائے عطراں بو مچائی !
 لیاؤ سرخ شراب پورا تا ہویا حکم کلالاں !
 پی کے مدھ ہوئے متوارے چمکن وانگ مثالاں
 ہر جائے کا فوری شمعیاں عجب سنوان بنایا !
 سوئی صورت زیور والے دسے روپ سویا
 لے لے تان کلونت اتارن زہرہ نوں اسمانوں
 تار طنبور گھو کار مچایا کرے بیان حقانوں !
 دائریاں سر پیر رلائے بیٹھے حلقہ کر کے
 کر دے یاد پیارے تائیں ذکر سینے وچہ کر کے
 کئی قانون سراں دے کدھن قانون اتے سرندے
 ہوں ناچ قماچ و جاوَن داچ خیال حسن دے
 سن سن راگ ہوں مستانے مارن چنگی تاڑی
 چنگی تاڑی آوارہ زہرہ انبر تاڑی !
 سند رباکے نفرغاماں بھر بھر دین پیالے
 محبوباں دے حسن عجائب کھڑدے ہوش سمہالے
 عاصم شاہ خوش کر بیٹھا کھڑدا وانگ گلاباں
 بیٹے طرف بچائے تحفے بہتے ہتھ نواباں !
 ہر ہر قسم ہزار طرح دی بھلیوں بھلیاں دستوں
 گنتر ہوندی کد محمد قصہ آگوں دس توں
 شاہزادہ جاں تکرڑا ہویا آیا زور ہنگاواں !

کہیا شاہ سپاہ گری وا اس نوں کسب سکھانواں
 ماکاں شہراں فوجاں اندر جو سن رستم ثانی !
 لاون کافی تیرا سانی دس ہنر کمائی !
 نیزہ مار اتار لیاون چوکیدارا ہنر دے
 سیفاں نال کریدے ٹوٹے سیمرغاں دے پردے
 برچھی تپک تے سیف طمانچے خنجر چھڑا کٹاری
 نیزہ بازی تیرا اندازی ختم کیتی اس ساری
 سیف ملوک شہزادہ صاعد طاق ہوئے ہر کسبوں
 شاہزادہ شہانے کموں ایہ وزیری دسیوں
 ہوا سوار پیاد قواعد کردا ہر ہتھیاروں
 رستم بہمن اسفند یاروں دھنی ہویا تلواروں
 جھوڑی مدت وچہ شاہزادہ ہویا سکندر ثانی
 علموں عقلوں زوروں شکلوں جواد صاف انسانی
 نونہال حسن دے باغوں بے نظیر شہزادہ
 گلبدن تے بدر منیروں چہرے روپ زیادہ
 نواں جوان تے آن حسن دی آن ہویا قد اوچا
 جس پاسے اوہ سرد لکدا سوچے گلی تے کوچا
 سیف ملوک شہزادے بکدن نال قضا خدائی !
 خوشیں خوشیں ڈیرے اپنے مجلس خوب سہائی
 جیونکر رسم شہاں دی ہوندی پہلا جشن بنایا
 باپ اپنے دی کر مہمانی اوہ بھی کول سدایا
 خوب طرح دی دعوت دتی میر وزیر امراواں

قدر بقدری خلعت بخشی کی کچھ آکھ سناواں
باپ اگے نذرانے رکھے بیٹا ہو یا سلامی !
راجے رائے مبارک دیندے خوشیاں ملک تمامی
لکھ لکھ لوک پر پھن شکرانے فوجاں تے ملکیا
بجناں دے ول شادی ہوئی دشمن بیٹ پیا !
میر وزیر گذارن نذراں کھڑیا پھل بہاراں
پانی آب گلاب شاہے دی ہو یا چین ہزاراں
عالم تک بیٹے دیاں نذراں نظراں تھیں بھوکھاندا
سو سو وار دندے سر صدقے جے رب خوشی پچاندا
پیو شراب ہو یا خوشی وقتی کم تکو تقدیری !
دلگیری وچہ شادی آوے شادی تھیں دلگیری !
ساقی بخش شراب پیالہ توڑ طبع دی سستی
آیا حال حال محال عشق دا دے نال درستی
لکھ وسال پیال پیالہ ہوداں مست خماروں
شاہزادے دے وانگ محمد صورت دے جھلکاروں

داستان دریاں دیدن شاہزادہ دوشاہ مہرہ صورت زہرہ راو عاشق

شدنش

لکھے لکھے اول دے یارو ہوندے نہیں کنارے
بادشاہاں نوں پون قضیئے کون اسیں بچارے
بہتے کم جگت تے جیہڑے برے ڈھکن تقدیروں
جے سو آپے ولوں کریئے چنگے کرد بیروں
ہر دل گھوٹ و سار بنائیے لاون کان مسالہ
موت آوے تاں وچوں پوندا گندھا موہرے والہ
عاصم شاہ پھر شاہزادے نوں بھیجے وانگ عزیزاں
تخفے بہتے عجب عجب پیو دادے دیاں چیزاں
اگے پیو عاصم دے اک دن دتے عاصم تائیں
دو شاہ مہر کے تحفہ کر کے پچھلی گل سنائیں !
اس نوں شاہ سلیمان دتی جن آدم دی شاہی
انہاں دوہاں دی الفت آبی نال ولاں دی راہی
اوہ بھی شاہ شاہاں دا آبا ایہ بھی شاہ بہادر
بکدوئے سنگ ورتن کر دے آہے دوئے اکابر
شاہ مہرے دی گل سناواں اوہ شاہ مہرے کی سی
دونہہ شکاں دی صورت لکھی گوری کالی کیسی !
مستم حریروں ناکی سچی ذات نہ اس دی لبھدی
دونہہ شکاں دی اس تے صورت لکھی قلم عجب دی
اک صورت مرداویں آبی آبی ہک زمانی !
سوہنے نقش حسن دیاں لاٹاں دن عمر جوانی

وچ صندوقاں رکھے آہے عاصم اوہ شاہ مہرے
 اوڑک اوہ بھی دیسی لیکن دے تحفے ہور مہرے
 پی کے مدھ کرے بخشیشاں بیٹے تے دل ڈوہلا
 ہر ہر چیز عجائب اس نوں دیندا جاوے کھلا !
 دل وچ کہندا اوہ سلیمانی تحفہ بہت اچرا !
 سیف ملوک تائیں ہن دیواں اس تھیں کون چنگیرا !
 ہویا حکم خزانچاس نوں جلدی قفل اتارے
 اوہ سلیمانی تحفے والے آن صندوق گزارے
 عاصم شاہ دھراگے اپنے چاہ صندوق کھلایا
 ہور صندوق صندوقے اندر اوہ بھی باہر کڈھلایا
 اوہ بھی کھول کڈھے شاہ باہر اوہ شاہ مہرے دوئے
 سندر شکل نورانی چہرے جھال نہ جھلن ہوئے
 بجلی دے چمکارے وانگن ہر ہر نقش چمکدا
 سورج بی ہو ساہواں اس دی جھال نہ سی جھل سکدا
 تاب اوہدی تک آب نہ رہندی گوہر لعل بدخشاں
 وانشمند ہووے سودائی جے ویکھے دل نقشاں !
 تن دی ویکھے صفائی رونق چن بچے من مارے
 کاغذ نوں مت پوے انگاری لکھاں نہ بہتی وارے
 مورت دی تعریف لکھن وچ دیوے لاٹ بجھائی
 میری بھی مت نظر نہ لگے لکھاں حرف خطائی !
 اوہ شاہ مہرے شکاں والے کر کے تحفہ نادر !
 شاہزادے دل نیچے آپوں عاصم شاہ بہادر

نالے صاعد کرن ٹورے تحفے وانگ ہشناکاں
 خوب ہتھیار لڑائی والے عجب پوشاکاں !
 جس ویلے اوہ تحفے پہنتے مست آہا شاہزادہ
 نازک بدن اوائل عمرے پتوس نشہ زیادہ !
 اوہیں راتیں توڑی رہیا ستا نیندر مٹھی
 بعد اس تھیں اٹھ بیٹھاتاں پھر چیز مکی اوہ ڈٹھی
 اک شاہزادہ دو جاصاعد آہا کول حضوری !
 لٹ لٹ لٹ کرے چو طرفے شمع بے کا فوری
 اس گلول دل تنگ شمع دا کول پتنگ اج ہوندا
 نالے ہسدے نالے روندی اتھر لوہو چوندا !
 ویکھ ہويا حیران شہزادہ ہووے نہ معلومی !
 یا ایہ اطلس ہے خطائی یا ایہ دیبا رومی !
 ناں ایہ قسمتی چینی وانگر مثل نہ متعہ فرنگی
 تکلے نوں ہتھ پا شاہزادے مورت کیتی تنگی
 کی تکلے اوہ صورت کیسی روشن چن فلک تھیں
 نقش نگاہ بہار حسن دی بہتر حور ملک تھیں
 جے منہ کریئے دل آسماں سورج پئے پچھاواں
 جے کھڑیئے ظلمات ملدا آب حیات سچاواں
 ہر ہر نقش دیئے لشکارے بہتر لٹ چراغوں
 دانے ویکھ ہوون دیوانے سڑ دے ہوش دماغوں
 مانی تے ارژنگ سیانے جے ویکھن اک والے
 کاریگریاں والے بھلن سارے ہوش سنبھالے

جے لقمان حکیم سیاناں ویکھے یا افلاطون !
 بھلن سبھ حساب عقل دے ہون شتابی مجنوں
 عالم جے پرہیزاں والے اکھ چمکدی ویکھن !
 کفر اسلام زیاد رہن نے بت دل متھا ٹیکن !
 واہ نقاش کریگر یارو جس اوہ نقش لکھایا !
 واہ وا خالق سر جہارا جس نقاش بنایا
 سیف ملوک شہزادے جاں اوہ مورت ویکھی ساری
 لگی اک ہويا دل اندر تپ کے وانگ انگاری
 پہلی نظروں ہوش نہ بھلی جیونہ رہیا ٹکانے !
 جیوں زلیخا پہلی خوابوں رکھی شرم دھگانے
 جادوگر تصویر شہزادے چیر نہ کیتا ظاہر
 جوینکر ڈائن نال نظر دے کھڑے کلیجہ باہر !
 اندر گزری جے کجھ گزری ظاہر حال نہ کیتا
 دوجی وار شراب پیالہ پھیر نویں سر پیتا
 اپن چیت گہاں کھل اکھیں مارے عشق نقارے
 لے ہتھیار اتھا مل تھانے کوٹ عقل دے مارے
 ویکھ شہزادہ دولت والا ظالم نے ہتھ پایا !
 نہہ لیاوے اوج حسن دی سوہنا کیوں کہایا
 اس تھیں کون چھڈاوے یارو ضامن نہیں وسیلہ !
 جے سوما یا دولت دیئے کرئے لکھ لکھ حیلہ
 سرو تے بن نہیں خلاصی ایہوا ہدا ظلماناں
 جے سرو سرو ناویں دیئے ترواناں جرماناں

سر بھی اوس دہاڑے لیندا جس دن آپوں منگے
 نہیں تاں عاشق سردیوں تھیں پہلی وار نہ سنگے
 جے عشقے دی صفتواں آپوں رہسی دور کہانی !
 دشمن یار اپنے دی خوبی کد مدھ نرت مکانی
 گھوڑا چرخ نہ مار چوٹرنی سمجھ محمد یارا !
 پندھ دور اڈا قصے والا رستہ پکڑ سوارا !
 سیف ملوک شہزادے مورت پھیر ڈٹھی دل لا کے
 ہو متفکر کرے دلیاں حیرانی وچہ جا کے !
 اس مورت دی صورت ربا ناہیں حد انسانی
 یا ایہ کوئی حور بہشتی یا کوئی سر ربانی !
 اس مورت دا آدم کتھے سندر روپ گمانی !
 نور الہی ہے آ بیٹھا کایاں دھار زبانی !
 دوجی مورت جو مردا نویں بیٹھی نال برابر
 ہتھ اوہدے تے لال شرابوں دھریا کاسہ نادر
 ایہ مورت شاہزادے تک کے بچھی طرح پہچاتی
 ہے تصویر ایہ شکل میری دی کر تدبیر سنجھاتی
 دوجی دا کجھ پتہ نہ لگدا کون کوئی کس دیسوں
 مت ہووے شاہزادی کوئی ظن زنانے دیسوں
 پھر مورت ول ویکھ شہزادے جوش طبع نوں آیا
 جھلی گئی نہ جھال حسن دی روح نکلیں تے آیا
 حکمے باجھ نہ نکلیں ہوندا جے سو کرے تیارے
 پنکھی تنگ پیا وچہ پنجرے جیونکر کرے او ڈاری

موری تھیں سر باہر کڈھے سارا نکل نہ سکدا
 سرتوں چم لہے پر بھجن پنجر نال پھلدا !
 جاندار جاندار روح بدن وچہ رہیا پھیر اٹک کے
 ہوش عقل دانائی ڈوبی پیکے پھیر اٹک کے
 پاڑ پوشاک سٹی شاہزادے آیا باہر گھر تھیں
 ہو بیتاب ڈھنٹھا کھا گردی گرمی سوز قبر تھیں
 ساعت کچھے صاعد جاگے پھیرے نظر چوہیرے
 سبھیں پیس وچھانی وسدی نہیں شہزادہ ڈیرے
 صاعد اول خفگی کر کے پھیر جمعیت کردا
 چھو کریاں وچہ سیر کرن نوں گیا ہووے مت گھردا
 ایس دلیوں صاعد تائیں آیا جیو ٹکانے
 تیج اتے پر اکھ نہ جڑدی رہیا ٹکا دھگانے
 شاہزادے دے کچھے صاعد ستریں جا نہ سکے
 رکھ اوڈیک بجن دی بیٹھا دروازے دل تکے
 یاراں باہجہ آرام نہ آوے حجر نہ بھینے جڑ کے
 ککڑ بانگ دتی نہیں آیا اے شہزادہ مڑ کے
 دھمی رات ہو یا خوش ویلا ملیاں بانگاں شہریں
 سیف ملوک فلک دے غم تھیں کڈھیاں خونی نہریں
 قطرے اتھرواں دے پونجھے نال پیراہن نیلے
 ماتم سبز پوشاکی ساری دامن رکھے پیلے
 صاعد اٹھ سویرے ڈھونڈے کر کے فکر زیادہ
 جاں بوہے تھیں باہر آیا ڈھنٹھوس پیا شہزادہ

ناں کجھ سرت سنبھال بدن دی لعل پیا وچہ گھٹے
 وانگ کپور ہویا رنگ پیلا سینہ سر منہ پھٹے
 ڈھوڑ ڈھوڑ ہویا تن سارا لیر لیر پوشاکی
 ناں اکھ پٹے پیر ہلائے آئی بہت ہلاکی !
 سینہ سارا لوہو بھریا نہواں نال گھروٹھا !
 غیوں بجلی پئی قبر دی باغ حسن دا لوٹھا
 عطریں بھنے کیس رنگیلے رلدے اندر مٹی
 صاعد دوڑ گیا پھر سرتے ویکھ سرو سر پئی !
 جھبڈے ہتھ نبض پر دھردا نالے سہا سہاڑے
 جاں اوہ پتہ نہ دیون جاتوس ایہ گل سرے سراڑے
 پاڑ پوشاک سیندا صاعد رووے گھٹ کہاواں
 گھائل ہویا شہزادہ میرا میں ہن کدھر جاواں
 ڈائن ڈچھ لیا از غیوں چنگا بھلا ستا !
 کتھے چلیوں آپ شہزادے دے اسانوں بتا !
 رووے تے کر لاوے صاعد ڈھے ڈھے پوے اپٹھا
 کر فریاد پکارے اچا مٹھا یارو مٹھا
 صاعد دا سن شور ککارا ہوئی خلق اکٹھی !
 ویکھ شہزادے نوں سبھ بھجڈے جیوں دانے وچہ بھٹھی
 سارے ہنجوں بھر بھر روون جیون ساون دیاں باراں
 دم درود دعائیں کر دے صالح لوک ہزاراں
 شاہزادہ پھر چالیو نے روندے یار چوہیرے
 صاعد نے اوہ جا لہایا اوے اپنے ڈیرے

خدمت گار غلام بیچارے منہ سکا تر دیدے
 رونق رنگ ہو یا متغیر آئے درد رسیدے
 وانگ یتیمیں جا کھلوتے عاصم دی درگا ہے
 بیٹھا شاہ مصلے اتے کروا یاد والا ہے
 صاعد نے شاہزادے والا سارا حال سنایا
 عاصم شاہ سن اٹھ کھلوتا جھب بیٹے ول آیا
 شاہزادے دے سینے اتے عاصم تے ہتھ دھریا
 تھوڑی جان جسے وچہ باقی جاتوس اے نہ مریا
 کون نہیں پھر رووے اوتھے عاصم شاہ جد رویا
 مجلس اندر شور ککارا وودھ حسابوں ہو یا !
 ماسی پھوپھی بھیناں مایاں کنھا ہو یا قبیلہ
 روون باباں ٹک ٹک کھاؤں تک تک مندا حیلہ
 لکھ ہزار دتے سر صدقے ہوون رو بلائیں !
 آکھ محمد آنھیں گلیں کیونکر نکلن قضائیں
 شاہزادے نوں خبر نہ کوئی سر تے ہون سیاپے
 عاصم شاہ حکیم سدائے کیویں مرض سیہاپے
 عالم اتے طبیب نجومی رلی کول بہائے
 شاہزادے دا حال سناؤ عاصم شاہ فرمائے
 اس دے راس ستارے اتے کیسی گردش آئی
 کی کجھ پوجا لگدی جس تھیں ایہ نحوست جانی
 کرن طبیب حکیم تمیزاں ویکھن نبض قرورا
 اربع عناصر وچہ نہ گھانا وسدا لیکھا پورا

گرمی سردی بادی خشکی نہیں بخار لہو وا
 ہو کوئی ایہ داناں و گیا کرناں اللہ ہو وا
 پڑھ پڑھ سورۃ جن منزل عالم بھی دم پاؤں
 گٹ تعویذ نبھن گل ڈولے بتیاں کول دھو کھاؤں
 بھر بھر دارے بٹے سارے دور نہ ہو یا سایا
 اس سائے کئی لوک نائے عشقے سایہ پایا
 مشر برہمن پنڈت پھولن شاستراں تے پو تھی
 آکھ محمد عشق کچھری سبھناں دی گل جھو تھی
 آئی وار نجومی والے تکے راس ستارے
 طالع اندر نظری آئے ظالم روگ ہتیارے
 کردا عرض نجومی شاہا ہو رہیں ڈر کوئی
 پرواہ ساعت عشقے والی آن برابر ہوئی !
 اگے اوہ گل سفرے والی جیہڑی اساں وسالی
 ایہ نشانی پہلی اس دی علدی ناں ہن ثانی
 لمیں اے حیاتی اس دی موتوں ڈرو نہ ذرہ
 پرہن راج کماناں مشکل کرسی سفر مقررہ
 ترے راتیں تے ترے دہاڑے اونویں رہیا شہزادہ
 اکو ساہ کھڑا کے لگا ناں کبجہ کمی زیادہ !
 حالت ویکھ شہزادے والی ہر اک نوں غم دہاوے
 دانشمند علاج دسان جے کجھ منہ در آوے
 کر کے تمھکے جتن ہزاراں ہوش نہیں اس پھر دی
 ریت سکی دی کندھ اسارن ہتھوں جاندی گردی

عاشق وا جو وار دے باجھ ملاپ بجن دے
 اوہ سیاناں جان ایاناں روگ نہ جانے من دے
 مندے من دے روگ محمد مندے نہیں دوواں
 بید ہووے جے دلبر تائیں بیدن کھول سناواں
 چوتھا روز ہویا تاں صاعد دور کیتے سبھ دردی
 کہیوس راتیں خواب ڈٹھی میں چنگی خیر خبر دی
 اک دو گلاں نال شہزادے کرن دیو کھال اوہلے
 پچی خواب کرے رب میری مت ایہ اکھیں کھولے
 دور ہو یا سبھ کوئی اوتھوں اک نہ رہیا نیڑے
 صاعد بہہ سرمانے اس ولے اک کہانی چھیڑے
 عاشق تے معشوق کوئی سن سوہنے مرد زبانی
 درد فراق انہاں دے والی کردا گل وہانی !
 جے میں بھی اس گل ول جاواں ایہہ قصہ چھٹ جاندا
 شالا توڑ چڑھے فرمائش جاندار وقت و ہاندا !
 درد فراق انہاں دے والی جاں پڑھ آیا پئی !
 جاں پھر گل ملن دی آئی شاہزادے اکھ پئی
 موہوں بول کہے صاعد نوں پھر ایہ گل سنائیں
 صاعد ہور کہانی کردا اول آخر تائیں
 عاشق تے معشوق ملن دی جس ولے گل آوے
 شاہزادہ دل تازہ ہو سکے پھر اونویں فرماوے
 صاعد نے ست داری مڑ مڑ تک کے طبع سکھاندی
 عاشق تے معشوق ملن دی نویں گل آندی

خوش آواز زبان ریلی بہتا علم دانائی
 انخفش وانگ بیان کریندا اثر اندر وچہ دھانی
 ہک حکایت اثرے والی کہنے والا داناں !
 ختم انداز ہتھوں جد چلے مارے تیر نشاں
 صاعد دے دل درد بجن دا گل کرے دل لا کے
 شاہزادے نوں چنگی لگی آکھے پھیر بولا کے
 کہے شاہزادہ صاعد تائیں توں بھنجال غماں دا
 مڑا یہ گل سنا اے تھیں میں ول ہوندا جاندا
 کیتی وار کہانی کیتی تاں اس سرت سنبھالی
 گلاں کرن لگا اٹھ بیٹھا ہوئی ذرہ خوشحالی !
 دل وہیا تاں صاعد کہیا قسم تینوں اس رب دی
 جس نے خلقت پیدا کیتی روزی لائی سبھ دی
 بھیت دے داد سیں مینوں غم تیرے تھیں سڑدا
 جس نوں یار بنائیے آپوں پھر اس تھیں کی پڑدا
 سیف ملو کے کہیا میں تینوں بیدن کھول سناندا
 پر جے ہور کسے دے اگے ہرگز کریں نہ واندہ
 صاعد کہیا سن شاہزادے کی طاقت میں بندے
 بھیت شاہاں دا جو کوئی پھولے حال ہوون اس مندے
 کہے شاہزادہ حال حقیقت سن صاعد دل جانی !
 باپ میرے جو تحفہ گھلیا شاہ مہرے سلیمانی
 راتیں جاگ لدھی اٹھ ڈٹھی تیر کھجے لگا !
 جھگا پاڑ ڈھٹھا کھا گردی بھل گیا اوہرگا

ہک صورت دی مورت اوتھے لکھی نظری آئی
 حکمت پاک خداوند والی کر کے نقش سہائی
 آدم دی کی قدرت سرجے ایسے روپ نیارے
 قدرت دے جتھ نال بنائی خالق اپن اپارے
 جگر کباب کرے تاب اس دا عقل دماغوں سڑدا
 ہک ہک وال اس مورت والا سو سو دل کھس کھڑدا
 مائل کر دی شکل شامل گھائل کرے جواماں
 زینت زیب شہانہ سارا دے روپ زماناں
 ویکھن سات ہویا دل بریاں لگا داغ کیجے
 لوں لوں لب بے سڑاٹھے ماس ہڈی رت بھیجے
 دوجی صورت ہے مردانویں اس دے کول برابر
 اوہ ہنوار میرے دی مورت کیتی آن بے شرمی
 کہے شاہزادہ صاعد تائیں توں بھی تک اوہ موت
 مت مورت دی صورت لبھے کر بھائی کوئی صورت
 جاں جاں اس مورت دی صورت مینوں نظر آوے
 صاعد بھائی صبر نہ دل وچہ مرساں ایسے ہاوے
 صاعد کہیا باپ تیرے نوں دساں ایہہ کہانی
 اس نوں مت ہووے کجھ معلم دے پتہ نشانی
 سیف ملوک کہیا میں تینوں ورتی گل سنائی
 جے کجھ عقل تیرے وچہ آوے کرتوں اگوں بھائی
 بھائی باپ میرے نوں دسیں بھانویں ہور کسے نوں
 کر تدبیر وزیر اجیہی صورت دے میوں

صاعد نے شاہزادے والی سمجھ حقیقت ساری
 شربت اک بنایا جیہڑا آبا اس دی کاری
 شربت دے شاہزادے تائیں آپ گیا دربارے
 عاصم شاہ اگے اس جا کے حال سنائے سارے
 عاصم نوں سن گل عشق دی بہت لگی غمنا کی
 آپوں پیر کوہاڑی ماری کیتی آپ چالاکی !
 کر افسوس کہے میں آپوں کیتی بہت نادانی
 کاہنوں شاہزادے دل بھیجے اوہ تحفے سلیمانی
 نبی سلیمان باپ میرے نوں دتے ایہ شاہ مہرے
 اس بھی اگوں تحفے بھیجے کیتے ورتن دوہرے
 ہن اوہ دوائے گئے جہانوں کون نشانی دے
 کس دی دھی جدھی اوہ مورت کسی ولایت دے
 عاصم شاہ سن ایہ قضیہ بہت ہویا درماندہ
 ہتھیں اک لگائی گھرنوں مٹھا میں کرماں دا
 فکر اندیشے صبر بھلایا و سرگیاں تدبیراں
 ڈبدا عقل اندیشے اندر جیوں لوہا وچہ نیراں
 کشتی ہوش ملاح عقل دی گھمن گھیر فکر دے
 بھجن و ہنہ صلاحاں والے پے گرداب نہ تر دے
 ناں کجھ آوے جاوے چارہ وانگ بیٹھا دلییراں
 عاصم شاہ دی ویکھ حیرانی کیتی عرض وزیراں
 شاہا شالا دم دم ہوون تیرے بھاگ سوائے
 مولی باغ خوشی دے تائیں صر صر واء نہ لائے

دولت تے اقبال شہاں دے دن دن ہون زیادے
 ستیاں چر نہ لگے شالا سیف ملوک شہزادے
 یا قبلہ غمناک نہ ہوویں رکھ اللہ دی ڈھیری !
 بیٹے پاس چلو اٹھ آپوں اس نوں دیہو دلیری
 ایہ کہو شاہزادے تائیں چتا پختہ نہ بالے !
 سڑدا عقل فکر تے دانش بھانبر چتا والے
 یار تینوں رب پاک ملاں جے تددھ قسمت ہوئی
 حیلہ وس میرا جو لکسی فرق نہ رکھساں کوئی !
 بھیجاں دانشمند وزیراں ہور مصور دانے
 عالم پھر کے صورت ڈھونڈن ہر شہریں ہر خانے
 اس صورت دی حال حقیقت جس جاؤں ہتھ آسی
 حاضر آن کرن گے ہتھے تاں تیرا غم جاسی !
 ایہ صلاح وزیراں دتی شاہ لگی دل بھلی !
 بیٹے نوں جاوے دلیری بچہ رکھ تسلی !
 کوشش بے شماری کرساں گھلاں فوج چوہیرا !
 مت مورت دی صورت لیجھے ہووے مطلب تیرا
 پرتوں اپنا آپ سنبھالیں ہوش رکھیں وچہ جانی
 کد شاہزادے ناٹھ دیندے جے ناؤں پوے سودائی
 سیف ملوک کہے سن بابل قسم مینوں اس رب دی
 ہوش عقل جیو جان نہ رہسی جے صورت نہیں لبھدی
 دھڑکے جان میری وچہ جسے تکے ساعت گھڑیاں
 عاصم حال بیٹے دا تک کے ہنجوں جھولی جھڑیاں !

اوہ رخسارے ار غوانی ہوئے کیسر پیلے
 نمودں جہاں بیماری مارے نرگس نمین رنگیلے
 دھوڑاں پے سکایا خشکی سنبھل ہریاں والاں !
 بدر منیر آبا جو چہرہ دے مثل ہلا لاں !
 حالوں پیابے حال شہزادہ باغ حسن کملايا
 اجڑ گئی بہار پھلاں دی پیتاں رنگ وٹایا
 لتھے پئے بوہٹے چھاپاں کنگن پونچھی والے
 کفنی توڑے تاج اتارے زیور شاہاں والے
 عام شاہ تک حال پتر دا اک لگی بھڑکارے
 اتھرواں نے ساون لایا ٹھنڈیاں آہیں مارے
 بیٹے نوں لے جھولی بیٹھا گھٹ گھٹ سینے لائی !
 آکھے سن فرزنداتوں ہیں اکھیں دی روشنائی
 عمر گئی غمنا کی اندر کر کر رب دی سیوا
 آئی باغ بہار خوشی دی لدھوں مٹھا میوہ
 کیسی واء غضب دی جھلی ڈالی میوے والی
 دھرتی نال پٹاک گوانی آئی خستہ حالی !
 دوہاں جہاناں اندر آہی تیری خوشی گھنیری
 تک تک منہ تیرا میں جیواں سکھ حیاتی میری
 تینوں کی ہويا فرزند داغ لگائی جانی !
 سدا بہار گلاب حسن دا تیری نویں جوانی
 کس ڈائن نے ڈچھ لگایا یا کس نظر لگائی !
 دے جہان دعائیں تینوں پھڑیوں کس بدعائی

اے سودانی بیٹا میرا ناں کر بے قراری
 آپ بھی سڑوا میں بھی ساڑیں چھڈ اس کچی کاری
 ناں مذہد کیتا ظلم کسے تے ناں کوئی تینوں یاد نہ رہیاں بانکاں
 ایسا غم نہ ڈٹھا ہوسی اگلیاں غمناکیاں
 دشمن تیرے طعنے دیسن کر سن بہت ملامت
 دوزخ سینے میرے تپسی جہاں ہوگ قیامت
 ناں کوئی صورت والا ملایا یاری کسے نہ لائی !
 کہہ توں کس دے کچھے بیٹا اپنی آب گوانی
 بیٹھ نچلا کر خوشحالی چھڈا یہ جھورا من دا !
 ٹھنڈا لوہا کتیاں بیٹا کوئی ہتھیار نہ بن دا !
 کر کجھ صبر تحمل بیٹا چھڈا یہ کھہڑا کیوں !
 خبر نہیں کوئی صورت ہوسی یا اہ مورت اینویں !
 لگا روگ اولہ تینوں دارو مال نہ جاندا
 نالے دل تیرے نوں کھا دوس جگر میرا بھی کھاندا
 لا امید نہ ہسٹر جائیں کرن وئیں کوئی چارا !
 مت رب پاک سب بنائے میلے یار پیارا
 نا امیدی وچہ امیدیاں رکھیں آس کرم دی
 یہ مجلس داناواں والی لوڑ کریں اس کم دی !
 دولت مال نہ سٹیں بیٹا ہوئیں نہ ایویں بیدل
 دولت والے نوں گھر اندر مطلب ہوندے حاصل
 دنیاوی ہر مشکل تائیں دولت کرے آسانی !
 ڈاہڈے قفل اتارے اہ بھی کنجی ہے رحمانی !

دولت تھیں مکھ موڑ نہ بیٹا چھوڑ نہیں ایہ شاہی
دن دن لوڑکراں گائیں بھی دیگ مراد الہی
صبر کریں تاں اجر ملے گا آئی خبر کتابوں
صبر اوتارے قفل محمد ہر ہر مشکل بابوں



جواب سیف الملوک باپدر

سیف ملوک جواب بیونوں دیندا نال حلیمی
سن بابل سلطان ملک داتوں ہیں عاد قدیمی
جے کوئی شاہ زمیں دے اکثر تیرے کول اسلامی
تاجاں تختاں والے تیری کر دے آن غلامی !
در تیرا ہے جدے لائق قبلے وانگن مینوں
تیری جان حیاتی میری چر رکھے رب تینوں !
شالا سر میرے پر وائےم رہے تساڈا سیلا
تیرے کچھے جیون نالوں مرناں بہتر آیا
جے کجھ تساں نصیحت دتی بھلی میرے حق ساری
پھٹ میرے تے پئی بدھی مرہم لائیو کاری
پر کجھ وس نہ میرے بابل کی کراں منہ کالا
ہوندے قابو کد کوئی چھڈ وا دانش عقل سنبھالا
جے لکھ عقل تمیزاں کریئے اوڑک ہونی ہوناں
ہس دیاں کھیڈ دیاں کس بھاوے بیٹھ غماں وچہ روناں
قید کیتا دل میرا مورت پاکے سخت زنجیراں
ایہو قسمت سی تقدیروں کریئے کی تدبیراں
ہن ایہ قید نہ میں تھیں چھڈی ناں ایہ بھارا اترا
وس نہیں کجھ چلدا بابل چھڈ خیال پتر وا
میں ہن ہو چکا سودائی جانی تھیں ہتھ دھوتے
گھر درنوں ہن چھڈیا لوڑاں چایا پٹھی موتے
اندر عشق جلاندا جیوں کر آتش سکیاں پتاں

مت نہیں دل میرا مندا مت ہن دیہو متاں
تسیں کراہو توبہ عشقوں دے دے سکھاں متیں
دل میرا نہیں توبہ کردا کہے اگیرے وتیں !
جاں جاں اس مورت دی صورت مینوں نہ ہتھ لگے
ناں میں شاہی تحت سنبھالاں ناں کوئی ہو اس رگے
میرے تھیں ہتھ دھتوں بابل میں اج خاص دیوانہ
جے صورت ہتھ آئی تاں پھر کرساں راج شہانہ
سن عذاب جواب پتر دا عاصم شاہ دل ڈریا !
ہو حیران بیچا متفکر زانوں تے سر دھریا
اندر راگ اندیشے والی بل بل دے الہے
باہر ہنجوں مینہ وساوے سرد آہیں تھیں کنبے
ہائے افسوس میں آپوں بھانیر پا کے تیل مچایا !
کسے وزیر صلاح نہ دتی جاں تقصیر لے چایا
آپوں ٹھوکر لائی شیشے بھجہ ہو یا ہن ٹکڑے
کیونکر پانچ لگی ہن ثابت جے سولائے اوکڑے

درمہلت خواستیں پرو باز گفتن کیفیت بدست آمدن مورت

سڑے نصیب اساڈے بیٹا دوس نہیں کجھ تینوں !
لوڑکراں ہن صورت والی مہتل دیہ کجھ مینوں
کرساں لشکر فوج وزیراں ہر ہر ملک روانے
ڈھونڈن گے اس صورت تائیں گھر گھر بادشاہانے
جتھے سوئی صورت ہوئی کرسن نقش مصور
مت کوئی اس دی مورت لبھے آوے مدھ تصور
میں جاتا کجھ ایویں کیویں ہوگ خیال شہزادے
متیں لگ وسار چھڈیگا جاں دن ہوئے زیادے
پرہن خوب طرح کر سمجھے گنڈھ پئی ایہ پکی !
دی خبر نجومی والی ساری اکھیں تکی !
جیویں کہیا اس نے اگے سارا ہویا تیویں
ایہ بھی اونویں ہوون لگا کہیا نجومی جیویں
گلیں ول نہیں مدھ ہوناں ناں صبر کر بہناں
کاہنوں بھیت چھپانواں تیں تھیں لازم ہے ہن کہناں
ایہ شاہ مہرے صورت والے جیون ہتھ لگے سانوں
اوہ حقیقت ساری بیٹا دساں کھول زبانوں
باپ میرا سلطان ملک دا شاہ صفوان بہادر
اک دن خوشاں اندر بیٹھا بیٹھے کول اکابر

چھل پنہا تک شکل انہاندی بہت دراون والے
 باپ میرے دل ہو سلامی چم زمین ادب دی
 کہن نصیب تساڈا ہووے شاہی عجم عرب دی
 بعد دعائیں تھیں پھر کہندے عرض احوال تمامی
 بھیجے شاہ سلیمان پیغمبر آئے اسی سلامی
 مدھ کارن اس تحفے بھیجے اے صفوان بہادر
 ایہ تک اسیں لیائے بچہ آن کیتو نے حاضر !
 شاہے حکم داتاں بچہ ڈٹھا کھول وزیراں
 کپڑ تھان عجائب نکلے نالے ایہ تصویراں
 مجلس چپ لگی تک تحفہ بہت عجائب چیزاں
 کجھ بیان نہ آوے کسے کر رہے تمیزاں !
 ایہ جامے شاہ مہرے ڈٹھے جاں حضرت صفوانے
 کہن لگا ایہ کسب جہاندے دھن اوہ کسی دانے
 شاہ مہرے نورانی تک کے آئی شاہ حیرانی
 جہاں پریاں تحفہ آندا چکھدا انہاں نشانی
 ایہ شاہ مہرے صورت زہرے وسو کتھوں آئی
 کس کس صورت دی ہے موت کس استاد بنائی
 ایسی صورت دھرتی اتے سبھی نہیں اسانوں
 نبی سلیمان وسو یارو آندی کس جہانوں
 سبھ حقیقت دی اونہاں اک دن شاہ سلیمان
 بیٹھا مجلس خوب سہا کے رونق گہماں گہماں
 جو کجھ تابع اس دی اندر آدم جن حیواناں !

ہر قوم دے افسر حاضر مجلس بھری دیواناں !
 بیٹھے پڑھدے سن دی قصہ مہتر یوسف والا
 سن سن حسن اوہدے دیاں گلاں کہندا شاہ اجالا
 مہتر یوسف جیسی صورت اندر جن انساناں
 ہو کوئی بھی ہو یارو پکھدا شاہ دیواناں
 سمجھناں عرض گزاری حضرت کدہوی کوئی ایسا
 اگے کوئی نہ ہویا سوہنا مہتر یوسف جیسا
 بک پری سی نام عجاز وائشمنڈ اکابر !
 سمجھناں علماں اندر عالم سبھ بنراں وچہ نادر
 کسباں علماں عقلاں ولوں ثانی اس واناہا
 اس نے عرض نبی ول کیتی سن توں شاہنشاہا
 جوز بور داؤد نبی دی میں پڑھیا اس اندر
 نسل تیری تھیں لڑکی ہوئی روشن وانگوں چندر
 سوہنے نقش تے حسن بیدا خوبی بہت لطافت
 رنگ نورانی انگ سہیلے حساب ملاحت
 مہتر یوسف نال برابر ہوئی حسن اداؤں !
 جے کچھ لکھیا اوہو ہوئی ناہیں جھوٹھ خداؤں !
 روپ انوپ اوہدے دیاں گلاں ماکاں اندر جا سن
 سارے سوہنے اوس وقت دے اس دریں نواسن !
 سچ کلام الہی اندر ہوئی یوسف ثانی !
 نام بدیع الجمال کہاسی قسموں پری زنانی !
 ہوگ بیٹی شاہپال شاہے دی اوہ شاہرخ دا بیٹا

نبی سلیمان نوں عجائز دسیا تاناں پیٹا
 ایہ جو دیس تساڈا حضرت شارستان سنہری
 اس وچہ باغ ارم ہک ایسی اوس مکان کچھری
 جو بن اس دے دی دھم پیسی آدم تیک زیادہ
 آدمیاں دی قومے وچوں سیف ملوک شہزادہ
 شکل اوہدی دا عاشق ہو کے دیس وطن چھڈ جائیں
 گاہ کوف سمندر باریں جا ملسی اس تائیں !
 سیف ملوک عاصم دا بیٹا عاصم پت صفوانے
 تحت مصر دے والی ہوسن ہر اک شاہ زمانے
 قدرت صفت خداوند والی جاں ایہ سنی پیغمبر
 کہندا اوس عجائز تائیں توں ہیں بہت اکابر

حسن بدیع الجمال پری دانا لے روپ شہزادے
 جامے تے کر نقش دسالیں راضی ہوواں زیادے
 ہو بہو اتاریں مورت جیوں جیوں شکل انہادی
 والے جتنا فرق نہ آوے دیہی وچہ دوہاں دی !
 بیٹھ عجائز کر بسم اللہ پکڑی قلم ہنر دی !
 خاصہ رکھ دھیان عقل دا کر کے لوڑا اندر دی !
 جو جو صفت کتابوں دھنھی ہر نقشوں ہر والوں
 ہو بہو اتاریں مورت فرق نہ صورت نالوں
 جاں اس نبی سلیمان اگے ایہ شاہ مہری تارے
 ویکھ ہويا حیران پیغمبر صورت اپن اپارے !

مہرے تک مہریں آیا کہیوں صورت گرنوں
 شابش آفریں ہزاراں تیری عقل ہنر نوں
 قاضی تے امراء بنایوں پریاں وچہ عجاز
 حکم اوہدا سبھ سر پر منن موڑن کسے نہ جائز
 اس ویلے ایہ تختے دے کے کیتوں اسیں روانے
 شکر کیتا جے آن بچائے تیرے دولت خانے
 باپ میرے بھی تختے بہتے جو کیاب نہ لبھدے
 گلے نبی سلیمان تائیں ہتھ انہاں دے جھبھدے
 شاہ صفوانے نال محبت سا نبھی رکھے دونویں
 اس تھیں کچھ مینوں لبھے میں بھی رکھے اونویں
 ایہ میراث پیو دی آہی مینوں بہت پیاری
 اس ویلے کوئی اس تھیں چنگی ناہیں چیز نیاری
 دنیا اتے تیرے جیہا ناہا کوئی پیارا !
 تاں ایہ تختے تینوں گلے ہتھیں کیتا کارا !
 اپنے بھانے کر بخشیشاں کیتی خوشی زیادہ
 اوس خوشی دی جائے ہویا درواں در کشادہ
 جے میں جاناں ایس خوشی دے بنسن غم ہزاراں
 ایہ شاہ مہرے وچہ سمندر ڈوباں سنے پٹاراں
 ہن کجھ وں نہ میرا تیرا ہو گیا جس ہوناں
 پتر باپ دوہاں نوں بیٹا بھا پیانت روناں
 اوہ دوئے شاہ گئے جہانوں تاں کم مشکل آیا
 سیف ملوک اگے ایہ قصہ عاصم شاہ سنایا

ایہ حقیقت سن شاہزادہ کروا شکر بیچارا !
اسے دنیا اتے وسدا کدھرے یار پیارا
ویسی بدیسی پھر وار ہماں جاں تک ہوگ حیاقی
مت سب بناسی مولی لہھی دست کھڑاتی
اس گلوں کجھ ہوئی تسلی نالے عام شاہے
فوجاں کدھ تیاری کیتی دتا حکم سپاہے
ست ہزار جوان بہادر جنگی لاث مرپے
وہپا کھاء جنہاں دانسن خوبی ہاتھی پیلے
تھکن نہیں لڑائی کر دے دم دم ہون سوائے
حملہ ویکھ اونہاں دا باروں شیر بہنس جائے
سبھ قواعد جنگ کرن دے جانن ہر ہتھیاروں
زرہ خود فولادی لادن لا ہون ڈر تلواروں
کر کر بھیڑ لڑائیاں اگے آہی انہاں دلیری !
سن کے خبر لڑائی والی کر دے خوشی ودھیری
موتوں خوف نہ کھاون ذرہ بہت دلیر دلاں دے
وچ میدان لڑائی والے پاؤں سیر ہو جانڈے
نیزہ پھیرن دشمن گھبرن دھڑتوں سیس ادھیڑن
دشمن کون فلک دے ہندو ٹوپی سرتوں گیرن
ایسے مرد زور آور چن کے کیتے چاء روانے !
مانی تے ارژنگ برابر ہور مصور دانے !
لکھ دتے کر عہد اونہاں نوں ملک معاش جگیراں
دیاں جیکر آؤ مطلب خوشی ہووے دلگیراں !

ہر طرف روانہ کیتے کہیا ذرا نہ سگلو
 خرچ کرو کھڑمال خزانے ہور گھلاں جو منگو
 ہر ہر ملک آدم دے اندر ویکھ آؤ سبھ شہراں
 جس جائے کوئی سوہنا ہووے وچہ حسن دیاں لہراں
 جے کوئی ہووے شاہزادی سوہنی ہرگز نظر نہ آوے
 صورت اس دی لکھو ساری جیوں محرم دس پاوے
 جو مشہور ہووے وچہ شہراں آفت حسن اداؤں
 فتنہ دوز جگت دے ظالم چیت کھڑے ہر داؤں
 عشوے ناز فریب زمانے کر کے جیو بھلائے
 ٹور لنگدی اکھ مفلدی گلیں دل پر چائے
 ایسی صورت دی جس پاسے دس پوے اس لوڑو
 کنیں سن کے اکھیں تک کے مورت لکھو نہ چھوڑو
 جے کوئی خبر پری دی آنے یا اس باغ ارم دی
 دس اوٹھ سونے دے بھر دیواں ٹور نہ رہسن درم دی !
 کرساں خاص وزیراں وچوں خلعت سرتے دھرساں
 ہور ولایت منگے جیہڑی دیساں عذر نہ کرساں
 لشکریاں دل تازہ ہویا عہد لکھائے شاہی
 زردا طمع برا اس اتے دیون سر سپاہی
 رخصت ہوئی امیراں تائیں ملکو ملکی چلے
 کوئی مدینہ پا کے کوئی حضرت کے گھلے
 کوئی عدن نوں کوئی عرب نوں کوئی روم کوئی شامے
 بعضے اسکندریہ جا ٹورن بعضے یمن مقامے

بعضے ہند جنوبی پھروے وہلی شہرنا دوناں
 کہناں وچہ پنجاب زمین دے سبھنیں شہریں بھوناں
 کوئی مشرق کوئی مغرب دگھن کوئی گھٹ شالی !
 کوئی کشمیرے لوڑے کوئی کنڈھی جموں والی !
 کوئی جزیرے ٹاپو لوڑن کوئی بتیاں لدا کھاں
 سمر قند سے چند ایسے ٹور رہے کی آکھاں !
 ہک محیط سوا حل بھالن ہک قلزم افرنجے
 ہک تا تارہک گئے عراقے ہک مبارک گنجے
 ہک کابل قندھار خراساں ہک ہرات بخارے
 ہک لندن ہک قیر فرنگے ہک گئے زنگبارے
 کجھ رو سے کجھ چین مچھنے کجھ آئے ترکاں نوں
 کوئی نقش چگل دے تگن کجھ لوڑن کنعانوں
 خوار زم شیراز مصلے غزنی غور تے لارے
 جام بھنبور تے بابل تیر زماؤراء النہر کنارے
 کوئی بروع ایجاز ڈھونڈ یندے کوئی گئے سن مے نوں
 طے کیتی سبھ دھرتی اونہاں کئی ٹور یندے طے نوں
 ہک بغداد جیلان مبارک ہو کے شہاد سدمائے
 واہ محمد بھاگ انہاندے جو اس پاسے آئے
 ڈھونڈ تگے ہر دیس ولایت شہراں تائیں پنیاں
 بدیع الجمال تے باغ ارم کدھروں نام نہ سیناں
 نام بدیع الجمال پری دا عربی رسے والا !
 ہندی بتیاں وچہ نہ میوے کیتا بہت سمجھالا !

تاں بدیع جمال بنایا فارسیاں دے ڈولے
 اوہ بھی بعضے بیت تروڑے جے کوئی پردہ پھولے
 دوتن نام پری دے رکھاں سمجھو ہر سیاناں
 جتھے جاء بلانے والی اکثر نام بولاناں
 کدھرے عجب جمال کہاں گا کدھرے شاہ پری کر
 نانوں بے نانوں والا بکو سمجھو گل کھری کر !
 عاصم شاہ دے بھیجے بندے لوڑ تھکے ہر جانی !
 عجب جمال تے باغ ارم دی کسے نہیں دس پانی
 برس وہاں دے کر کر دھاوے پھیر مصرنوں آئے !
 چار ہلکے شاہزادے والے صورت نقش بنائے
 کر تصویراں بامدیراں آن امیراں دھریاں
 ہک تھیں ہک چڑھیندی صورت وانگن حوراں پریاں
 جے شاہزادے دے من بھاون تاں تعریف بناواں
 کاہنوں انہاں وزیراں وانگر میں بھی قلم گھساواں
 توڑے ہوون سونا موتی جے دلبر نہیں تکے
 موتی روڑ دس بھس سوناں کہیا مردے پکے
 عاصم شاہ کہے سبھ یاراں بھیت نہ دسو کائی
 مت نامید ہو کے شہزادہ بنے شتاب سودائی
 شاہزادے پر سمجھ لیا سی اس تھیں کون چھپائے
 شاہ پری تے باغ ارم دی ناہیں خبر لیاے
 جے کرکول انہاندے ہوندی خبر کوئی دلبر دی !
 شاہزادہ خوشبوئیوں لہدا جیوں یعقوب مصر دی

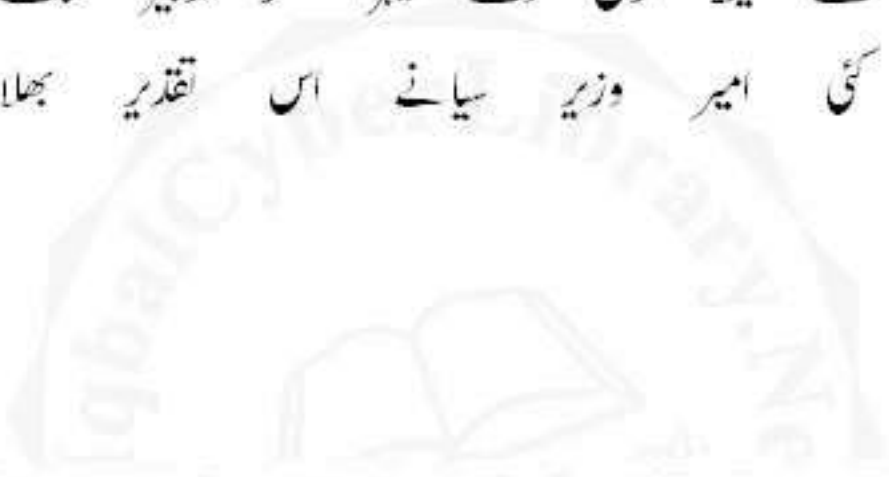
خبر ہوئی شاہزادے تائیں سبھی بھیجے مر آئے
 باغ ارم تے بدیع جمالوں ناں کوئی پتہ لیائے
 پاڑ پوشاک سٹی شاہزادے ہنجوں تیر چلاوے
 ہو بیہوش سودیاں وانگر راگ غماں دے گاوے
 پیا ہنیر غبار جہاناں یار نہیں ہتھ چڑھیا !
 لمیں رات وچھوڑے والی جیو غضب نوں پھڑیا
 کس سنگ پھولاں دکھ سخن دے سول ہڈاں وچہ وڑیا
 دل وچہ یار محمد کاہنوں اوراں پچھاں اڑیا
 جے کر بدیع جمال میرے تھیں منگ گھلے دل جانی
 دل تے جان کراں نزرانہ دھڑ ہووے قربانی !
 جے اج اس دے باغ ارم دی واؤ اس پاسے وگے
 اوے دم دم چھوڑ دیہی نوں مگر واؤ دے لگے
 ناں دل دس نہ دس سخن دی جھس لیا اس اگے
 تابنگ بری جیوں سانگ کیجے ناگک نہیں ہتھ لگے
 درواں مار نماں کیتا کوچ وانگر کر لاند !
 پٹ پٹ سداوال سرے دے مول نہیں شرمندا
 خبر ہوئی جد باپ پیارے بیٹے دے احوالوں
 عاصم نوں غم لگا بہتا سیف ملوکے نالوں !
 جے کوئی شاہ ماکاں دا ہووے مایہ دولت والا
 اس گھرا کو ہووے بیٹا سوہناں روپ نرالا
 اس نوں مرض لگے کوئی بھاری لا دو اعلاجوں
 اجن چیت نئے ہو جھلا ملکوں دیسوں راجوں

بڈھا ہووے باپ نماں اوہ جوان رنگیلا
تاں پھر باپ شوہدے دا یارو کی کجھ ہوندا حیلہ !
رو رو عاصم شاہ پکارے غم دے لشکر بھارے
میرے تے نت چڑھ چڑھ آون اک تھیں اک نیارے
جس دن گھر اولاد نہ آہی پیساں در دوہوناں
جاں اولاد دلہی غم مینوں دنیا آیا دوناں !
ہن بیٹے دی ویکھ مصیبت لگا برا اندیشہ
فرزنداں دے پھٹ نہ مولن دن دن پوند ایشہ
غور واسے کر کر تھکا عاصم شاہ بہتیرے
بیٹے دا خفقان نہ جاندا دم دم ہوئے اگیرے
اوڑک عاصم شاہ پترنوں اپنے کول منگاندا
پند نصیحت حال حقیقت اچھی طرح سناندا

دریاں پسند دادن شاہ عاصم فرزند خود را بر دل نہاؤن او

کہندا اے فرزند پیارے توں جگر دا پیرا !
تینوں سیک جے لگے رتی مڑے کلیجہ میرا
ست ہزار امراء سپاہی پھر آئے سبھ عالم
جو جو وسیوں آدمیاں دی ویکھ مڑے رب معلم
نہ کوئی خبر پری دی لہجی نال اس باغ ارم دی
چار بک سے ہور لکھ لیائے مورت کڑی ختم دی
سبھ اوہ بادشاہاں دیاں دھیاں بک تھیں بک چڑھیندی
اوسے نال واہاں تینوں جیہڑی کریں پسندی
تخت ولایت فوج خزانے سبھ کجھ دیواں تینوں
آپوں بیٹھ رہاں وچہ گوٹ بھلی فقیری مینوں !
مولی پاک بنایا مینوں چونہ تختاں دا سائیں
کئی شہزادے چا کر میرے سبھ بخشاں مدھ تائیں
آپوں پکڑ فقیری دعوے بیٹھا کراں عبادت
دیاں دعائیں سر تیرے نوں دولت عمر زیادت
شاہزادے سن گل پو دی رو رو آہ چلائی
کہندا بابل توں بھی مینوں لدھا کھرا سودائی
دولت دنیا دس دس ٹھکیں اندر پاڑ نہ تکدا
گھر درخت ولایت کیہڑا سوکھا ہے چھڈ سکدا !
تخت ولایت کارن شاہاں کیجے کیڈ کشالے
شاہنامے سکندر نامے ویکھ لڑائیاں والے
اندر باہر عشقے روحا وسدا نہیں تسناؤں

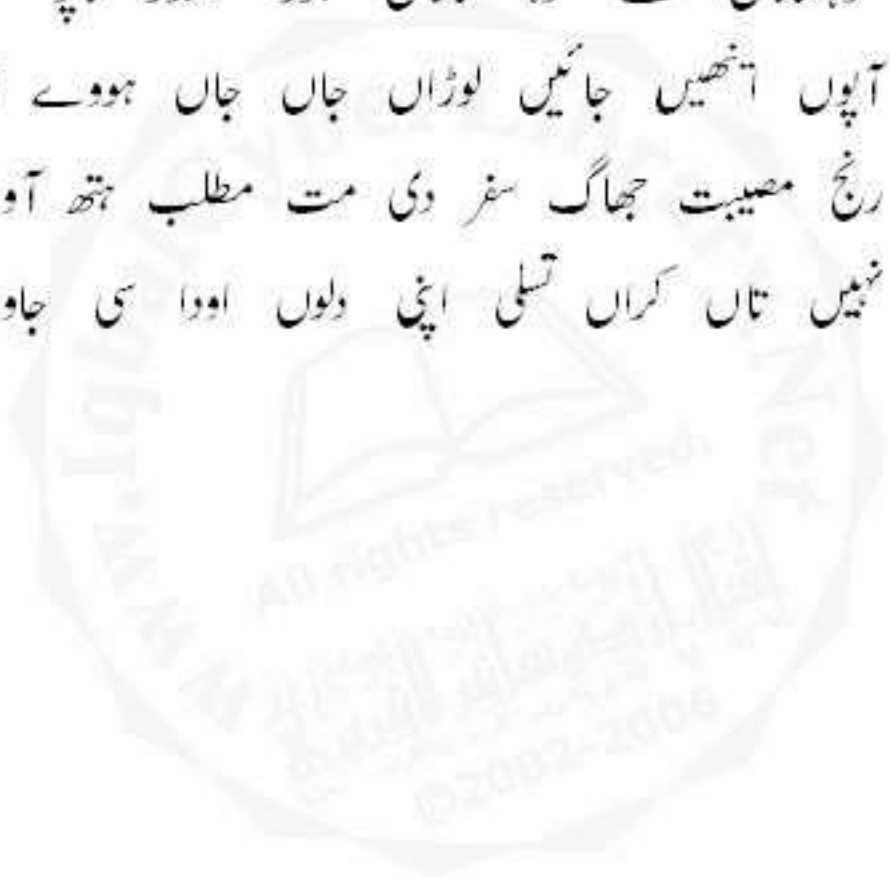
مال خزانے کیکر بھاون اک گیا جیو جانوں !
ماں میں جھاناں میں کملا سبھ کچھ سمجھاں جاناں
پر کچھ دوس نہ میں پر بابل ہو یارب دا بھاناں
لکھے لیکھ ازل دے کیہڑا کر تدبیر مٹائے !
کئی امیر وزیر سیانے اس تقدیر بھائے



جواب دادن شاہزادہ مرید خود را

کیوں تو تہمت دیویں بابل جان نادان ایاناں
جے کوئی لیکھ اول دے میٹے مردی اس دی جاناں
پھیر شہزادہ ہویا چو پیتا خونی ہنجوں ٹریاں
اندر چھریاں کپن دل نوں مارے آہیں بریاں
مارا وساس کہے ہن کچرک رکھاں ڈھک غبارے
دل کہندا میں کاہلا ہویا کڈھ ایہ دھواں دھارے
عاصم شاہ کہے سن بیٹا کی ہن خواہش تیری !
فوجاں لشکر سبھ کجھ حاضر مایاں گھنی گھنیری !
مال ملک ہور جے کجھ منگیں دیساں چیزاں سریاں
پر میں ہک اس ملکوں عاری پیدا ہوں نہ پریاں
سیف ملوک کرے اٹھ عرضاں سن شاہ بابل میرے
جے سبھ آن بہشتی حوراں میرے پھرن چو فیرے
خواہش نال نہ دیکھاں کوئی بابجھ بدلیج جمالوں
دوئے جہان نہ بھاؤن مینوں اس دی طلب کمالوں
عاصم نوں سن گل پتر دی جھورا پیا فکروا
ہو حیران بیٹھا دل بریاں گوڈے تے سر دھردا
اندیشے چڑھ ہا ٹھاں آئے دوٹھارتھ غماں دا
مارے کھیت خوشی دے سارے پالا پیا کماندا
چودھیں طبقیں پیا ہنیرا کدھرے لوہ نہ دے
ہنجوں بدل وانگ وساوے مت ایہ بھانبر جسے
پھیر شہزادے کہیا پیوںوں منہ تھیں دے دعائیں

شمالا عمر اقبال تہاڑے رہن قیامت تائیں !
دیہو اجازت مینوں بابل ایہو خواہش میری
سفر کراں اس صورت کارن کٹاں رنج گھنیری
کوہستاناں تے کوہ قافاں ہور سمندر ٹاپو !
آپوں آنھیں جائیں لوڑاں جاں جاں ہووے قابو
رنج مصیبت جھاگ سفر دی مت مطلب ہتھ آوے
نہیں تاں کراں تسلی اپنی دلوں اووا سی جاوے



التماس بادشاہ پیش فرزند

عالم شاہ سن گل سفر دی بیٹے دی اودا سی
رو رو آکھے سر پر سہناں جو کجھ رب سہاسی
اللہ کولوں منگ منگ لدھوں کر کر بہت دعائیں
بڈھے وارے اوکھے ویلے لاء فراق نہ جائیں
بچہ میری جان پیاری کر کجھ ہوش سنبھالا
اس دنیا تے سدا نہ رہنا ہر کوئی چلن والا
چار دہاڑے عمر جوانی کر لے عیشاں موجاں
سدا نہیں ایہہ دولت دنیا سدا نہ لشکر فوجاں
ناں تڈھ سکھ ہنڈایاں سیجاں ناں کجھ کھا ہدا لایا !
ناں توں تخت اتے چڑھ بیٹھوں ناں تڈھ راج کمایا !
ناں فوجاں سنگ تیرے چڑھیاں ناں تڈھ دھماں پایاں
ناں راج میں تیرا منہ ڈٹھا ناں راج ڈٹھوں مایاں
ناں میں تیرا سہرا ڈٹھا ناں ہتھ بدھاگاں
ناں میں تیری جنج چڑھائی ناں و جید شدیاں
میں ہاں اج قبر دے دندے کوئی دہاڑا ارہساں
جے توں اکھیں اگے ہوئیں سکھ دا ساہ لے بیہساں
جے توں سٹ گیوں پردیسیں مرہاں تیرے باوے
جے رب خیریں پھیر لیاندوں ایہ افسوس نہ جاوے
محل چہارے چھوڑ پیارے چلیوں وچہ اجاڑاں
لہر بہاراں سٹ کے ٹریوں تگن قبر پہاڑاں
ماگر مجھ سمندر اندر باشک ناگ مریلے !

کھا سنسار سنسار نہ رجدے غضب الہی پیلے
 جاں توں ہوا کلا جا سیں وچہ اجاڑ پھاڑاں
 چترے شیر چوہنیر پھرن گے خوشی ہوسی کھگھیاڑاں
 سیف ملوک جگر دا ٹوٹا پوسی وس غنیمتاں
 باجھہ رہے تھیں کون اس ویلے ہوسی یار یتیمیاں !
 توڑے کتے بن کے رہیے وچہ وطن دیاں گلیاں
 درد جھڑکاں سپے تاں بھی پھر پردیسیوں بھلیاں
 مورت کچھ بھجہ بھجہ مرہیں خبر نہیں جے ملیں
 بجلی مرگ جلاسی بوٹا یا باغیچہ کھلسی !
 توڑے رستم جیسا ہو سیں سخت جوان ہشتاتی
 ایس سفر دی مشکل اندر سڑ سیں وانگر باقی
 ناں کرتے تاء آجیے ٹھنڈا ہوون کٹ کھاں
 سڑ چلیا جیو جامہ تیرا اس کچیاویں ہٹ کھاں
 لکھی مورت ویکھ کدے دی پھول نہ بیٹا پھولا
 صابر ہو کے بیٹھ نچا بھجہ بھجہ ہو نہ ہولا !
 لہندا چڑھدا دکھن پرہت پھر سیں چارے طرفاں
 کدھرے گرمی دھپاں والی کدھرے ساڑن برقاں
 پریاں ڈھونڈے کد ہتھ آون موت تک تک جیوکھاں
 مت کوئی خبر گھلے رب کدھروں صبر پیالہ پی کھاں
 ایہ خوشیاں جو گھر وچہ تینوں لہنہاں نال نہ رجیں
 لوڑیں عیشاں نال پری دے اوس خوشی ول بھجیں !
 خوشیاں کان نہ ہویا بندہ کرن عبادت آیا

وقت پچھاتا چاہئے بیٹا لہجھی نہیں کھڑیا
 ویال اج بھلیرا تیرا نالے عمر جوانی !
 کرو عدالت ہور عبادت اوڑک ہو نا فانی !
 بھلکے موت آئی جس ویلے سے افسوس کریں گا
 عملاں باہجھ نہ تلہ شناہیں کوں سمندر تریں گا
 ناں کوئی رد ملاخطہ اوتھے ناں کوئی عذر بہانہ
 جو کجھ کر سیں سو یو ملسی ڈا ہڈا عدل شہانہ
 عورت کتسی تاہیں اسی کڑتا ستھن سٹاری
 مرد کپے گا سو یو کھیتی جس دا بچ کھٹاری
 جتنا توں پری ول بھجیں اتنا رب ول ڈھوکھاں
 جے تددھ عیش خوشی نہیں بھاوے کرن عبادت بہوکھاں
 جے اج خوف خدا دیوں سڑیں اس دن ہو سیں ہریا
 موتے دا کجھ خوف نہ اس نوں جیوندڑا جو مریا !
 مَوْتُ وَ اَقْبَلْ اَنْ تَمُوْا تَوَا عَمَلْ ایسے تے کرناں
 مرنوں اگے جو کوئی ہویا پھیر نہیں اس مرناں
 جدوں کوئی مرجاندا بھن پٹ پٹ کرن اشارت
 آپوں اپنا منہ سر بھنن دس ایہ بھارت
 یعنی آپ آپے نوں ماریں تاں اج کیوں مریوں
 آپ موجوں جے آپ نہ مویوں آپ مریں اج جیویں !
 اوہ سفر نہیں سجدہ تینوں چلیں ایس سفر دا
 اوس سفر دا خرچ بنائیں غنی سفر سر کردا
 لماں پندھ نہ سنہجھی بیٹا بہو کھاں ہو نچا

جوشِ خروشِ مٹا پیارے جاہ نہیں ہو جھلا
 گھر سٹن کوئی کم نہ چنگا آبلناں ہے ہر دم دا
 ناں غم کر غم جاسی اوڑک اوڑک ہے ہر کم دا
 چوہا چڑاتے کتا بلا ہر کوئی وطن دھراںدا
 توں آدمِ شہزادے ہو کے چھڈیں وسن گھراں دا !
 آدمی ہیں تاں آدم بن جا جن ہیں تاں ہوا ویلے
 ایسا سکھڑ شہزادہ ہو کے چھڈیں وسن گھراں دا !
 میں بڈھا مہمان گھڑی دا پاس تیرے کوئی دن ہاں
 کول میرے رہو خدمت کر کے اجر جنابوں گھن کھاں
 جنس تیری نوں میں ہاں لائق کون میرے توں بھلا
 دل بیتاب ضعیف میرے نوں دیہ کھاں خوشی تسلا !
 اج مینوں چھڈ ٹریوں آپوں مویاں گیاں جے لوڑیں
 پھیر نہیں میں ماناں بیٹا بیٹھا ہتھ مروڑیں !
 اج نصیحت میری تینوں لگدی مندی کافی
 ایہ بھی دوس نہیں کجھ تینوں وڑھی قضا اسمانی
 وقت میرا ہن ڈیگر ہویا ایس زوال گویا
 پیشی آن کیتی ہن مغرب نختیں سفناں آیا
 شالا تیری فجر مبارک وقت قضاء نہ ہووے
 چڑھدی کلا ستارہ روشن سرتے آن کھلووے
 مینوں سفر آیا توں رہو کھاں وچہ امان خدا دی !
 غم ہن مار مکایا مینوں توں کیوں چھوڑیں شادی
 اے بیٹا توں ماؤ پیو تھیں کیوں کویلے نسدا

جاں جاں جان میرے تن اندر ہو گھراں وچہ وسدا
تاں پھر موت میری جدا آسی مرساں جس دہاڑے
موت دا غم ہوگ نہ ہو سن بادشاہی دے ساڑے
تجن دشمن کسے نہ بھاوے ایہ گل کس پسدا
میں مرساں توں کول نہ ہو سین کہسن واہ فرزند
دولت دنیا میری جوڑی کھڑن لوک بیگانے
ملک تیرا کوئی ہو ر لئے گا بادشاہی سمیانے
جے کجھ پچھسے رہسی میرا لشکر ملک خزانے
جے بیٹے دی کاری آئے کرساں تاں شکرانے
میرا آج کل کوچ نقارہ سن فرزند پیارا
جے توں اس دم کول نہ ہو یوں برم رہے گا بھارا
جے رب خیری آندا تینوں روئیں نال افسوساں
اس ویلے دے رون تیرے تھیں میں دلشاد نہ ہوساں
اس دن دے اس روون کولوں سور نہیں کجھ تیری
اکھیں اگوں جاہ نہ بیٹا اوسر ویکھ گھنیری !
آساقی بھر دیہہ پیالہ پی ہوواں مستانہ
ماؤ پو تھیں رخصت ہوواں چھڈاں دولت خانہ
یاراں پچھے وطن بھلاواں ویکھاں دیس بیگانہ
ٹھلاں وچہ سمندر غم دے پکے کیویں یرانہ

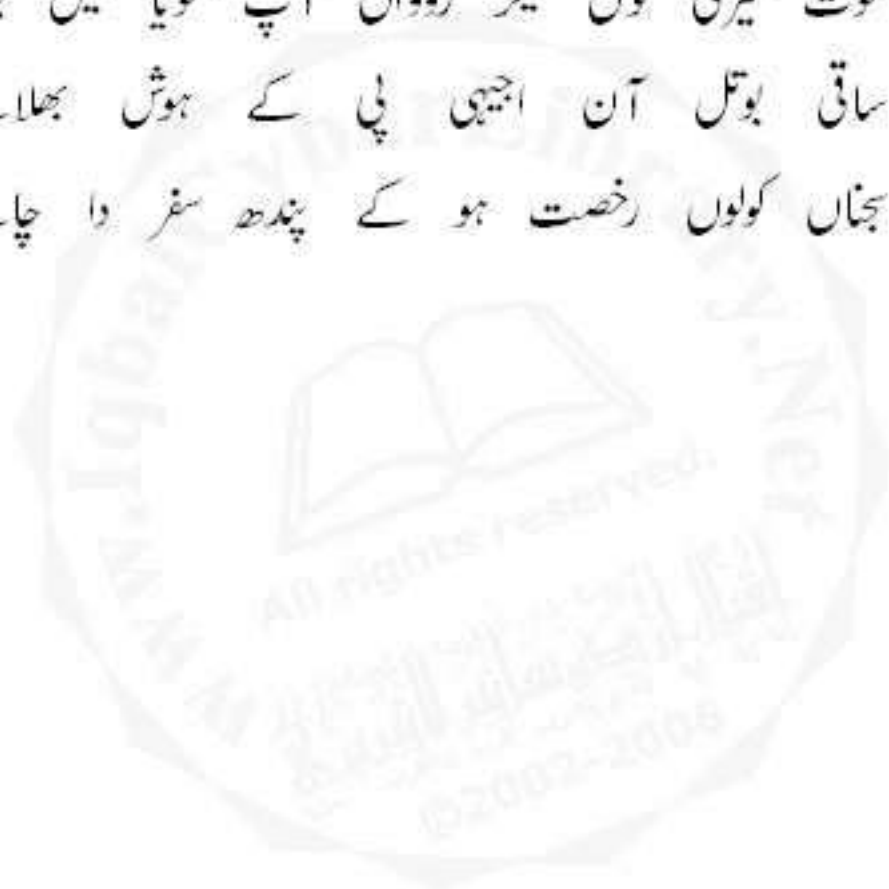
دریاں رحم آوردن پسر بر پرو باز گوشمالی دادن عشق مرشہزادہ

راجواب دادن اوبہ پدر

ترے ویکھ پیو دے بیٹے رہن اتے دل کیتا !
سہاں مصیبت نال صبر دے کوئی دن بہاں چو پیتا
توبہ کرن اتے جد ہویا استغفار کریندا
ہوئی خبر عشق نوں آیا مارو مار کریندا
توبہ نوں اس کن پھرائے پھر بھی اتھے وڑ سیں
کون کوئی توں عاجز ہو کے شاہاں اگے چڑھیں
عشتے دا رخ ویکھ محمد ہون فیل پیادے
متیں لگے ناں اٹھو گے کی مقدور شہزادے
بلی بن کے وڑ دا یارو شیر اندر جا بن دا !
خون لینے بن ہاڑ نہ چھڈے سدا بہار رن دا
پند نصیحت پیو دی سن کے سیف ملوک شہزادہ
کہن لگا ہے قبلہ تیرے ہون اقبال زیادہ
پند نصیحت جو مدھ دتی سبھ کنجی مشکل دی
اچھی طرح سنی میں ساری دھر کے خوانش دل دی
پند تیری ہے دیوا دل دا کردی دور بہیرے
جے میں آکھے لگا ناہیں آئے برے دن میرے
میں بھی جاناں فرض میرے تے کہے تیر یوچہ ٹرناں
کوشش کراں بہتر نہ چھڈ دا عشتے پھڑیا پھرناں
توں جانیں فرزند سیانا سبھ کجھ سندا بجھدا
میں دل عشق غباری پائی دنی سنسار نہ جھیدا

جو جو گل تساں فرمائی یاد نہیں کجھ مینوں !
 ایسے کملے نوں گھر رکھیاں صواد نہیں کجھ تینوں
 جے کجھ تساں پڑھائے آہے علم کلام رسالے
 یاد نہیں اک حرف انہاں تھیں عشقے ہو سکھالے
 کل دا کھلدا آج پچھو کی مدھ کھلدا آہا !
 اوہ بھی یاد نہ رہندا مینوں ایہ گل سن توں شاہا
 جے کجھ کم ہوواں ہن کر دا جے پچھو کی کردا
 اس دا بھی کجھ رہے نہ چیتا کہو چاء سفر دا
 صورت دیکھ پچھاناں تینوں ہیں توں بابل میرا
 جے کوئی اسم مبارک پچھے یاد نہیں نانوں تیرا
 کہو توں نہ بھلوں بابل اپنا آپ بھلایا !
 اوہ بھی یاد نہیں نانوں میرا کی کجھ تساں دھرایا
 اپنا نام رہے کس گنتر چیتا رہے نہ اس دا !
 کیہڑا ہے معشوق بندے دا عاشق ہاں میں کس دا
 میں ہن ایسا ہو ساں بابل جیسا ککھ گلی دا !
 سبھ مصیبت سر پر جھاگی پیراں پٹھ ملی دا
 توں بھی سمجھیں کھیتی وچوں بک ککھ ہویا نہ ہویا
 بیگم نال بک رات خوشی دی جانی سویا نہ سویا
 کیونکر باکاں اندر آون ہتھوں چھٹیاں واگاں !
 بادشاہی کس کاری مینوں دتی ظہیری بھاگاں
 تسیں کہو ہن کوچ کرن دا آیا وقت اساڈا
 میرا کوچ تساں تھیں موہرے اوہ مت ہوگ دورا ڈا

عمر حیاتی تیری بابل مینوں بہت غنیمت
مرناں تیرا موت میری ہے جاناں میں سبھ قیمت
باپ موئے نوں اوہ کوئی رووے آپ ہووے جو زندہ
موت تیری نوں کیکر روواں آپ مویا میں بندہ
ساقی بوتل آن اجیہی پی کے ہوش بھلائیے
جناں کولوں رخصت ہو کے پندھ سفر دا چاہئے



داستان در بیان دیوانہ شدن شہزادہ سیف الملوک و در زنجیر ماندن

او

صاف جواب پیونوں دے کے دھوکے ہتھ مرادوں
کپڑے پاڑ سودائی ہویا تھکے ناں فریادوں
لاہ سٹے پوشا کی زیور سر منہ خاک رانی
شاہوں مثل ملنگاں بنیاں بھجدا پھرے سودائی
شرم حیا گئے بھج سارے عزت حرمت ننھی
صبر سکونت سڑی محمد عشق تپانی بھی
سرت سمہالا ہوش نہ کوئی بھلے خویش بیگانے
یار آشنا پہچانے ناہیں نے مثل دیوانے
ناں کچھ کھاوے نہ کچھ پیوے گھڑی آرام نہ کردا
نگ منگواتے گلہیں ککھ لیراں سر دھردا
لا یعنی بد ہوائیاں کردا وٹ تراڑ مریندا !
چنگا مندا ویکھے ناہیں بریاں گالیں دیندا
جھا کلا خفتی ہویا گلیاں اندر رلدا
لکھیں وال نہ ملدا جس دا اج ککھاں دے ملدا
عاصم شاہ پتر دل تک کے مروا ایس آزادوں
سد حکیم طبیب سیانے کہے دسو کوئی داروں
سیف ملو کے دی تک حالت میں تھیں سہی نہ جاندی !
نالے بد ناموشی سارے دن دن دھماں پاندی !
سبھناں عرض گزاری حضرت عشقے نال نہ چارا
جیوں جیوں کردو دا عقل دی تیوں تیوں ہوندا بھارا

کوئی علاج نہ آوے سانوں ہک صلاح بھلیری
 جے صاحب گستاخی بخشن کہیے نال دلیری !
 عاصم شاہ کہیا ہن یار دوسو جے کجھ آوے
 کی فحشگی سر سہنی آئی جے کجھ رب سہاوے
 تہاں نہ کیتی صاحب کیتی کی سردوس کہیندے
 بھلی صلاح دسو کوئی مینوں کیوں درماندے تھیندے
 کیتی عرض حکیمان شاہا قید کرو شہزادہ
 سنگل پار کھویک جانی ہوئے نہ خوار زیادہ
 سیف ملوک پھلاں دا دستہ نازاں دا پروردہ
 سنگل گھت کرایا قیدی عشق ستم کر کردا
 نوکر سبھ او ہدے وس آہے تا بعدار نماں
 اج اوہ وس انہاں دے آیا پاسے وکھ رہانے
 لاہور سنگل جے سو آکھے کر کر منت زاری !
 نوکر کوئی نہ آکھے لگدا جھڑکن نال بیزاری !
 چیت او داس بجن نوں سکدا تن وچہ بند قہاری
 سرور تے تاں معلم ہووے کیڈ مصیبت بھاری
 لکھے کون محمد بخشا ظلم عشق دے چنداں
 ماپے آپ کردن قیدی فرزنداں دلبنداں
 باپ زلیخا قید کرانی ندی روہڑائی سکی !
 پنوں بھائیاں نہج چلایا گل نہ جاندی دی !
 عاصم شاہ تخت پر رویا ہائے ربا کی ہویا
 کوئی دن جاگ نصیب اساڈا ونجہ کتے ول سویا !

سیف ملوک پیلوچہ قیدے بھٹھہ پیا میں جیواں
 کھانا زہر نوالے ہو یار تودے گھٹ پیواں !
 بند اندر فرزند جنہاں دے پائی تنہا ولی
 تحت خچہ سر تاج تہر ہے پیڑ اندر جد ہی
 شاہزادے دی پیریں سنگل ہویا بہت نماں
 اک عذاب محبت سدا دو جا قید ٹکاناں
 سکھیا بدن شاہزادہ نالے نازک بال ایاناں
 تازہ پھل محمد بخشا ڈھپ لگی کملاناں
 رب اگے فریاداں کر دے ہو نہیں کوئی پاسہ
 کر تقصیر معاف الہی سخن دے دلا سہ
 کیس در کو کاں کوک سناواں کسے جہان نہ ڈھوئی
 اندر عشق الہی بالے لوکاں خبر نہ کوئی !
 ہک طعنے ہک متیں دیندے کہاں قید کرایا
 واقف حال میرے داتو ہیں بخشہار خدایا
 دردی میرے ماں پیو آہے دکھ پتر دے روندے
 اونہاں بھی پھڑ قید کرایا آپ محلیں سوندے
 مورت ویکھ لگی وچہ سینے زہر آلو دی کافی !
 تھاں ٹکاناں کوئی نہ جاناں ناں کوئی پتہ نشانی
 لا ہی آس سہس توں دتے کھول جواب رفیقاں
 رہی امید تیرے در رہا تینوں سبھ توفیقاں !
 عشق نچاوے تھیا تھیا پھنکن پیریں سنگل
 قید چھٹے تاں اس لکھ لوٹے ڈھونڈاں ندیاں جنگل

پھر مورت نوں اگے دھڑکے لگے الا ہمیں کروا
 ایویں لٹ لیونی ٹھکا پتہ نہ دتونی گھروا
 نہ کوئی تیری دس نشانی ناں کوئی پندہ نہ رستہ
 میں پیدل توں بے نشانی کون کرے بند بستہ
 کہو نام تساڈا جاناں تھاں مکان نہ کافی !
 کتھے گذر کتھے گھر کتھے محرمیت آشنائی
 قید کراء سنگل گھت سانوں آپ پھرو آزادے
 عیشے بندیوان بنائے آدی دے شہزادے
 کرہن رحم اساں پر جہاں دیہ کجھ پتہ نشانی
 کتوں دھونڈ کچوے تیری مشکل ہوئے آسانی
 ویکھاں حال کو یہا کیتا طلب تیری مطلوبہا
 اے نہیں کجھ مہر تسانوں بے پرواہ محبوبا !
 ایہو وین کریندا روندنا ہوندا مثل دیوانے
 وانگ شکار زمیں پر جھڑوا لگدا تیر نشانی
 ساعت گھڑی رہے غش اندر وانگ شہید وکھاوے
 جس دم ہوش پھرے کجھ مڑکے ایہو گاؤں گاؤے
 آپ سے تے آپے رووے کدے مرے مڑجیوے
 ایہہ سودا محمد بخشا دن دن دوناں تھیوے

داستان در بیان خواب سیف الملوک و بر آوردن پدر اور از بنجر

بھلا بھلا جیو آیوں عشقا مکر فریبی یارا !
بک ون صلح بناوں آپ کریں جنگ بھارا
کدے سیاناں کریں سودائی دے کے مست پیالہ
کدے جھلے نوں شربت دے کے تر ت کریں سدھ والا
جان دلبر دی زلے اندر ماریں گنڈھ حسن دی
خفقانی دے سنگل اندر پین سیانے بندی
جاں اوہ گنڈھ کشادی کر دے پھٹی وین صفائی
بلدا پھیر چراغ عقل دا لگ پیندی روشنائی
سیف ملو کے اک راتیں آہا خالی ہوشوں صبروں
غش غماں دے اندر ستاکن ڈورے ہر خبروں
مت کوئی جانے ستا آہا غیر ولوں دل سویا
وردواں تھیں آرام نہ آوے بہتا دکھیا ہویا
پے وال گھتے سر گھٹا روناں گھت کہاں
سجدے پے تھن نوں کہندا سن عرضاں دل لائیں
ہوش قرار میرا تھ کھڑیا عشرت عیش جوانی !
غم دے کے غمخوار نہ ہوئیں دل کھڑکے دل جانی !
نشر مار محبت والی سرت نہ لیوئی مڑکے !
جے میں جا تساڈی جاناں پہنچ رہاں ڈھے گڑ کے
سیر شکار کریندا خوشیاں قید اندر تھ پیا !
داشمند شہزادہ نامی جھلا نام دھرایا
ناں میں یار کہاوں لائق ناہیں تساں پیارا

گولا کر کے رکھ بندے نوں ان ملا بیچارہ
 قدر تیرا گھٹ جاندا ناہیں جے رکھیں کر گولا
 کر آزاد مینوں اس رنجوں جھول مہر دا جھولا
 میرے جیڈ نہ ہووے کوئی دنیا تے دکھیرا
 جگ تے نام ملامت جو گاؤں دار نکارا
 اوگن میرے تک تک مائی جم کے پچھوں تاندی
 بابل نوں فرزند میری ننگ پئی نت لاندی
 نوکر چاکر آپو اپنے گئے اکلاست کے
 یار آشنا تکتا کوئی اکھ میرے دل پٹ کے
 کیسی آگ لگائی مینوں سریوں وانگر کلکھاں !
 تساں نہ پاس پرتو توڑے آس تساڈی رکھاں !
 دلبر اگے عرضاں کردا سوں گیا شہزادہ !
 دل نوں بوہ سخن دی آئی مستی چڑھی زیادہ
 خوابے اندر نظری آویں صورت مورت والی !
 کی کجھ صفت سناواں اس دی شرح بیانوں عالی
 سیف ملو کے خوابے اندر پلا اس دا پھڑیا
 رتو رونماں عاشق پیراں اوپر جھڑیا !
 کہندا ہے معشوقا مدھ بن بہت نماں سڑیا
 من سوال محمد بخشا سٹ نہ جائیں اڑیا
 جس ایہ صورت جو بن دتے قسم تینوں اس رب دی
 کیہڑا شہر ولایت تیری دتیں نشانی سبھ دی
 اپنا آپ دسالیں مینوں دس پکیری پاویں !

کس رستے میں ٹراں تساں دل خشکی یادِ یارِ یاروں
 صورت نے فرمایا ہے کراس وچہ مطلب تیرا !
 شہرستان سنہری اندر باغِ ارم میں ڈیرا
 شاہ شاہپالے دی میں بیٹی پریاں دی شاہزادی
 حسن جمال میری ہے مائی مہر افروزہ داری !
 جے توں میرا یار کہاویں عشق تیرے دل ویا !
 میرے بابجھ نہ ہووے قبولیں رہیں نہ پچا ہی پھسیا !
 حق محبت میری سدا رکھیں وانگ امانت
 کریں نہ جوٹھا منہ پیاروں پہنچیں بابجھ خیانت
 مت جانیں معشوق میرے نوں مول نہیں پرواہاں
 دل پر داغ تساڈا دائم میل محبت چاہاں
 میں پری توں آدمِ خاکی پر چت اساڈا اڑیا
 نت اوڈیک شتابی آویں ندییں پے کے اڑیا !
 فَا طَلَبْنِي تَجِدْنِي میاں میں موجود تسانوں
 میرے بابجھ نہ چاہیں دو جالیسیں لہ اسانوں
 میں تے آپ محبت تیری تہہ تھیں کجھ زیادہ !
 تاہیں آپ سداواں تینوں جھبہ دے آء شہزادہ !
 خشکی رستے پہنچ نہ سکسیں ٹھیل ندی وچہ بیڑے
 لہر عشق دی مان محمد چھوڑ تمامی جھیرے
 ندی مجاز سمند حقانوں کھڑی راہ اولے
 بیڑا بھجھ ہووے گا ٹوٹے کد ثابت سنگ چلے
 روح شہزادہ ندی پریم دی بیڑا جان بدن نوں !

جانی مال ملیں تدمہ جانی کریں شکستہ تن نوں
 خشکی رستے خشک عبادت بن سوزوں بن درووں !
 ایہ عبادت ملکی بھائی ناہیں عارف مردوں
 مندے حکم عبادت کر دے شر نہیں نفسانی !
 یا رسوئی جس عشق کمایا ایہ دولت انسانی !
 عشقے کارن آدم کیتا محرم یار یگاناں
 آہے ملک عبادت جوگے کی حاجت انساناں
 خدمت گار حکم دے بندے بہت آہے سلطانے
 جو کم فرض ایازے اتے ہور کوئی کی جانے
 رکھ گھوڑے دی واگ محمد پھر پچھے کی پھیرا
 اس میدان قواعد جوگا ہے کی باور تیرا !
 صورت دلبر دی جد پائیاں خوابے اندر جھاتاں
 آکھ سنایاں عاشق تائیں پتے نشانی باتاں
 جان پئی تن مردے تائیں اگہز گیاں اکھاں
 ہوشاں سرت سنبھالاں ہویاں بکس بکس تھیں لکھاں
 اس خوابے شاہزادے تائیں دتی اگے والی
 ہوش جند دتے صبر دے وچہ تن قوت مکھ لالی !
 اس لیلی وچہ ستے عاشق ہو کے مجنوں جھلے
 خوابوں لے ہوشیاری اٹھے جاگے بخت سولے
 پیا پریت دسالے اپنی دل اندر جوش آیا
 پھیر نوں سر عقل کھڑا یا دانش تے ہوش آیا
 کرے آواز غلاماں تائیں جاگو ساتھی دکھ دے

دیہو مبارک باپ میرے نوں خبر سنپے سکھ دے
 دانش عقل دتا رب مینوں سکی نہرو گائی !
 آؤ سنگل لاہور میرے ، دل ہویا سودائی
 عام ایہ مبارک سن کے چایا خوشی کمالے
 ہو بے ہوش گیا کوئی ساعت جاں آیا وچہ حالے
 جس گھر بیٹھا قیدی آبا اس گھر گیا شتابی
 پڑھ شکرانہ سنگل لاپے ہوئے کرم وہابی
 انگل پھڑ کے آن بہایا اوپر تحت سنہری
 سوہنے سبھ اکٹھے ہوئے بیٹھے لاء کچھری
 ہانی یار لگے رل پیٹھن کول چنے دے تارے
 ہسن کھیڈن باتاں کر دے شاہزادے سنگ سارے
 گلوں گل ہلاندے جاندے ہر ہر شہر ملک دی
 مڑ مڑ کے اوہ گل محمد باغ ارم دل ڈھکدی
 دل وچہ شارستان وسیندا نالے باغ ارم دا
 اوے کچھ ذکر کریدنے روموں شام عجم دا
 لے لے نانواں باغ ارم دا گل کھڑی مڑ اگے
 پریاں دی اوہ جاء سنیدنی کس ڈولے ہتھ لگے
 گئے کتھے نال بہانے لیناں نام پری دا !
 جاں اوہ نام لئے تاں ہوندا جیوں دم دے مری دا
 ملک بجن دا دم دم نال پکارے
 بنجوں دے دریا وگائے آہیں ڈھائیں مارے
 گل کلام نہ کردا دوجی باہجہ بجن دے ناموں

نام جے یا بیٹھ چو پیتا فکر کرے اس کاموں !
 خستہ حال کیتا غم توڑے سیف ملوک شہزادہ !
 پھر بھی جو بن اس دا آبا حدوں بہت زیادہ
 گھر گھر شہر ولایت اندر سندر مکھ دا قصہ !
 کن دے دے دھر جو سندا لیندا عشقوں حصہ
 سیف ملوک شہزادے تائیں لگی چھک بجن دی
 بے آرام رہے ہر ویلے بری ادازی من دی
 سیر شکار نہ بھاوے اس نوں مجلس وچ نہ بہندا
 خستہ حال اداس ہمیشہ آہیں بھر دا رہندا
 نال خیال جمال بجن دے عشق کمال ہویا سی
 لال گال نہال حسن دا حال بے حال ہویا سی
 تاجوں راجوں کموں کاجوں آن ہوئی دگیری
 پٹ دو شالے بھاون ناہیں بھاوے ویس فقیری
 ہر تدبیروں اتے صلاحوں ہو گیا بک طرفے
 مطلب سمجھ چو پیتا ہویا واچ پریم دے طرفے
 عاصم شاہ وزیراں تائیں شاہزادے دل گھلدا
 وعظ نصیحت کریو کوئی واہ ہووے مت چلدا
 میر وزیر سیانے نالے عالم قاضی ملاں !
 عاشق نوں سمجھاوون لگے چھڈ لالہ ایہ بھلاں
 کاہنوں علم پڑھلایا تینوں پڑھ کے پتھر ہوویں
 شاہوں بنیں کنگال دھگانے اس پاسے کس دھویوں
 عاشق کہندا جے لکھ آکھو میں اک بات نہ سندا

ایہ بھلاں چھڈ بھلاں ناہیں بھولا اپنے گن دا
 پڑھ پڑھ پتھر بنیاں ہسیاں پاں عشق لگایا
 سونا سکھ جے کجھ آبا ہتھ صرف وکایا
 وکیا سودا مرڈا ناہیں جے لکھ دیہو بھانی
 چھیک گئی سبھ حرف تساڑے وگ پریم دی کافی
 جے مورت وچہ ہوندا ناہیں سر چے دلبر دا
 کی طاقت سی گھائل کر دی جگرا دانش وردا
 جھلے نوں مت دیوان والے جھلیاں وچہ گنبدے
 اساں بجن دل سر پر جاناں مر سومتیں دیندے
 جو جو کرن سوال عقل دا عاشق ڈکدا جائے
 لا جواب حکیمان ہو کے آن جواب سنائے
 اوڑک عاصم گلاں سن کے گلایا غم دے بوتے
 ہنجوں پانی نال پیو نے بیٹے توں ہتھ دھوتے
 کہندا بیٹا منگ منگ لدھوں کبھڑی جاء نہ سوری
 بڈھے وارے اوہر ویلے ٹریوں بھن ڈگوری !
 سیف ملوک کہے سن بابل خیر عافیت منگیے !
 کاہنوں بیٹے منگنے رب تھیں برے نصیبوں سنگیے
 عاصم شاہ کہیا دس بیٹا جے مد سر پر ترماں
 کراں تیار اسباب سفردا کی اینویں بہ جھرناں
 سیف ملوک شہزادہ سن کے پیونوں دے دعائیں
 شالا خوش رہیں توں بابل اول آخر تائیں !
 عاصم شاہ پھر سد امراواں دتا حکم شتابی !

کرو تیار اسباب سفر وا کشتی بیڑی آبی
 خرچ سفر وا مال خزانے عیش عشرت دے ساجے
 بیڑے ست بھرائے اس دے بنجے بے حسابے
 ہور سپاہ ہتھیاراں والے ست جہاز بھرائے
 شتری طرم نقارے دھونسے باجے وچہ دھرائے
 ہور نجومی رلی بھارے چاہڑے وچہ جہازاں
 نالے بہتے گاؤں والے مطرب خوش آوازاں
 خدمت گار غلام رنگیلے چھو کریاں تے گولے
 رنگ برنگی گاؤں والے مطرب خوش آوازاں
 خدمت گار غلام رنگیلے چھو کریاں تے گولے
 رنگ برنگی چیز نعمت کس طاقت گن تولے
 سبھ جہازاں وچہ رکھائے جو اسباب خوشی دے
 بعضے ظاہر دسدے آہے بعضے سان پوشیدے
 خاص شہزادے کارن کیتا ہک علیحدہ بیڑا
 لمیں وا کچھ پتہ نہ لبھا ستر گز سی چیرا !
 وچے اس دے جا ضروراں وچہ طہارت خانے
 وچے حجرے سونوں والے خوب مکان شہانے

داستان در رخصت طلبیدن شہزادہ از مادر و التماس مادر پیش پسر خود

جاں سبھ کم رہیا ہو پکا کیتی شاہ تیری
سیف ملوک ماؤتھیں رخصت لیندا چھیکو واری !
جاء گھراں وچہ کول ماؤ دے بدھے ہتھ کھلونا
نالے آکھے رخصت دیہو نالے ہنجوں روندنا
ماؤ بال ڈٹھا تن لسا جیون بیمار چروکا !
چودھویں دے چن جیہا چہرہ ہو یا چن اجو کا
پھل بہاری جیہی پوشاکی میلی ہوئی غباروں
شیشے وانگ حسا جی جیہر آ کالا ہويا زنگاروں
لال مثال جمال پتر دا آہا کمال انگاروں
کولے وانگ ہويا لوٹھا لب عشق دی ناروں
در خوشاب لے آب دسیوے ڈالی گل پر کالے
زگس نمین مریض رونون تھیں داغ لگا گل لالے
سرو آزاد بلند سفید انیلا چوہ چوہ کردا !
کیسی واء خزاں دی لگی ہو گیا رنگ زردا
مائی دانی ویکھ جدانی آکھن قہر خدانی
ایہ کی بھاء اساڈے آیا توں چلیوں کت جانی
ہنجوں باراں دیہن بہاراں وانگن مینہ پھوپاراں
اوسے کوسے جل نہایا بیٹا نال پیاراں
ماں پیار دیوے منہ اتے ہتھ پھیرے ہر پاسے
نال محبت کنگھی پھیرے رکھے لاء دلا سے
سر پیراں تک چمے چٹے لاپے میل بدن تھیں

زاری کر کر آکھے بیٹا جانیں نہیں وطن تھیں
جے کچھ لاڈ پیار مانواں دے کی کچھ آکھ تساواں
جے اج ماں ہوندی رو مردی کی پرواہ بھراواں
جے اج مائی بابل میرے دنیا اتے ہوندے
خستہ حالی ویکھ پتر دی سکھ نہ سوندے روندے
ہک انہاں دا لال پیارا خاک اندر رل ستا
دوجا کنہدا لکدا پھردا جیوں کر پانول کتا
ترتے نوں رب بھاگ لگائے لکھاں شکر خدا دے
دولت عمر اقبال اسے دے دن ہون زیادے
ترلے کر کر لدھے آہے خوشیاں کر کر پالے
ہائے ہائے اج نہیں آ تکدے ماپے جننے والے
جے میں اج ٹراں پردیس سے کوہاں دے جاواں
کیہڑا پچھوں کرے دعائیں رو رو وانگن ماواں
اپنے دکھ محمد بخشا جے توں پھولن لگوں
قصہ ہک بنے گا ایہو بیٹھ صبر کرا گوں
کس نوں گن گن دکھ سنا سیں کس نوں پیرا ساڈی
مڑ کے دس شہزادے والی رہیا گل دور اڈی
سیف ملوک اتے پھر مائی کر کے مہر گھنیری
متیں دین لگی سن بیٹا ایہہ کی خواہش تیری
ایہ کی عشق لگا تھہ الٹا چلیوں چھوڑ وطن نوں
اینویں مورت دے جھلکاروں لائیوٹی روگ بدن نوں
ناں مورت نے جگ پر رہناں ناں اس صورت والے

کی برانہ اس وا جیہڑا سدا پریت نہ پالے !
 موج جوانی مان گھراں وچہ رہو وطن وا راجا
 یا پھر موت سرے تے دسدی کراس وا کجھ سا جا !
 تیری کالی رات جوانی گھر وچہ لنگھسی مٹھی
 ناں مدھ اگے سفر آزمائے ناں کوئی سختی ڈٹھی
 ہانی تیرے رل مل کھیڈن توں وچوں کیوں کر سیں
 ایہ کوہ قاف سمندر کالے بچہ کیکر پھر سیں
 لوہکی عمر ایان طبیعت نازک بدن گلابوں
 عاقل کہندے سفر برابر دوزخ نال عذابوں !
 شینھ بکریناں غاراں اندر ہور آفات ہزاراں
 سنگ جہاندے پیش نہ جاندی نال انہاں ہتھیاراں
 مت کوئی کھاوون دہاوے تینوں کون سنیں گلاچیکاں
 تیرے دشمن اوتھے پھاسن سانوں رہیں اڈیکاں
 جان تیری کوئی پتھر ناہیں پانی وچہ نہ گل سی !
 ظالم برف پنجالاں والی نت سرے تے جھلسی
 ناریں کچھ لگ نہ مرے پھڈ بچہ ایہہ کھہڑا
 سنبھل پیر گایے اتھے دنیا تلکس پہڑا !
 آپ سٹریں تے سانوں ساڑیں اس گلوں باز نہ آویں
 رو رو کہندی ماں محمد اتھے ہی دل لاویں
 ساقی دیہہ شراب شتابی جس تھیں آوے مستی !
 بیڑا ٹھیل ویں وچہ باہو چھوڑ شہر دی وستی
 ماپے روندے چھوڑ گھراں وچہ دے جواب وسن وا

پچھ لئے راہ عشقے کولوں باغ ارم چمن وا !



زاری کردن شہزادہ ارزد در مادر و جواب دادن مر مادر اورخصیت

یافتن ازو و وداع کردن مادر پسر را

سیف ملوک ہنجوں بھر رناں سن ماؤ دی زاری
پیراں اتے متھار گڑے جمیں وارو واری !
کہندا قدم تیرے دی مٹی سرمہ میرے بھانے
حق تیرے سبھ گردن میری ناہیں ملے مکانے
جے کجھ تساں زبانوں کہیا فرض آہا میں کرناں
عین شہادت مینوں آہی حکم تیرے تے مرناں
ایہ بے عقلی میری مائے جیہڑی توں اج ڈبھی
بندے اتے دوس نہ کوئی آہی دھر دی چٹھی
وس لگدے کد چھڈ دا کوئی لذت گھر شہر دی
ہتھیں کون مائی بن اوکھت مارے تلی زہر دی
کوشش ترے ساڈے مائی کیونکر آون کاری !
بھاء میرے اس سفرے پیناں لیکھ لکھے سرکاری
چرہ ہویا سر میرے اتے ایہ نوبت سی کھر دی
پرہن چھیکو ویرے میری نہیں دلیری تردی !
ایسا ظالم عشق اولہ جیہڑا تحت چھڑائے
اپنا آپ کوئی واہ چلدے سولی کد چڑھائے
ہن مینوں ایہ خواہش کیویں مرجاواں جند جائے
توں گھر وسدا رسدا لوڑیں آبی بھولی مائے
گھر رکھن دی گل نہ آکھو ، مشکل مینوں رہناں
زورے رکھو تاں مرویاں اوہ غم پوسی سہناں

جے توں بچہ بچیا لوڑیں مائے ٹور سفر نوں
 سفرگیاں کجھ ہیکھی ہوسی ملساں پھیر پتر نوں
 جے مدھ ہتھیں دفن کرایا کجھ وسواس نہ رہسی
 بیٹے نال ملن دی تینوں پھر کوئی آس نہ رہسی
 دیہ اجازت مینوں مائے ٹراں سفر نوں جلدی !
 رہن نہیں ہن میرا اتھے چھک لگی ان جل دی
 دانہ پانی ایس وطن تھیں سہب گیا ہن میرا
 جس جس پاس لکھیا ہوسی پیا کراسی پھیرا
 کیتا چت اداس عشق نے رزق مہار اٹھائی
 توڑوں آئی کون ہٹائے سن توں میری مانی
 ایہ گل آکھ شہزادہ روکے سر پر نے ہو جھڑوا
 چم زمین سٹے سر سجے پیر ماؤ دے پھڑوا
 چاہ ماؤ دی من نہ سکے عشق نہ منن دیندا
 کر کر عذر ہزاراں تاہیں مڑ مڑ قدم چمیندا
 ایہ دلیاں دھاراں مائے بخشیں بتری دھاراں
 تھاراں تے کوہ قافاں اندر دھاڑاں پون ہزاراں
 جے رب مینوں خیریں آندا ہوساں آن سلامی
 مت مرجاواں تاں بخشاواں بخشو حق تمامی
 روندی تے کرا ندی مائی بیٹا ودیاع کیتا !
 رب وا دتا سر پر سہیا ، صبر پیالہ پیتا !
 ماؤ پیو جد جاتا بیٹا ناہیں گھر دے کم وا
 گھر رکھے ہن بچدا ناہیں ڈاڈا روگ پریم وا

عاصم شاہ پتر نوں ٹورن شہروں ہویا باندے
 یار آشنا محبت والے نالے روندے جانے
 باپ بیٹے دا ڈیرا ہویا آکے ندی کنارے
 میر وزیر امراء شہزادے نالے آئے سارے
 روندے مل مل ودیاع ہوندے سارے لوک مصر دے
 چم زمیں سر دھردے پیریں وڈے وڈے سر کر دے
 صاعد نال وزیر ہویا سی سیف ملوک شہزادہ !
 چائی رزق مہار اٹھ چلے جت دل رب ارادہ
 دولت مال خزانے لشکر سبھ اسباب بلیوے
 صاعد دے حوالے کیتے اوہو لیوے دیوے
 ترینہ برسوں دا وعدہ کر کے باپ اجازت دتی
 لکھ رکھے اوہ روز دوہاں نے سن سمت تے متی
 صاعد نوں گل لا کے رنے عاصم صالح دو نویں
 جاہ بیٹا جیوں عقل کہے گا کر تدبیراں اونویں
 سیف ملوک تائیں پھر اوڑک عاصم شاہ فرماندا
 بیٹا وداع کیتا میں تینوں لکھیا پڑھ کر ماں دا
 آپچے گل گل ہلاہاں توں بھی روا سنانوں
 جاں میں مرن لگا اس ویلے سدسی کون تسانوں
 الوداع پردیسیں چلیوں ہے میرے فرزند
 خبر نہیں ہن کی کجھ ہوسی موت زراعت بندا
 الوداع پیارے میرے تساں اسماں رب بلی
 تیری جان حوالے اس دے جیوندیاں پھر میلی

الوداع لہذا تریوں دے باہو وچہ دھکا
 میوہ آس میری دا ڈھے پیا ان پکا
 الوداع چلے ہن ایہ تک اکھیں دی روشنائی
 ابے نہیں رج ڈٹھا آہیوں لگا داغ جدائی
 الوداع میری زندگانی ٹیروں سیف ملو کا
 ناں میں ہرساں ناں سکھ جیوساں لا چلیوں تپ سوکا
 الوداع اے موتی سچے ہتھوں پیوں سمندر
 ال قضاوی کر چھٹ کھڑیوں لعل شہانہ سندر
 الوداع اے یوسف چلیوں مصر میرے توں تھکے
 یعقوبے جیوں پیا عمر دارو ناں مینوں رکھے
 الوداع فرزند مینوں پائیوئی کھوہ غماں دے
 مولیٰ پاک لیاوے تینوں دے مقصود دلاں دے
 الوداع اے بیٹا میرا دیوی رب پناہاں
 پھیر مصر دا تحت سنبھالیں وانگن شاہنشاہاں
 صاعد تے شاہزادہ دووے رخصت ہوئے روندے
 بیڑے ٹھیل روانے ہوئے پچھلے پچھے بھوندے
 عاصم شاہ بیٹے دے غم تھیں تنگی کرے گھنیری
 پیو صاعد دا صالح دانا مڑ مڑ دے دلیری !
 شاہانہ کر خفگی بہتی لکھیا لکھ اول دا !
 جو فرزندوں دے بھا ہونا کسے طرح نہیں ملدا
 بیٹے ساڈے بندے رب دے ساتھوں اوس پیارے
 انا لِلْعَبْدِ اَرْحَمُ آپوں من اَکُوْیَہ پکارے

اوسے پیدا کیتے بیٹے اوہو پالنہارا
 گھر وچہ اس تھیں سوکھے رکھسیں ہیں توں کون بیچارا
 جیکر نیک اولاد ہوئے گی رب ولوں پھل پاسی
 جے بدبخت ہویا تاں کاہنوں پیو اس دا غم کھاسی
 عاصم شاہ فرزند پاپا رب دے کرے حوالے
 روندنا گھر نوں آیا لے کے داغ جدائی والے
 بیگم نوں سد کہندا میری غم نے ہوش بھلائی
 بے غم ہو کے کر سلطانی بادشاہی وی جانی !
 سمجھو اس دے ذمے لائے بادشاہی سمیانے
 فوجاں لشکر تابع کیتے دتے سوئپ خزانے
 صالح تے زرپوش اکابر دوائے وزیر سیانے
 اوہ بھی تابع کیتے کوئی حکموں عذر نہ آنے
 بہتے وعظ وصیت کیتے متیں دے سمجھائے
 رکھنی خبر کنگالاں اتے مت کوئی ظلم پچائے
 آپوں ظلم نہ کرناں کوئی فزع اکبر تھیں ڈرناں
 جس دن آپ عدالت یہی تل تل لیکھا بھرناں
 عدل انصاف اجیہا کرنا جگ وچہ رہے کہانی
 مظلوموں محتاجوں تائیں داد مراد پچانی
 کر تلقیناں تے تاکیداں عاصم شاہ جھڈ شاہی
 گوشت اندر بیٹھ چو پیتا کردا ذکر الہی !
 کرے عبادت رب سچے دی زاری کر کر رووے
 بیٹے کارن وچہ درگاہے نت سوالی ہووے

رہا بت میرے نوں رکھیں اپنی وچہ امانے
 نال مراد دے دے آئی پھیرا ساڈے خانے
 اوہ پردیسی بچہ میرا جس اندر جند میری
 جتھے رہے سلامت رکھیں مدھ بن کوئی نہ ڈھیری
 نال اخلاص محبت سچی عاصم رب دھیاندا
 وانگ نبی یعقوب ہمیشہ بیٹے دا غم کھاندا
 رو رو نیر آھیں دا گھٹیا روہ ہوئی نورانی
 زہد عبادت کردا جیوں کر پیغمبر کنعانی
 سیف ملو کے دے حق اندر کردا نت دعائیں
 جس پر ماپے راضی ہوون اوہدیاں دور بلائیں
 حضرت پاک بنی فرمایا جو نبیاں دا سرور
 صلی اللہ علیہ وسلم نالے آل اوہدی پر
 جس قضائے ہوناں ہووے لکھی روز ازل دی
 جے سو ہون دعائیں والے کسے طرح نہیں ملدی
 پر جے ماپے راضی ہو کے کرن دعائیں دل تھیں
 فرزندے توں علمن بلائیں بچ نکلے مشکل تھیں
 جو کچھ حضرت نے فرمایا اس وچہ شک نہ ذرہ
 سیف ملوک دعاء پیودی لگسی جاء مقرر

داستان رواں شدن شاہزادہ از مصروعشتی راندن او

جاں شاہزادہ ہویا روانہ کیتی چھاں نشاناں
بادبان کھلے کردتے سبھناں کشتی باناں !
کھریا دھونسہ تریا ڈیرہ لگی چوٹ نقارے
وجے طرم اشارت ہوئی بیڑے ٹھلے سارے
جلد ملایا ہلاون چپے زور آور قرارے
واء اڈائی جاوے بیڑے کولو کوئی سارے
جے کجھ حکم کرے شاہزادہ سبھ بجا لیاون !
رنگ رنگ کھلاون کھانے کھیڈن جیو بہلاون
ہسن کھیڈن دل پر چاون رکھن اوس بھلائی
راتیں وہاں کھلونڈے ناہیں جاں جہاز چلائی
وچے رجہدا پکدا کھاندے وچے سبھ کم ہوندے
ناں اوہ دندے لاون بیڑے ناہیں کتے کھلونڈے
اٹھ مہینے دیہاں راتیں گئے دوڑائی بیڑے
خوش بخوش رہیا سبھ ڈیرا آفت کسے نہ چھیڑے
ناں کوئی خفگی تنگی آئی ناناں ہوئی دل گیری
سارا ڈیرا رہیا سو کھلا کر دے عیش امیری
اس مدت تھیں پچھوں کہ دن ناپو نظر پیو نے
جاں نزدیک دندے دے آئے شاہ تھیں حکم لیوے
بیڑے کندھے لاء ملاحاں لنگر سٹ کھلارے
لاہاں نال بدھے پھروندے جیونکر اوٹھ قطارے
ہک پکاوں لگے کھاناں ہک بیٹھے ہک ستے

ہک لنگر سن پیٹھ ندی دے ہک لنگر سن اتے
 لنگر ہاسن ہتھ وچہ لے کے زنگی شاہ پلنگر
 لقمہ آئنگے جے ویکھے شاہزادے دا لنگر
 کھاناں کھا آرام کیتو نے ورتی پھیر صراحی
 کرن لگے پھر سیر زمیں دا ڈٹھی خوب نواحی
 سبزیوں سبز پوشاک زمیں نوں وانگن نیکو بختاں
 ہر ہر پاسے پانی نہراں لایا رنگ درختاں !
 میوہ وار پکی ہر ڈالی لٹک زمیں پر آئی !
 گل پھل رنگ برنگی پھلے رونق جوہ سہائی
 کوئل مور چکور ہزاراں خوش آواز لٹورے
 طوطے قمری کالے تتر بولن وانگ کٹورے
 کہگاں ٹور گمانی کدھی چلن وانگن ہنساں
 بے مرگ شکاری دو جے کتنے گن گن دساں
 باغو باغ ہووے دل اس دا جو اس جوہے پھردا !
 خوش ہوا خوشبوئی والی جنت وانگ چوگردا
 سیف ملوک جمعیت کیتا کوئی دن اوتھے ڈیرا
 کر دے سیر شکار اس جوہے ویکھے مقام بھلیرا !
 کدے شہزادے مجلس لائے جیوں دربار شہاں دے
 کدے شکار کرے وچہ جنگل تتر مرگ سہاندے
 اک دن لا دربار شہزادہ بیٹھا وچہ وزیراں
 چار جوان آئے کوئی دکھوں صورت وانگ امیراں
 شوکت شان شہزادے والا تک کے ہوئے سلامی

جھل سلام شہزادے کہیا بیٹھو ہو آرامی !
 جاں بیٹھے تاں تپکھن لگا گلوں گل ہلانڈے
 ایس زمیں دا نام بھراؤ کی کجھ تسیں بلانڈے
 آدمیاں دی دتی کوئی ہے نیڑے اس گردے
 یا تسیں بھی وانگ اساڈے درد دل آئے پھر دے
 انہاں جواناں آکھ سنیا سن شہزادہ سندر
 عین الارض کہن اس دھرتی شہر کئی اس اندر
 وڈا شہر اتھے بک نیڑے ایہ ہے چین کہاندا
 رہیا تخت ہمیشہ اتھے وڈیاں بادشاہاں دا
 ہن بھی تخت اتے شہزادہ ہے فغفور سداندا
 عادل نیک بہادر دانا سوہناں نور دلاں دا
 فغفوراں دی نسلے وچوں ہے سلطانی قدیمی
 مہماناں دا یار ہمیشہ کچھ نال حلیمی !
 انہاں گلاں وچہ شہزادہ ہویا ذرا آرامی
 ہو آئے ترے بندے کوئی ہوئے آن سلامی
 چم زمین سرنیواں کر کے کرن لگے تعظیماں
 سنتاں کر کر دین دعائیں وانگر نفر قدیماں
 بعد اس تھیں پھر عرض گزارن آکھن سن توں شاہا !
 شاہ فغفور تیرے دل گھلیا عذر نہیں کجھ آہا
 جو پیغام اس نے فرمائے تینوں اساں سنانے
 خواہے بخشیں جان اساڈی خواہے کریں جو بھانے
 شاہ فغفورا ساڈے لکھیا رقعہ خاص تسانوں

واچو نظر مبارک دھر کے دیہو جواب اسانوں
سیف ملوک ڈٹھا پٹ رقعہ آپوں نال طلب دے
لکھیا بادشاہاں دی ڈولے چنگا نال ادب دے
ساقی بخش شراب پیالہ ہووے نشا زیادے
واچاں خط جواب سناواں الفت کرن شہزادے

نامہ نوشتن شاہ مغفور چین جانب شہزادہ مصر کہ آمدہ بود

سرنامے دا نام سچے دا کیتا کارج جس نے
کنہ اوبدی دا کوئی نہ واقف بھید لہجے سبھ کس نے
سبھ خزانے ہتھ اوے دے چا بخشے جس بھاوے
نفروں شاہ کرے تے شاہاں سفروں اوکڑ پاوے
راہ پہداں نوں لوک مسافر سبھ غریب پردیسی
ہر ہک دا خصمانہ اوے جو لکھیا سو دیسی !
مشکل پاوے والا آپوں آپوں ہے حل کردا
عاشق نوں لا روگ پریم دا میل بجن دل کردا
سکھیاں نوں اوہ دکھ سہاوے پاوے وخت امیراں
اڈ دے پنکھی قید کرائے چھڈے سخت اسیراں
جانے جیسی دولت سچی جس دا مل نہ پیندا
دیندا مفت حیواناں تائیں جاں بھاوے تاں لیندا
خاکوں صورت سندر کر کے پھیر رلائے گھٹے
پھل کھڑائے بوٹی وچوں پھیر پتر کھوہ سٹے
سپاں اندر مانک موتی مدت قید کر اندا
قیدوں کڈھ نوازے اونہاں بہتا مل تراندا
انٹے وچوں پنکھی کردا دے کے پراو ڈارے
پتھر وچوں اعل بناوے راتوں دسندھ کھارے
میرے جیسے عاجز بندے تحت دیوے سلطانی
واہ کریم محمد بخشا میلے وچھڑے جانی
اس تھیں پچھے سن شہزادے کر کے فکر نہایت

میں فغفور شاہزادہ عالی والی چین ولایت
 کہندا تینوں سچ دسالیں کون کوئی توں بندہ
 کتھوں آیوں کتھے جاناں کبڑے شہر وسندہ
 جے توں مرد سوداگر آیوں پاس تیرے کی بھرتی
 کس کم اتناں لشکر تنبو مل لئی جس دھرتی
 جے توں کوئی غنیم اسدا لین ولایت چڑھیوں
 لشکر سنے مر یسیں پل وچہ یا سنگل پا کڑیوں
 تیغ میری تھیں کوئی نہ بچیا دشمن جس کہایا
 توں بھی سر نذرانہ تارن پاس میرے لے آیا
 جے توں کرن لڑائی آیوں لوڑیں زور آزما !
 جان خمیر تیرا سی اتھے لشکر سنے سمایا
 سار ہتھیار کرائیں سبھو چاہڑ سوار مرے
 جان جہان میدان میرے وچہ کر قربان سوئے
 جے توں کوئی شخص سیانی سیر کرن نوں آیا
 چین شہر توں ڈٹھا ناہیں کی پھر سیر کمایا
 جے توں شاہ اقبال والا کچھن لگوں سمندر
 آب حیاتے دی کم ہو سی مر سیں وانگ سکندر
 توں شہزادہ عظمت والا سینوں بہت چنگیرا
 جے مدد طلب ملن دی ہووے میں بھی بھائی تیرا
 ناں کوئی جنگ خصومت ایویں ناہیں ویر قدیمی
 دشمن نال کراں میں زورا یاراں نال حلیمی !
 ناں دشمن نہ دوست ہووے ہووے کوئی طرفینی

گھر آئے دی کراں تواضع جاں دوست عینی
سچی گل سنا شاہزادے کی سبب اس راہ وا
کیہڑا تخت ولایت تیری بیٹا ہیں کس شاہ وا



در جواب شاہزادہ کہ بہ مغفور چسین فرستادہ بود

مغفورے دا خط شاہزادے جاں سارا پڑھ ڈٹھا
اپچی نوں فرماون لگا بول زبانوں مٹھا
اے اپچی مغفور شاہے دے جا اپنے سلطانے
آکھ سلام اساڈا اول دسیں کھول بیانے
سیف ملوک میرا ہے نانواں آدی دا شہزادہ
نہیں غنیم نہ ویر کسے دا میں دل ہور ارادہ
نہ میں ملک ولایت لینی ناں رہنے دی نیت
دو تن روز شکارے کارن کیتی چا جمعیت
میں اپنے اک مطلب کارن آیا چھوڑ وطن نوں
اس مقصود لئی نت بھالاں پانی دتی بن نوں
جے میں وانگ غنیمان آواں آناں فوج گھنیری
چالی شاہ تختاں دے سائیں این میتدے میری
باپ میرا سلطان مصر دا عاصم شاہ بہادر
میرے نال لڑائی کر سیں ہے تیرا کی باور
پر میں آپ لڑائی چھڈی نہیں خصومت بھاوے
ہر اک نال محبت رکھدا جے کوئی یار کہاوے
میں مقصود اپنے دا بھکھا ہر ہر جانی لوڑاں
جاں جاں اوہ مقصود نہ ملی سرفروں مکھ نہ موڑاں
بھہ جزیرے ناپو پھر سال کوہ قافاں تے پانی
ایویں لوڑ کریندا مرساں جس دن عمر وہانی
شاہ مغفور تائیں جا آکھو ایہ حقیقت میری

جیکر کریں غریب نوازی جاناں شفقت تیری
 سرفراز کرو جے سانوں لائق ہے شہاں نوں
 نہیں تاں فجری کوچ کرائے بیڑے ٹھیل راہاں نوں
 اپچی جا اخبار سنائی شاہ فغفورے تائیں
 خوش ہویا تے ملایا لوڑے سن کے صفت ثنائیں
 تحفے بہت پیارے لے کے ملے کارن آیا
 دونویں شاہ ملے کر الفت بہ دو جے گل لایا
 شاہزادے فغفور تائیں اوپر تخت بہایا
 آپوں مٹ بیٹھا اک گٹھے ادبوں رتبہ پایا
 سیف ملوک شہزادے کہیا حاضر ہوون ساقی
 سوہنے حسن اداروں والے مصری ہور عراقی !
 چھوکریاں تے گولے آئے سوہنے حسن رنگیلے
 غمزے نال کرن دل گھائل سندر نہیں ریلے
 صورت نازک وانگ گلاباں لالے وانگ پیالے
 قد چنے دی ڈالی وانگر پھل لگے گل لالے
 طوطے کوئل وانگن بولن ہساں ہار لھکدے
 چور دلاں دے ٹھگ بنیاں دے تردے اکھ مھکدے
 کاسے ہتھ سفید بلوری بھرے عقیقی مدھ دے
 ساقی نویں شراب پراں نیشے سوائے ودھ دے
 نال محبت پین پیالے اک دو جے نوں دیندے
 پی پی مغزیں گرمی آئی باتاں خوب کریندے
 سیف ملوک شہزادے کولوں پچھیا شاہ فغفورے

کیسی سرگردانی تینوں ٹریوں کس ضرورے
 کہی مہم پٹی ایہ تینوں آیوں چھڈ ولایت
 جے کچھ میرے دے ہووے دسو کراں حمایت
 سیف ملوک سنایا قصہ جے کچھ اس سرورقی
 حکم دتا مغفور وزیراں لوڑو اپنی دھرتی !
 جو کوئی وچہ ولایت ساڈی ہیگا مرد سیانی
 حاضر کرو شاہزادے اگے مت کوئی دے نشانی
 جو سیانی لوک سوداگر ہور فقیر سپاہی
 حاضر آن ہوئے سبھ اوتھے حکم جتھے سی شاہی
 سیف ملوک کچھ تے اگوں ہر اک گل سناندا
 پر کوئی اس دے مقصد والی مول نہیں دس پاندا
 ہوروں ہور ٹکانے دس پھر آئے جس جانی !
 باغ ارم تے بدیع جمالوں کسے نہ سی دس پائی
 انہاں وچوں بک سی بڈھا پھر آیا کئی ورساں
 گذری عمر اوہدی سی یارو اک سو چالی برسوں
 اس بڈھے نے آکھ سنایا سن توں حضرت شاہا
 مت مدھ خبر لبھے اس راہوں میں دساں اک راہا
 دور ایٹھوں اک شہر وڈیرا استنبول اس کہندے
 ہر ملکوں ہر دیسوں اتھے آن مسافر رہندے
 ملک فراخ نہایت سوہناں انت نہ آوے جس دا
 ہر ولایت ہر شہر دا آدم اوتھے دسدا
 کئی سیانی کرن کہانی نال زبانی مٹھی !

کنیں سنی کوئی سر درتی کوئی آھیں ڈھٹی
 کوہ قافاں دے پھرنے والے اس جائے سیانی
 تیرے مقصد دی مت اوتھوں لبھے خبر نشانی
 شاہزادے اس بڈھے تائیں خلعت دتی بھاری
 ہور انعام دتے خوش ہو کے گل دی اس کاری
 شاہ فغفور کیتا چا رخصت کیتی آپ تیاری
 بڈھے تھیں پچھ لئی شہر دی پتہ نشانی ساری
 بادبان سدھے کر لائے ٹھیل دتے سبھ بیڑے
 وجن بابے گان گوئے ساز خوشی کر چھیڑے
 استنبول شہر نوں پچھ کے ہویا شاہ رواناں
 تیروں تیز چلاؤ بیڑے کہیوس کشتی باناں
 بیڑے داؤ گھوڑے چاہڑے جاندے وچہ سر اڑے
 چھ مہینے گئے چلائی کھلے نہ اک دہاڑے
 خوشیاں وچہ رہیا سبھ آدم گھوڑے وہتر سارے
 ناں کوئی خفگی تنگی آئی ناں اوہ داؤ مارے
 تاں پھر اک دہاڑے اوہناں ٹاپو نظری آیا
 بیڑے جا لگائے اوتھے ڈٹھا تھاں سہایا
 میوے رنگا رنگ ہزاراں اشکاں دے ٹولے
 خوش آواز ہر پنکھی اوتھے نال سراں دے بولے
 چاہ مقام کیتا شاہزادے کھان لگے اٹھ میوے
 کیکر کراں آرام محمد جے رب کرن نہ دیوے
 سبھنیں گلیں خوب جزیرہ خلل بڑے دو اوتھے

ایسے گلوں رہے ویرانی وسداناں کو اوتھے
 بک بگیاڑ مرے مندے جاؤں گھوڑے
 دو جا پنکھی اڈے آون بہت وڈے بے اوڑے
 آدمیاں نوں چاء کھڑندے جا کتے ول کھاندے
 ایسے طرح وھاڑ گزاری لوک ہوئے درماندے
 رات پئی تاں پانی وچوں نکلے مجھ ہزاراں
 سبھناں دے منہ لعل ٹھہرے جو روشن کرن اندھاراں
 جوں اسمانی تارے روشن تیویں لعل نورانی
 لوہ لگی سبھ رو دریا دے آئی ویکھ حیرانی
 جیونکر چور ہینرے گھر وچہ بال انگریزی تیلی
 چانن لا چور اون چیزاں مچھاں بھی اوہ حیلی
 جانن کر دریا کنارے آدم پھڑ پھڑ کھڑدے
 مار شکار اوہ کھاؤں کارن لے پانی وچہ وڑدے
 آدم نال دغے دے مچھی کڈھ دریاؤں کھاندے
 مجھ کھاؤں دریائیں آدم دونویں بدلہ پاندے
 شاہزادے نے معلم کیتا جے میں اتھے رہیا
 آدم گھوڑے فوج مثالہ کھڑ کھڑ کھا سن ایہا
 سبھ سپاہ اکٹھی کیتی مال اسباب سجالے
 فجرے ٹھیل دتے پھر بیڑے کر کے رب حوالے
 کرن عبادت نال ارادت ہر دم یاد الہی
 اکی روز رہے پھر چلدے گھڑی نہ لیندے ساہی
 با آرام رہیا سب ڈیرا تنگی کسے نہ پانی

رین وناں وچہ چین گزارن آپو اپنی جانی
ساقی دیہہ شراب پیالہ جس دا نشہ نہ گھٹے
آیا وقت طوفان قہر دا مال ہمت دے کئے
مال اسباب کھڑائے توڑے بچ رہے تن جانوں
اس طوفانوں بنے لگیے بخرائے ایمانوں

داستان دریاں غرق شدن کشتی ہائے در طوفان بلا و جد شدن صاعدا

ظالم دشمن انبر یارو کرے چو فیرے پھرے
کالے سپ مرے وانگر آدمیاں نوں گھیرے
اس دے نال نہ کردا تھوڑی جو اسدے ہتھ چڑھدا
رھڑ دے بندے نوں دھکا پرے پریرے کھڑدا
روشن روز اساڈا تک کے سوگی بن بن وسدا
بھاء ساڈے جد پئے ہنیرا کھڑ کھڑ کر کے ہسدا
کدے پیار کرے ہتھ پھیرے جیوں سر جمیں مانی
کدے چھری پھڑلا ہے کھلاں جیونکر لاہن قصائی
لاڈ اس دے والا ڈنہ کریئے لاڈیں لاڈی لاندی
بھائیاں وانگر چاکندھاڑے جا یوسف کھوہ پاندی
سیف ملوک توڑے سی دکھیا شاہ پری دی چھکوں
پر کوئی ہوو نہ آہی اوکھت باہجوں اسے بکوں
- - -

جو کجھ ورتن عیش خوشی دے آہے نال ہزاراں
با آرام جہازاں اندر کردا جائے بہاراں
بک دن کرنا رب دا ہویا اٹھی سخت ہنیری
دھند غبار سنسار چھپایا لگی جھڑی گھنیری
کڑ کے بدلی دھڑ کے پھرناں تجلی دے چمکارے
دور جہاز کھڑ کھڑ مارے جھکھڑ دے اولارے
نوح والا طوفان از غیبوں غرق کرن نوں آیا
شاہ سپاہ تمام پکارن رکھیں باز خدایا

بدل قبر نزول مچایا لہر سمندر آئی
 اگر مجھ سنسار بلائیں رھڑ دے دیہن دوہائی
 صاف کہتے کوہ قاف ہمیری برفاں وانگر جھڑ دے
 چڑھدے دے کھڑ کھندے مارے لہندے دے کھڑ چڑھدے
 فوجاں وانگن نویاں ہاٹھاں آون کر کر ہلے
 زوروں زور سویا بدل جھکھڑ گھڑی نہ ٹھلے
 جھکھڑ بدل غضب اٹھایا ہک پل مول نہ دے
 دھند غبار ہنیرا ایسا اپناں آپ نہ دے !
 شاہزادہ تے یار تمامی کرن ربے ول زاری
 رہا تو ہیں رکھن والا نبی اساں سر بھاری
 ساڈے بخرے دا اج آیا ڈلڈا روز قیامت
 اس طوفان قبر دے وچوں رکھیں صحیح سلامت
 اسیں پچارے رھڑ دے جانڈے واء مراد جھلائیں
 مت اوہ یار پیارا لہے ٹھلے ساں جس تائیں
 شاہزادے تے لشکر اس دے جانی توں ہتھ دھوتے
 موت اتے دل رکھ لیونے ہو تیار کھلوتے
 اچن چیت اک ٹھاٹھ ہڑے دی آئی بہت وڈیری
 پانی نال آسمان دے بھجی دیکھ دلیری
 غوغا شور شونکار قبر دا پہتا انہر توڑی
 جیوں کرا نبر مار زمیں تے ذرہ ذرہ کر توڑی
 ہک ہک موج اچھی آوے کی لہناں طوفاناں
 بیٹھوں مارا لارے بیڑے کھڑ دی نال آسمان

اوتھوں پھیر ہٹھا ہاں سٹے جان زمیں دی تھلے
 شوک وجی کرنا آخر دی خلق آئی تھر تھلے
 ہک دوجے سنگ وج وج بیڑے بھج ہوئے کئی ٹوٹے
 کجھ ڈوبے کجھ تختے ہوئے کجھ وڈے کجھ چھوٹے
 پھیراں گھسن گھیراں اندر غرق ہوئے کئی بیڑے
 مچھ سنساراں آدم نعلے جیوں آٹے دے پیڑے
 کئی بیڑے بھجے ریزے ہوئے رہی نہ مول نشانی
 جو اسباب اونہاں وچہ آہا سبھ کجھ ہویا فانی !
 غرق ہوئی دو ویہاں کشتی لشکر نے خزانے
 دس سے مرد سپاہی ہی رڑھیا زور آور مردانے
 باقی دے کجھ تختیاں اتے آپو اپنے جانڈے
 کجھ مچھاں تے کچھاں کھاڈے پھیر نہ ہوئے واندے
 ہک دوجے دی خبر نہ کوئی کی کجھ ورتی کسے !
 دھند و کار غبار ککارا ناں کجھ سنہیں دے
 شاہزادے نوں خبر نہ کوئی غرق ہویا سی ڈیرا
 ہک مصیبت آپو اپنی دوجا برا ہمیرا
 جھواں اندر بیڑے آہے کجھ اچے کجھ نیویں
 اگے پیچھے اوہلے ہوئے خبر رہے پھر کیویں
 رب بیڑا شاہزادے والا رکھیا صحیح سلامت
 روز اٹھاراں رھڑوا رہیا اندر کانگ قیامت
 جیونکر تیر بندوقوں گولی جانڈے تیز شتابی !
 تینویں کھڑ دی بیڑی تائیں کانگ قیامت آبی

روز انہویں واؤ کھلوتی ہوئی دور غباری
 دن چڑھیا جگ روشن ہویا گئی بہیری ساری
 شاہزادے دے بیڑے اندر مرد رہے بچ ستر
 انہاں نوں بھی ہوش نہ کوئی مردے نالوں بتر
 جاں سورج دی گرمی لگی کجھ کجھ ہوش سنبھالی
 شاہزادے نوں دیکھن لگے اوہ بھی ہوشوں خالی
 روغن لے بنفشہ والا نالے تیل باداماں
 جلدی مغز اوہدے تے ملایا اچھی طرح غلاماں
 دور ہوئی سبھ سردی خشکی ہوش پھری مرساموں
 کھانا طلب کیتوس آدھریا بھرر کاب طعاموں
 ہتھ کھانے ول کر پھڑ ڈھوس صاعد کتے نہ دے
 رو رو ہویا بیہوش شاہزادہ کھانا یاد نہ کسے
 ہائے ہائے ربا یار پیارا دکھ ونڈا ون ہارا !
 اوہ بھی میں تھیں کھس لیونی جبار اقبارا
 کٹھے نہیں کٹھے جمیں دو جسے ہک جندے
 ہک دو جے تھیں گھڑی نہ وچھڑے ہوئے ساں جس دن دے
 جس دلبر نوں لوڑن آئے اوہ بھی ہتھ نہ آئیا
 صاعد جیسا یار پیارا ہتھوں باز کھڑایا
 دشمن ساڈا انبر ظالم راکشن کھاؤن ہارا
 اکھیں ہنجوں پانی دے دل دا پتھر خارا
 دنی جہان مکان بھلیرا جان جوان ایہ فانی
 ہے بدنیت پریت نہ پالے نہیں کسے دا جانی

جو دھرتی تے گل پھل لالے کہ کہ کر دی لالی
 قطرے ظاہر ہوئے مویاں دے رت جوناں والی
 دنیا اتے کون امن وچہ ہر کوئی دکھیرا
 بے وفا سنسار ہمیشہ ٹھگ بازاری بھارا
 کدے کرے سردار جیاں دا دے پوشاکی چٹی
 کدے بناوے پھیر محمد گھمیاں دی مٹی
 ناں کجھ کھاوے نہ کجھ پیوے رہے شہزادہ روندا
 اگلے رونے نوں کی روسی ویکھ اگوں کی ہوندا
 فوج خزانہ خرچ کھڑیا رزق نہ رہیا پلے
 کھارا جل سمندر والا قطرہ چھہ نہ جھلے
 بھکھے تے ترہاے بندے بیڑا جان چلائیں
 چھ مہینے گذر گیونے ویکھن بہت بلائیں
 گنتر وچہ نہ آوے یارو جانے واحد باری !
 تاں پھر بکس دہاڑے آیا ٹوپو ہور رنگیلا
 بہت نفاقت سن پر لایا بیڑا کر کے حیلہ
 میوے کپے رنگ برنگی خوب طرح دے ڈٹھے
 نالے پانی نہراں وگن صاف ٹھنڈے تے مٹھے
 کھاہدے میوے پانی پیتا پڑھیا لکھ شکرانہ
 چار دہاڑے ہويا مقیمی ڈیرا بادشہانہ
 بندے ذرا آسودے ہوئے بیٹھے کھیروں کھیروں
 اپن چیت ہوائے وچوں آیا ہک پکھیروں
 چار بندے وچہ سجے پنچے چار کجے اس پکڑے

اڈگیا لے اٹھاں تائیں شاہ پر کر کے تکرے
 شاہزادے تک بیت کھادی ایہ بھی آفت مندی
 بھلے پھر آیا تاں کھڑی ہو اتنے کر بندی
 تھوڑے جیسے بندے رہندے ایہ بھی مفت کہاں
 رھڑ مرناں اس نالوں چنگا بھسر میوے پاساں
 میوے توڑ رکھے وچہ بیڑی جتنے آہے پیندے
 مشکاں خیرکاں جو کجھ آہیاں پانی بھر بھر لیندے
 بیڑا ٹھیل روانے ہوئے دو مہینے چلے !
 عشقے اندر پین محمد دن دن کم آولے !
 بیڑے اتے جانڈے آہے وچہ سمندر لہراں
 جھکھڑ مینہ غباری پائی کانگ چڑھی سنگ قبراں
 بیڑا چاہ چاہ مارن لگے بھلیاں ہوش سنبھالاں
 مشرق مغرب یاد نہ رہیا نہیں جنوب شمالاں
 خوفوں جان لہاں پر آئی طاقت گئی سریراں
 کرن دعائیں رکھیں سلیاں برکت پیر فقیراں
 جدھر راہ بیڑے وا آبا گھس گیا اس راہوں
 دھکے کھاندا گیا مریندا حکم جدھر درگاہوں
 اوڑک جا اک ناپو لگا ناپو واہ وا وسدا
 رنگ برنگی میوے دانے ہووے بیان نہ جس وا
 مٹھے میوے انت نہ کوئی لذت والے لگن
 صفت انہاں دی ہو نہ سکدی تکیاں لہلاں وگن
 آدمیاں جد ڈٹھے میوے بھکھ نزول مچائے

بیڑا نہ شہزادے ہوئیں باہر نکل آئے
 میوے کھادے جو دل چاہے بیٹھے نال آراماں
 دیگر وقت برابر ہو یا گنی صلاح تماہاں
 شاہزادے فرمایا رات گزارو اتھے !
 بھلے فحری وقت ٹراں گے کھیا کھڑی جتھے
 سمجھناں ایہ صلاح قبولی جو شاہے فرمائی
 اچا رکھ گھناں اک تک کے اس پر جا بنائی
 رکھ اتے چڑھ بیٹھے سارے شاہزادے دی ویلے
 ندیوں نکل بلائیں آیاں شام پئی جس ویلے
 ہک گدڑ ہک شیراں وانگر ہک مانند سنساراں
 ہک ڈڈو ہک کھگاں وانگن بولن پان ککاراں
 کہناں گینڈے وانگر گردن کہناں وانگر اوٹھاں
 کہناں دے قد ہاتھی جیڈے مل لیونے گٹھاں
 ہک صورت بگیاڑے وانگر کہناں لونبر والی
 کہناں باشک ناگاں وانگن دی تمامی کالی
 اوہ آفاتیں رکھیں چڑھیاں بھکھیاں پیٹ انباروں
 میوے کھالیو نے اتنے باہر حد شماروں !
 بےتے مجھ ندی دے نکلے مل لیوں نے جائیں
 تسبیحاں تہلیاں آکھن نالے حمد ثنائیں !
 مچھیاں ہور آوازے بولن وانگن طنبور رہاں
 عجب عجائب سراں بناون ناہیں وچہ حساباں
 ایہ گل کہندے آکھن والے جہاں خبر جہانوں

خوش آواز مچھی دا بہتا ہر جنسوں حیوانوں
 ہک دو جے تھیں بہتر بولی دانگ سرد واں گاؤں
 ایسا رنگ بنایا انہاں سن سن ہوشاں جاؤں
 جدوں اٹھاء آوازاں کیتا رنگ سردوں نبیاں
 جوہ جل اٹھی تے پھر لگی اگ درختاں گھنیاں
 اگو اگ چوٹرنی دے ناپو سارا سڑدا !
 ویکھ ہویا حیران شہزادہ خوف اندر وچہ وڑدا
 کرے دلیاں یارب سائیاں جے بچیوں اج خیری
 فجرے کوچ کریساں ایتھوں مار نہ سٹن ویری
 فجر ہونی تاں اوہ سبھ چیزاں پانی اندر چھپیاں
 سبھ جائیں ثابت دس ناں سٹریاں نہ پیتاں
 سیف ملوک درختوں اتھا ڈھونڈے نال حیرانی
 ناں تھی ناں کو لاکھ کدھرے اگ دی نہیں نشانی
 بہت حیران ہویا اس سروں دہشت من وچہ آئی
 یاراں نوں فرماؤں لگا چلو ایتھوں کر دھانی
 مت کوئی آفت مارگواوے ناہیں جاء امن دی
 بھلی صلاح اسانوں ایتھوں جلدی کوچ کرن دی
 یاراں کہیا اٹھ شاہزادے تابع آسیں امر دے
 چڑھ بیٹھے مڑ بیڑے اتے چلے طرف سفر دے
 میوے چن چن بھار نبائے بیڑی اوپر پائے
 کر کے آس رے دی ٹھلے جتوں چاہے لائے
 چار مہینے بیڑا ٹریا اے نہ خشکی آئی !

میوے خرچ نکھیا سارا کٹن رب بنائی
 خبر نہ کتناں پینڈا آئے کتناں اگے رہندا
 ایسے فکر اندیشے اندر ہر اک دکھیا بہندا
 اک دن اک سنسار مریلے بیڑے مگر ماری
 دو ٹوٹے کرو تاکھلیاں چھک کنڈی دی آری
 ہک ٹوٹے تے رہیا شہزادہ چالی ہور سپاہی
 دو بے ٹوٹے تے جو آہے رھڑ ہوئے سبھ راہی !
 رھڑ دیاں ترے دھاڑے گزرے بھکھے تے ترہائی
 ٹھاٹھاں اندر دھا بیڑا خوف ڈبن دا کھائے
 جے کجھ سختی عشق دسالی شہزادے دے تائیں
 کراں پیارا مکدا نا ہیں چھوٹی گل سنائیں
 اوہ حشر دے ترے دھاڑے گزرے جاں شہزادے
 اگوں آ گیا ہک ٹاپو میوے بہت آمادے
 جت ول ٹاپو نظری آیا تختہ ات ول کھڑیا
 مساں مساں ونج لگاوندے شکر رباناں پڑھیا
 کنڈھے لگ پئے سبھ بندے پڑھیا شکر ہزاراں
 اس طوفان قبر دے وچوں پہتے وچہ گلزاراں
 شہزادے فرمایا یارو کوئی دن اتھے کٹو
 اس ٹاپو دی لہو حقیقت تاں ایہتوں دل پٹو !
 جاں ٹاپو وچہ لتھے ڈٹھی جاء عجائب چنگی
 خوب درخت اتے خوش سبزی میوے رنگ برنگی
 مٹھے تے خوشبوئیں والے کجھ کچے کجھ پکے !

صفت انہاں دی رب نوں معلم کی بندہ کر سکے
 پھلاں دا کجھ انت نہ آیا میوے باہر حسابوں
 کجھ مٹھے رسلے آ ہے لذت دار کبابوں
 پستہ مغز منقی کشمش کھوڑا بخیر باداماں !
 چلغوزے انگور خبانی نغزک مار تماں
 توت شہوت بٹنگ بھرویاں آڑو سیو ناکھاں
 بھی مرچ ہر ٹر بھیڑے پیلاں کی کجھ آکھاں
 سیو بیر بخارے آلو کھوپے گری چھوہارنے
 گوشت کیلے انب الوچے شفتالو پھگواڑے
 ہور وڈے ہک رکھ جہاندے پتر وانگر روٹی
 میوے آدم دے سر وانگر اکھیں متھا چوٹی !
 رات پوے اس رکھ دا میوہ اک اک دھرتی جھڑ دا
 دہنہ نکلے تاں ہسدا ہسدا پھیر رکھاں تے چڑھدا
 آپو اپنی جانی لگن مول نہ تھاں واندے
 نالے راتیں انہاں رکھاں تھیں شعلے ہوون واندے
 لگی آگ درختاں دے سڑ دے وانگر روآں
 جیوں کے تیوں ہوون مر د یہیں نہ کوئی آگ نہ دھواں
 ہندوستان ملک دی حد وچہ ہے اوہ ٹاپو لالہ !
 کہن جزیرہ مالوہ اس نوں نکلیاں مرچاں والہ
 پنج پتر اس رکھ دے ہوندے جس دن بدل دے
 پھل اتے سبھ تنبو بندے پانی وچہ نہ دھسے !
 جس پھل نوں ونج پہنچے پانی تیزی ہوندی تھوڑی

اوہو کالی مرچ نہ چنگی ناں مٹھی ناں کوڑی
 اس ناپو وچہ پنکھی بہتے خوب آوازاں والے
 انت شمار نہ آوے کوئی کر رہے سنبھالے
 عجب عجائب چیزاں دن جتوں نظر کریندے
 رب سچے تھیں منگ پناہاں اگے قدم دھریںدے
 اپن چیت ہک پاسوں نکلے سنگ مر کہن جنہاں نوں
 جنبش شور ہنگامہ کر کے ٹکرے آن انہاں نوں
 سیف ملو کے دے کجھ ساتھی پکڑے انہاں بلائیں
 کجھ دلیری کر کے تھے چھڈ گئے اوہ جائیں !
 ترے دن ترے ترے راتیں چلے گھڑی آرام نہ پایا
 ایسی تھاں گئے جس گردے آدم کدی نہ آیا
 بہت اچے کوہ قافے اتے کوئی دن بیٹھ لنگھایا
 نام نشانی اپنی کارن کجھ مکان بنایا
 جتھے منہ سر آیا اوتھوں پھیرا گیرے چلے
 تھکے ماندے رُودے جاندے لنگھے تھاں کولے
 تبت شہر اندر ونج پھتے لگے کرن نگاہاں
 وڈا نگر عظیم ڈٹھونے اندر چلے اکاہاں
 کی تكدے بازار شہر دے نعمت نال بھرے سن
 میوے کھانے رنگ برنگی کئی اسباب دھرے سن
 ہور شئیں موجود دسیون آدم کتے نہ دے
 بنھیں اتے پیاری باندر دیہن گھنن ہر کسے
 گوشتے کرن لگے اوہ باندر آدمیاں نوں تک کے

ایہ بازار ولوں ہٹ آئے منصوبے تھیں جھک کے



داستان گرفتار شدن شاہزادہ بدست بوزنگان و از انجا خلاص شدن

مارے بھکھ غضب دے بندے میوے کھاندے پھر دے
بوزنیاں دی فوج ازغیوں آن پھرے چوگردے
بک بک باندر ایڈا ایڈا ویکھدیاں دل ڈر دا
سارے بندے گھیر لیونے جان نہ دیندے ہردا
قید ہویا شہزادہ اوتھے کجہ نہ چلدا چارا
ناں اوہ مارے جاوے سارے ناں ہووے چھٹکارا
لے ٹرے شہزادے تائیں نالے اوہدیاں نفران
عاشق بن سوکھلا ناہیں ویکھ عشقے دیاں سفران
قلعہ بلند آہا وچہ ٹاپو خوب طرح دا چڑھیا
شاہ سلیمان نبی چڑھایا لعل جواہر جڑیا
مدت پا انہاں تھیں پچھوں بوزیناں نے ملیا
اس ٹاپو وچہ ہور کسے دا واہ نہ سی پھر چلیا
باندر گھیر شاہزادے تائیں لے گئے اس جائے
سیف ملوک قلعے وچہ وڑیا دم دم رب دھیائے
بہتے برج قلعے دے آہے محکم چھت دیواراں
بک محل آہا وچہ سندر وانگن باغ بہاراں
موتی اتے جواہر جڑیا چھجا چھت بنیرا
دیوے وانگن لاناں مارے جھلمل نور چوفیرا
سیف ملوک شہزادے تائیں نالے اوہدیاں یاراں
اس محلے اندر کھڑیا بوزنیاں سرداراں
شاہزادہ جد پہتا اوتھے ڈٹھا گھر یگاناں !

وہڑے صفی صفائی والے والے تخت شہاناں
 تخت اتے ہک بیٹھا سندر خوب جوان دیداری
 سوہنی صورت سوہنی دیہی سوہنی بہنی ساری
 کالے وال زنجیری بدھے وا ہڑی سبزہ باغی !
 بھکھدا مثل انارے دانے آھیں لٹ چراغی
 سچی سبھ پوشاک شہانی شوکت شان زیادہ
 سرتے تاج جڑاؤ دھریانواں جوان شاہزادہ
 سیف ملوک شہزادے جس دم ڈٹھا اوے تائیں
 رسم شہاں دے نال پچائی ادب سلام دعائیں
 اوہ شاہزادہ بھی اٹھ تختوں ملایا سیف ملوکے
 دوہاں ہک دوئے گل لایا بھائیاں وانگر ہو کے
 سیف ملوکے دی اس شاہے بہت نوازش کیتی
 تنختے اتے کول بہایا یاراں والی نعمتی
 حکم کیتا بوزنیاں نوں جھب لیاؤ کھانے
 چالی باندر کھانے کارن اٹھ لنگرول دھانے
 رنگ برنگی چیزاں نعمت کھانے آن اتارے
 دوئے شاہزادے بیٹھ اکٹھے کھاندے نال پیارے
 کجھ سی گوشت گورخراں وا کجھ کباب مچھی دے
 کجھ پھلکے سن جیوں سنوارے بہتے کنک پچھی دے
 جو کجھ لوڑ اندر دی آہی کھار ہے جد کھاناں !
 خدمت گاراں چا اٹھائے بھانڈے دستر خواناں
 سیف ملوکے ہوئیں کھا کھانا ہو بیٹھے جد تازہ

لگا پڑھن زبور زبانی داؤ دی آوازہ !
 بوزیناں دے شاہ داسن کے بہت ہویا دل راضی
 سیف ملوکے کولوں چکھدا حال حقیقت ماضی
 سیف ملوک کہیا کی دساں حال حقیقت تینوں
 چکھن جوگی گل نہ میری کجھ نہ چکھو مینوں !
 میں دکھیا توں سکھیا شاہا کس سنگ دکھ پھر ولاں
 مصری دے بخارے اگے کاہنوں موہر اتو لاں
 دکھیے دی گل سندا سکھیے دی گل سکھیا
 دکھیا ہائے کرے تاں کولوں سکھیا ہوندا دکھیا
 کاہنوں چھیڑ حقیقت ساڑیں میں کرماں دے تے
 اندر وار میرا رب جانے باہروں ویکھ نہ پتے
 آیا جدھروں آیا شاہا جو لکھیا سو پایا !
 موجاں مان گھراں وچہ بیٹھا کس توں چکھن لایا
 سیف ملوکے نوں اس شاہے کہیا سن توں بھائی
 میں بھی دکھیا تیرے جیہا تاں ایہ گل ہلائی
 بوزیناں دی قومے اندر آدم ہو کے جالاں
 سدھر نال نہیں میں اتھے کس نوں حال وسالاں
 آپو اپنی قومے اندر راضی ہے ہر کائی !
 ناجنساں دی بادشاہی تھیں چنگی دیس گدائی
 میں بھی تینوں کھول سناں جی کجھ حالت گزری
 لکھی جو تقدیر اسماں پر جھل لئی بے عذری !
 مینوں بھی ہمجنس شہزادہ ملیوں نال سبب دے

کوئی دن درد وندائیے اوڑک بھا وچھوڑا سب دے
 سیف ملوکے معلم کیتا ایہہ بھی ہے دکھیارا
 بادشاہے نوں کھول سنایا پچھلا قصہ سارا
 جو کجھ اس سر درتی آہی ذرہ ذرہ کر دی
 سن کے شاہ رماں بھر پنجوں جیوں ساون مینہ وی
 اس شاہے پھر اس دے اگے کیتی شروع کہانی
 جو کیفیت اس دی آہی کھول پیٹا تانی
 سن توں سیف ملوک شاہزادہ کی گل میری آہی
 یا جو جاں دی قومے اندر باپ میرے دی شاہی
 نام میرا فیروز شہزادہ ماں پیو بہت پیارا
 سیر شکار آہانت کردا جنگل ندی کنار
 ہک دن بیڑی اندر بیٹھا پھر داساں دریاویں
 تک کے دکھ لگا آسمانے کہیوس ہلا نہ جاویں
 واء مخالف ایسی جھلی رھڑ ٹریا اوہ بیڑا
 میں جاتا مرجا ساں ڈب کے چک جاسی ایہہ جھیرا !
 جیون دے دم باقی آہے ودھیا پانی داناں !
 دور رھئے تے ترے مہینے رھڑ وار ہیوس نماں !
 بیڑا بھیج ہویا کوئی ٹوٹے رھڑ گیاں سبھ فوجاں
 ہک تختے تے میں آیا رھڑیا اندر موجاں
 جے کجھ عجب قصبے گزرے میں پر باہر شماروں
 دس دن گنیاں لکدے ناہیں دو تن ہک ہزاروں
 اوڑک گل مکاواں اتھے آن لگوس وچہ ناپو

بوزنیاں دی فوجے مینوں گھیر آندا کر قابو !
 جو سردار انہاں دا آبا اس دے کول لیائے
 اوہ وانا اکابر وڈا دانشمند کہائے
 ویکھ مینوں خوش ہویا آکھے بہت پسندایہ آیا
 بیٹی اپنی دے کے مینوں عقد نکاح کرایا
 عقد نکاح میرا اس جانی خوب طرح جد ہویا
 بوزنیاں دا شاہ اوہ الگا چہلنیں روزیں مر یا !
 انہاں دی اس جائے اندر ایہو رسم قدیمی
 جاں سردار انہاں دا مردا کردے سوگ یتیمی
 کتنے روز نہ جوڑے ملدے ناہیں وطنی کریندے
 جاں جاں آدم پیدا ہوندا تاں تاں تیک جریندے
 جاں پھر آدم پیدا ہوندا دیہن اس نوں سرداری
 حکم اوے دامن کھلوندی قوم انہاں دی ساری
 مینوں ست برس ہن گزرے انہاں اندر وسدا
 ایہہ سبھ حکم میرے وچہ ٹردے جے کجھ موہوں وسدا
 چاراک سے اس ویلے باندر حکم میرے وچہ بھائی
 انہاں دی سرداری میون ہور شریک نہ کائی
 چالی روزاں دا ہے رستہ ایہ ولایت ساری
 نام اس دا ہولنگ جزیرہ جس دی میں سرداری
 اس تھیں اگے ہور ولایت سگساراں دی وسدے
 ساڈے نال سدا اوہ ٹر دے پرا ڈرک بھج نسدے
 یا جو جہ فیروز شاہزادہ نام میرا سن بھائی

ایہ کہانی میری جیہڑی تینوں کھول سٹائی
 میں جاتا کوئی ہو نہ ہوسی میں جیہا دکھیرا
 پر پیراں دی مٹی کر دی گل تیری سن یارا
 سخت مصیبت سر تیرے تے باہر انت حسابوں
 رب ملائی دلبر تینوں رکھ امید جنابوں
 سیف ملوک تائیں شاہ رکھیا چالی روز اسجائی
 نت شراب کباب کھواوے خاطر کرے سوانی
 سیف ملوک شہزادے اک دن ہو یا جی اداسی
 لگی چمک پیارے والی بھلی کھین باسی
 سنگی اپنے کول بلائے کہندا سینوں یارو
 آئے ساں جس مطلب کارن نال اوہ منوں وسارو
 بادشاہی گھر اپنے آہی ٹر آئے اوہ سٹ کے
 کھان شراب کباب نہ آئے کابنوں اتھے اٹکے
 آئے منہ پری دا دیکھن چھڈ اپنی سلطانی
 چہرہ بوزنیاں دا تکرے اینویں کر نادانی
 ساتھی کہندے سن شہزادے ساڈا ہے کی چارا
 جدھر چلیں نال تیرے ہاں لا نہیں پکارا
 اس اندیشے وچہ شاہزادہ رخصت منگن جاندا
 یا جو جے فیروز شاہے نوں جا کے عرض سناندا
 اے فیروز شاہزادے عالی سدا رہیں خوشحالی
 دیں اجازت تاں اک گل دا ہوواں اج سوانی
 شاہ فیروز کہیا سن بھائی جو گل تیں دل بھائی

عین صواب اساڈے بھانے چاہئے جلد سنائی
 سیف ملوک کہیا اے شاہا میں ناچیزا بندہ
 تاج تخت سٹ آیا اپنا فوج ولایت دھندا
 جس مطلب دے کارن ٹریا ابے نہیں اوہ لدھا
 چالی روز رہیا بہہ اتھے الفت تیری بدھا
 جے سو برس رہاں سنگ تیرے پھر بھی دسدا تھوڑا
 اوڑک تہاں اساں وچہ شاہا اک دن پوگ وچھوڑا
 میں اج رخصت منگن آیا ہویا جی اداسی
 ساڈی رزق مہار اٹھائی تسی رہو سکھ داسی
 راضی ہو کے رخصت دیہو لوڑاں ہور ٹکانے
 مت جس مطلب کارن آئے پائیے اسیں نمانے
 بوزنیاں دے شاہے جاتا ہویا بہت اداسی
 ہوئے اداسی نوں اٹکاون بری صلاح نراسی
 شاہ فیروز شتابی کر کے کیتی چاء تیاری !
 راہ اوہدے دا خرچ دوا یا جو کجھ آہا کاری
 سمجھناں نوں سرو پا نبھائے جو سن اس دے سنگی
 سیف ملوکے نوں پوشاکی دتی بہتی چنگی !
 جو کجھ لوڑ انہاں نوں آہی اگلے پنہدھ سفر دی
 سمجھو چیزاں پلے پایاں بن کے خاصہ دردی
 گھوڑا پیٹھ اوہدے دا آہا کاٹھی نال سنہری
 موتی لعل لگام جڑاؤ کلمے نعل رو پیری
 اوہ بھی سیف ملوکے کارن کر تیار منگایا

اس تے ہوا سوار شہزادے فیروزے فرمایا
 پر اس پر ہو نہیں چو پیتا ناں ہتھ پیر ہلائیں
 ناں کچھ تنہی کر کے بولیں نہ چا بک دکھلائیں
 مت چھیڑیں تاں اوکھاں ہو سیں رکھیں خوب سنبھالا
 اڈکھڑے پر جوہے کدھرے ایہ تھاں خطرے والا
 باندراک سیانا تک کے ناں انہاں دے لایا
 راہ سوکھلے کھڑیں انہاں نوں کر تاکید بتایا
 جتھے توڑی حد اسا ڈی ناں اوتھے تک جاویں
 اوتھوں پھیر اجازت لے کے گھوڑا موڑ لیا ویں
 شاہ فیروز شہزادے تائیں رو رو رخصت کیتا
 کہیا جے رب پھیر لیاندوں ملیں پیارے میتا
 بک دوہے گل لاء وچھنے وانگن سکیاں بھایاں
 ناں اسیداں مانا بہتر پالن جواشایاں
 سوہنپ رے نوں ودیاع کیتا سیف ملو کے تائیں
 کہیا جس راہ بندر کھڑی اونہیں راہیں جائیں
 بوزنیاں دی حدودے وچوں جاں جاویں گا باہر
 سکساراں دا شہر آویگا آن اوہ ہوسن ظاہر
 دے گھوڑے اس باندرا تائیں اس جاتیوں چا موڑیں
 گھوڑے دی اسواری والا رستہ اوتھے توڑیں
 سیف مولک شہزادہ اوتھوں ہوا سوار سدہا یا
 شاہ فیروز اونہوں کرو دیاع رو گھراں وچہ آیا
 بدلے وانگر گجے گھوڑا مارے دنب الارے

بجلی وانگ کریندا تیری سنب کدھن کڑکارے
جاں گھوڑا تھک جاندا کدھرے ہوندا ذرا مٹھیرا
باند رکن مروڑے اس دے چلدا پھیر ودھیرا
شیراں ہار کنوتی مارے ہرناں جیسے تاری !
پوری ساخت دا گاں چمکن کھنی زین کناری !
کوئل کس رکا بال گھاسے تنگ کڑی سبھ زر دے
تنی ہمیل لگام زنجیری سبھو لالہ لالہ کر دے
دو دن تے دو راتیں چلے آپتے اس حد تے
باند ر مڑکے ہویا سلامی اگے ترے نہ ودھ کے
شاہزادے نے معلم کیتا ایہو انہاں دا بناں
گھوڑا موڑ دیاں اس جانیوں کہیا پچھا مناں
اس باند ر دے ہتھ پھڑپھڑا اتوں ڈھل کے
ہو پیادہ ٹریا آپوں یاراں اندر رل کے
نوبنو شاہزادہ نالے سنگی ساتھی سارے
ست دہاڑے تے ست راتیں چلے بے شمارے
کہو فکر چلن دا دوجا کوئی نہ چنتا بھاری
اچن چیت اک جنگل وچوں اٹھی دھوڑ غباری
جاں اوہ دھوڑ غباری پانی نظر چوہیرے پاندے
چانی تن سگساراں وچوں آن ہوئے پھرواندے

دربیاں جنگ باسگساراں

ترکے ترکے دوڑے آون وانگن کتے ہلکے
وکیہ شاہزادے کہندا یاراں سبھ کھلوؤ رل کے
ایہہ سگسار اسانوں پکڑن آئے نال چلاکی !
مارو تیرا ڈار واہناں نسن وکیہ ہلاکی !
سبھ اکٹھے ہو کھلوتے کر کے راس ہتھیاراں
چمک کمان جوان توانے آن پئے سگساراں
مارن تیر سریر پروون چیر کلیجہ دیندے
پھیر ہتھاں شمشیر چلاون وار دلیر کریندے
دونہہ طرفاں تھیں جڑی لڑائی چمک کڈھی تلواراں
چھم چھم تیر شوکار اٹھایا جیوں ساون دیاں باراں
سیف ملوکے شاہزادہ گئے وانگن شینھ مریلے
پھرے چوہیرے دے دلیری مارن رن وچہ سیلے
نیزہ مار کرے تن ریزہ سانگاں بھنن سانگاں
ڈھالیں اوپر وج وج بھیجن سگساراں دیاں ڈانگاں
سگساراں نے غوغا کیتا آئے کر کے ہلا !
یار شاہزادے دے سبھ کنبے آپ دلیر ہکا
شاہزادے نوں جنہش چڑھیا یاراں نوں للکارے
پڑوچہ رہو کھلوتے دشمن ایہہ مارے کہ مارے
سیف ملوک بہادر ایسا دیوتیاں سنگ لڑوا
دے مروڑا روڑ جیہاں نوں کوئی نہ اگے چڑھدا
حملے وکیہ شاہزادے والے بہمن بہ من مارے

رستم رسم غلامی پھڑ کے آن سلام پکارے
سرسامے دی ہوش نہ رہندی جیوں سرسامے والے
زال زوال ہزیمت کولوں دھولے کردا کالے
اسفندیار بناوے ڈھانہ کے اسفندریا جیہاں نوں
پھیرا دیوں مکھ موڑ فریدیوں رکھے جان جہانوں
چھڈ لاچ اندھور شتابی شان اندھور نہ کردا
شاہزادے دی رکھ شیرینی بنے شاگرد ہنر دا
شاہزادے کر زور دلیری بھن دتا سگساراں
کھس لیے ہتھیار پوشاکاں خوب کرایاں ماراں
کر کے زیر انہاں نوں اوچھوں آپ ہوئے پھر راہی
جنگل باراں بہتے لنگہدے شیر جوان سپاہی
کئی کوہاں دا پینڈا کر کے پستے ندی کنارے
ایسی ندی ڈونگھیری چیری ویکھدیاں بھو مارے
ساقی کاسہ پور شرابوں آن پلا شتابی !
عاشق سکھیا چنگا ناہیں دم دم بھلی خرابی
پی شراب ہوواں مستانہ ٹھلاں ندی پریم دی
جھلاں ظلم اغیاراں والے خاطر یار صنم دی

گرفزار شدن شاہزادہ بدست زنگیاں وعاشق شدن دختر شاہ زنگ

بر شاہزادہ

راوی اس قصے دا یارو دانشمند سیاناں
جس دے شالا بانے وچوں میں گل پھل چن آناں
پھل اس دے گل رتور نگے ہک دو بے تھیں رتا
ویکھدیاں تپ اٹھدا سینہ ایسا ہر ہر تپا
اگوں ایہہ گل لالہ دیندا داغ جگر دے والا
سیف ملوک کرے تدبیراں ویکھ ندی دا چالا !
ناں ہن بیڑی کشتی کوئی ناں ملایا مہاناں
جنتول چھک اندر دی ہووے سر پر او دھڑ جاناں !
بابیں ٹھل پواں وچہ ہاوہ جے میں ہوواں ہکلا
رل کے یاراں نبھ لیونے لکڑیاں دا ٹلا
کئے گھاہ وٹائے رسے محکم کر کے بدھا
جاء فراخ بنائی ایسی چڑھیاں ودھدا ادھا
سبھ اسوار لے تے ہوئے کھول ندی وچہ دتا
جاں لہراں وچہ آیا ٹلا تھر تھر کنبے پتا
میوے کھانے سنہ گئے جد خالم بھکھ اکائے
کنڈی لاء پھساوَن مچھی ، ماچھی عشق بنائے
ایس طرح بے خرچے جانڈے گذر گئے دن چالی
ویکھو ہک تھیں ہک چڑھیندی سختی عشق وصالی
ہک دوروں بے بیڑے آئے نظر انہاں نوں
شاد ہو یا شاہزادہ نالے خوشی ہوئی سبھناں نوں

مت کوئی ایہہ سوداگر ہوئی سنگ اسیں بھی رساں
 آدمیاں دے منہ تکان گے ہوا کٹھے چلداں
 جاں پھر بیڑے آئے بیڑے کیتی نظر شاہزادے
 آہے لرے بیڑے سارے ناں کجھ کمی زیادے
 ہک ہک بیڑے اتے بیٹھا سو سوز لگی کالا
 کالے رچھ خونامی دانگوں آدم کھاؤں والا
 سیف ملوک کہیا ایہ ظالم پکڑ لین مت سانوں
 قید کرن یا مار گواؤں دیہن جواب جہانوں
 جاں سانوں ہتھ پالین گے پیش نہ کوئی جاسی
 یارو کرو لڑائی خاصی مت رب جان بچاسی
 لے کے حکم شہزادے کولوں اٹھے مرد سپاہی
 آب شتاب دتی تلواراں دھون لگے سپاہی
 اٹھ کھلے سر سنبھل نیزے تیراں پر سنوارے
 سخت کمان دئی بھروٹے چڑھیا غضب دو مارے
 گزراں کبر بھرے سرچائے کڈھے پیچ کمنداں
 جمد ہر چھری کٹار تبر بھی بچ کھلوتے چنداں
 شیراں وانگن وٹن دیہی جنبش چڑھی جواناں
 وار کرن للکار غنیمتاں رکھ تلی پر جاناں
 بھلے بھلے میدان بہادر کس کس مارن بھلے
 سانگاں تھر تھر کنہن قبروں برچھے کردے ہلے
 نیزے تیر پرو دن سینے کرن بہادر خیزاں
 زنگی دے سر ٹھٹھ بھجن مٹ جویں رنگریزاں

ہائے ہائے دو طرفی اٹھی غوغا و دھواں
 ایہ ہائے سی جنبش والی اوہ ہائے سی ماروں
 پیا ہنگامہ وچہ ندی دے جے دھرتی تے ہوندا
 اس تھر تھل پچھل اول تھیں ٹا بھی ڈھے پوندا
 چستی ویکھ شہزادے والی زنگی بھی اٹھ کنبے
 غصہ کھاوَن زور لگاوَن اکھیں بلن اپنے
 دوہاں طرفاں تھیں جڑی لڑائی اٹھیا شور ککارا
 ناں اوہ نسن ناں ایہ چھڈن ہویا دور سہارا
 شیر جوان دلیر چو فیروں گھیر رکھن شاہزادے
 پھیر اٹھے جھٹ دیر نہ لانی کردا زیر زیادے
 سیف ملوک نہ سیف چلاوے نیزے مار پروندا
 جتول منہ کرے پھر اگے ناں سی کوئی کھلوندا
 جدھر حملہ کر کے دھائے چھڈ جاوَن تن جانی
 کجھ مارے بہتے ڈب مردے وچہ پانی
 مرد زور آور دے ہتھ کڈھے سخت کمان کڑا کے
 بک بک تیرا تھیرا نکلا چیر سریر لڑا کے
 رابے اوپر رابہ ہوندا فوج دو پاسے تگڑی
 پین ہزارا اڈار تیراں دے جیوں تلیر وچہ کڑی
 برچھے وانگ سیارے سارے اوہ آہنوی تختے
 تیراں وچہ سنبے بھجن لاوَن کو کے سختے
 ختم انداز شاہزادہ مارے چھم چھم تیر خدگی
 تو نیر کیتا سبھ رتا کوہ کوہ سٹے زنگی

کوہ کوہ جیڑا بدن زور آور کوہ کوہ لائے تو دے
 جسے جامے بیڑے سارے ہوئے خون آلودے
 والوں ترکھے سر ساناں دے والو وال نکھیرن
 ہک تھیں وہ چند محمد بندو بندا کھیرن
 لوہو دے ترمائے نیزے پی پی رت نہ رجدے
 کالے رچھ اڑاون نالے شیر لوہے بھی گجدے
 کیتا جنگ ننگ شہزادے تنگ پئے سبھ زنگی
 تک کے کارن آپ پکارن واہ شہزادہ جنگی
 آن گڈا وڈ ہوئی لڑائی ہتھ رڑیں آڈھکے !
 سیف شہزادے دی کئی زنگی گاجر وانگر ٹکے
 ساہے ہوکے آنہ سکدے سیف ملوک اگے
 ڈھواں ترے بنایاں انہاں داء کیویں مت لگے
 شہزادے وا کو ٹلا انہاں دے ترے بیڑے
 اس ٹلے نوں ہتھ پاء لیونے کر کے زور زیادہ
 سیف ملوک چالایاں سیفاں بہت کیتے پڑہتھے
 بھیڑ پئی ہتھ رہیا نہ کھلا جڑے متھے سنگ متھے
 جے میدان لڑائی پیندی حملہ تھکدے زنگی
 ہک ہک بے وچہ شاہزادہ سیکریاں نوں زنگی
 پانی وچہ نہ بھجن ہووے زور نہ کوئی چلد !
 جیہڑا پنجے اندر آوے شیراں وانگر دلدا
 زنگی مار گوائے جانوں چوہاں اوپر چالی
 شیں پھیں کئی ترورے کیتے ہنے خالی

شاہزادے دے لشکر وچوں اٹھ بندے نقصانے
باقی دے رب ثابت رکھے اپنی وچہ امانے



مقولہ شاعر

رہیا شاہزادے ہائے میدان نہ لدہا
سبھ ہتھیار نہ مارے رنج کے زور نہ پھبیا ادھا
اوس طرہ افسوس اسانوں ہوندا وقت ودھیرا
سیف زبان تے تیز قلم دا کر دے گھاڑ گھنیرا
قصہ بہت لمیرا نالے ہور لڑائیاں اگے
بہتی عمر نہ گذری نالے سار زور نہ لگے
تیغ زبان رہن ترہائیاں رنج نہیں رت پیون
بہت شراب پیون اوڑک ماندے تھیون
کدھر رہیا گل محمد کس پاسے اٹھ وگوں
زنگی تے شاہزادے والی کیونکر ہوئی اگوں
پکڑ لیا شاہزادہ اوہناں نالے اس دے سگے
ایہہ بھکھے ترہائے تھوڑے بہتے آہے زنگی
ٹٹا چھک لیا کر زور اچانا پو وچہ لایا
یاراں سنے شاہزادے تائیں شاہے کول پہنچایا
سیف ملوک شہزادے ڈٹھا جاں زنگی شاہ کالا
اول ڈریا تے پھر کہندا واہ سرجن والا
پاک خداوند ماکاں والا ملکوتاں دا سائیں
قدرت اس دی لبھدی ناہیں سارے عالم تائیں
ایسی ایسی شکل بناوے ویکھدیاں ڈر لگدا
قد بے وزن وڈا رکھ جیونکر ہوندا لوٹھا اگ دا
گندی مرہم اٹھاں دی وانگر گندے تے رنگ کالے

وال لمیں بھروئے مچھاں دھڑی بغلوں والے
 سبھ والاں چن گنڈھیں پایاں کہنجاں والے مندے
 گندیاں مچھاں گندیاں بغلوں سارے ہسین گندے
 کالے کان پہاڑی وانگر بولن بول والے
 چٹے دند دس جیوں تارے چڑھن توے دے تھلے
 جاں زنگیاں دے شاہے ڈٹھا سیف ملوک شہزادہ
 ہس ہس کچھاں مارن لگا ہویا خوش زیادہ
 کہندا ماس انہاں وا چاہے جلد کباب بنایا
 آدمیاں وا گوشت سانوں مدت پا ہتھ آیا
 اس گوشت دی سدھر آبی گذری مدت الونی
 اج نصیباں یاری کیتی کرے باہر سلونی !
 جنھاں پکڑ لیاندے آہے اٹھے دے دوہائی !
 شاہا ایہ نہ مارن جوگا وڈا جوان عطائی !
 چالی زنگی ہکے مار گوائے کھلیاں
 ایسا شیر جوان گنواویں کون کہے گا بھلیاں
 حکمت پاک خداوند والی آپے رکھن والا !
 منہ بگھیاڑاں دے وچہ دے کے پھیر رکھے بزغالہ
 بازاں دے ہتھ دے کبوتر آپے پھیر چھڑاندا
 یونس پیٹ مچھی دے وچوں ثابت رکھ موڑ اندا
 اگے قبر طوفاناں وچوں جس بچا لیا ندا
 اوہو رکھن والا اتھے مہر زنگی دل پاندا
 اس زنگیاں دے بادشہے دل پائی رب محبت

رکھ لیوں شہزادے تائیں نال طلب محبت
 دشمن دے دل پئی محبت کروا غور دلاسا !
 خدمت گار کیتا شاہزادہ ویکھ عشق دا پاسا
 کہندا تیر کمان اساڈے چاء رکھی ایہ بندا
 شاہزادہ پھر نوکر ہویا تیری کمانے سندا
 یار شہزادے دے سبھ ونڈے کجھ کسے کجھ کسے
 دس رنگیاں دے بادشاہے دی دھی دے آئے حصے
 جو لڑکی دے حصے آئے اس تے حاضر کیتے
 کر کے ادب سلام شہانہ بیٹھے ہو چو پیتے
 شاہزادی اوہ بندے تک کے اپنے کول بلائے
 حال حقیقت پچھن لگی کون تسیں کیوں آئے
 جو انہاں پر گزری آہی دی کھول کہانی !
 روپ انوپ شہزادے والا نالے عقل جوانی
 سیف ملوک آبا جس رنگ دا قیسا آکھ سنایا
 زنگی دی شاہزادی تائیں عشق مواتا لایا
 عشق نہیں بک ویکھن اتے سنیاں بھی اٹھ لگدا
 منتر روٹی والے وانگن چھرا کیجے وگ دا !
 زنگی دی شاہزادی تائیں لگا عشق نروآ
 تیج اتے سی تیج کریندی پیا دے وچہ چوا
 رات دناں آرام نہ اس نوں رہندی تلو پسلیے
 سیف ملوک پیو تھیں گھناں پئی وچارے حیلے
 آدم بھیج پیونوں کہندی من میرا ایہ بھاناں بے آرام

ہک ایہ نفر مینوں بخشو دان لکھاندا جاناں
 بیٹی دی تک خواہش بھاری کہندا بابل زنگی
 اس بندے بنی بیٹی میں تھیں چیز نہیں کوئی منگی
 ہن ایہ اس نوں دنیا بہترناں کجھ عذر بہانہ
 سیف ملوک کیتا اس شاہے بیٹی ول روانہ
 جا پہتا تاں زنگن بی بی ڈٹھا خوب شہزادہ
 چنگیاڑی تھیں بھانبر بلایا ہویا عشق زیادہ
 بسم اللہ بسم اللہ کر کے اوپر تخت بہایا
 آپوں بھی چہڑھ بیٹھی کولے چن نوں گریہوں لایا
 لاڈ کریدی ڈھک ڈھک بہندی کہندی ہے دلجانی
 بن بن دے میرے جیہی ڈٹھیا کوئی زانی !
 توں شہدا پردیسی بندہ ایہ نعمت تدمہ کتھوں
 اینویں پھر پھر مویوں کو تھاویں طالع جاگے ایتھوں
 توں چندر میں زہرہ وانگر دوہاں نویں جوانی
 ساعت نیک پھری ہن تیری ہونی اج قرانی
 توں گلبن میں چنے ڈالی میں موتی توں ہیرا
 توں الوان سرخ میں نینوں میں سالو توں چیرا
 جوڑی اج خداوند جوڑی توں راجہ میں رانی
 میں بن اگے تدمہ اکلیاں کیوں کر عمر وہانی
 سیف ملوک ڈٹھا اس ولوں کی کجھ نظری آیا
 منہ توے دے تھلے وانگر اس تھیں رنگ سوایا
 کاٹھی ساہنک دا جیوں گروا ہوندا سر کے کولا

پرا وہ بھی کچھ پکا ہوندا منہ اس واسی پولا
 ہاتھی وانگن اھیں گھٹیاں ریتاں سن رت چھائی
 گلہاں آپھر آپھر ہوياں جیوں ساون دی چائی
 ہاتھی وانگن نک موہیں تے ڈڈو جتنا چیرا
 دند بھی ہاتھی بارو سالاں سخن دوجا ہے بھیرا
 واں گلہاں تے متھے کنیں سوئیاں وانگر دسدے
 ہوٹھ موٹے تے پلپل کر دے ایہ پھسدے کے پھسدے
 کراں دھیان بیان نہ بہتا مت طبع ہو کھو ہری
 گندی بو ہوا ہڑ نکل دی جیوں دوزخ دی موری
 بے وانگر کن کھلوتے ٹھوڑی وانگر چوہے
 ناساں دے سوراخ ورگ سن دو بابل دے کھوہے
 گردن ڈھڈوں وانگ آواز ابولے سو جن ناڑیں
 سپے وانگ دیہی پر کندے چھپن نہیں اچھاڑیں
 کوچاں دی کی گل سناویں کپے جیوں ڈبگردے
 یا ادھ پھوک شناہیاں خیرکاں ہلدے ٹھل ٹھل کر دے
 کالی کہنجاں والی نالی جیوں کر کھیرا بگدا !
 بغل دی بدبوئی کولوں ناپو گھاہ نہ اگدا
 پیارے چیرے پیر اینویں جیوں ہتھم دو خدی کرسی
 ٹنگاں ہتھم دوزخ دے کالے ڈھد ووصیا کی ٹرسی
 کالے رنگ تے رتی سرخ دہڑی جیوں رت خوکاں
 گل وچہ زلفاں بوہ مچائی جیوں پیارے بھوکاں
 عنبر تے کا فوری منکے جو گل پاون ناریں !

موتی گلیاں سچیاں نالے پاؤں بوندیں ہاریں
 انہاں شمیمیں دے بدلے اس نے کی کجھ بار بنایا
 عنبر تے کافورے بدلے ہنگ دا منگا پایا
 موتی بدلے گندھے چٹے سلے چاء پیازی
 کلیاں بدلے تھوڑے کلیاں دم دم سی بو تازی
 ویکھدیاں جیو کچا ہوندا ڈاکر ڈاکر مرینے
 جو چاہے سوچا بناوے رب ڈا ہڈے تھیں ڈریے
 ہوو اگے تعریف زنگن دی لازم نہیں سناون
 ڈر اگدامت عاشق سن کے ماریں تھیں چت چاون
 سیف ملوک کہیا میں اگے ہر مشکل وچہ ول سناں
 تینوں ویکھ پیا دل سوڑا ہائے ہن کتول چلساں
 جس ویلے کوئی دن لگے تیرے جہیاں بلائیں
 بادشاہی دی دولت دے کے کہتے رکھ چھپائیں
 کر کر رہی ٹنگار ہتیرے سیف ملوک نہ تکتا
 منہ موڑے تے اکھیں میٹے بہت جدوں پھر اکدا
 نالے گل شاہزادے والی بہت بری اس لگی
 نا امید ہوئی نہیں مندا پیٹ چھری اس لگی
 زنگن غصے ہو فرمایا لہنہاں نوں لے جاؤ
 ہر ویلے ایہ رہن نہ ولے چکی خوب پیہاؤ !
 زنگیاں پکڑ لیے اوہ بندے چا جگوائیاں چکیاں
 نازک ہتھ امیر شاہزادے پیہن جواراں مکیاں
 پیہہ پیہہ چکیاں باباں تھکیاں پر پراٹھے چھالے

قبر تر دلاں دے منہ آئے راج کماون والے
 رتو نال ہوون ہتھ رتے چھالے بھر بھر بھسڈے
 کس کس نال کیتی گھٹ اس نے عشق اتھا گھٹ جس دے
 جاں اوہ بہت ہوئے در ماندے رنگی تک تک ہسڈے
 سبھناں تہر ہتھاں وچہ دتے لکڑیاں کم وسڈے
 پھڑکے بتر گئے وچہ جو ہے ناں کجھ عذر بہانے
 چیرن لکڑیاں دن سارا کھڑن ہر چچی خانے
 رات پئے تاں چکی جگون مر مر پھینڈے دانے
 ایسے طرح عذاباں اندر چالی روز وہانے
 سیف ملوک شہزادہ اک دن یاراں نوں فرماندا
 یار دجے سو برس اینویں بہیں کریئے کم انہاں دا
 پھر بھی نہیں خلاصی کر دے آؤنس کھلویئے
 دھرتی تے نہیں نسن دیندے دریا اندر پویئے
 ایہ صلاح پسند تماماں کیتی نال ارادے
 کہندے آفرین ہزاراں عقل تیری شاہزادے
 شاہزادے ہک یاراں وچوں پاس رنگن دے گھلایا
 جو کجھ مکر فریب پڑھلایا دین سینہا چلایا
 جا کہندا اس رنگن تائیں میں گھلایا شاہزادے
 کہیوس کرو ظہیر نہ سانوں اوکھے ہوئے زیادے
 جو کجھ خواہش تیری ہوئی سو یو میں بھی منساں
 فرق نہ کرساں حکم تیرے وچہ تابع تیری ہنساں
 تیر بتر تلوار کماناں دیہہ ہتھیار اسانوں

دس دن ہو کر گذار ملاں گے طلب شکار اسمانوں
 سن کے ایہ سنیہار زنگن بہت ہوئی خوشحالی
 بھیج دتے ہتھیار انہاندے ہو کر گھلی کچھ ڈالی
 دس پہاروں باراں سنگیں کوہ کے خوب پکائے
 پنج دریائی مجھ وڈیرے اوہ بھی چا تلائے
 بھیجی ایہ مہمانی کر کے سیف ملوکے تائیں
 دساں دناں نوں مانا کیتا بیٹھی چائیں چائیں
 سیف ملوک شکار بہانے چھڈ گیا اس تھاویں
 ٹالا محکم نہج کر یہیں ٹھل پیا دریاویں
 یاراں سنے سوار ٹلے اتے ہو ٹریا شاہزادہ !
 قیدوں رب خلاصی بخشی کر دے شکر زیادہ
 ترے دہاڑے ٹلے اتے رہڑ دے گئے شتابی
 چوتھے روز ڈرہی پھرا گوں ہو کر قضا وہابی
 آئی باجھ نہ مروا کوئی جے ڈگے اسمانوں
 توڑے وچہ سمندر ڈوبے خوف نہیں کچھ جانوں
 آئی دے دن بچدا ناہیں جے سو پائے پہرے
 لکھ دوا ہک لکھ نہ لگدی ہتھوں بندے موہرے
 چوتھے روز پکھیرو کوئی اڈوا اڈوا آیا !
 قد اوہد کی آکھ سنداں انت نہ جاندا پایا
 پنجہ مار اس پنکھی ٹالا چاہو اوچہ کھڑیا
 یار رہے سبھ ٹلے اتے شاہزادہ مڑ چڑھیا
 پانی وچہ ہوائیوں گڑیا اچی جانیوں آیا

ڈب گیا دریا دے تھلے رکھیں بار خدایا
 غوطے کھاندا مر مر جاندا پڑھدا نام الہی !
 ہمت کروا باہیں تردا تارو مرد سپاہی
 زور آوری شہزادے والی گنتر وچہ نہ آوے
 رب دی پانی بھلے بھلیرے کون شمار لیاوے
 راکھا عشق آبا وچہ دیہی نہیں تاں کیکر بچدا
 رچدا عشق جتھے پھر اوتھے قاتل موہرا بچدا
 یمن عشق دا ہر کوئی جانے گل نہیں ایہ گجھی
 کسی پیر حرپے وچہ دھریا چرا گے دے بجھی
 روڈا وڈھ ندی وچہ سٹیاں تاں بھی ناہا مویا
 آ محبوباں دے دروازے پھیر سواں ہویا
 شاہ شمس دی کھل لہائی اڈی چوٹی تائیں
 زندے رہے نہ موئے کتنے گن سنائیں
 جے ہک واری مر کے جیوے پھر انہاں کی مرناں
 دنیا اتوں جس دن بھاوے اس دن پڑدہ کرناں
 بعضے عاشق ہن تک زندے دنیا اتے وسدے
 خاصاں تائیں ظاہر وسدے عامان بھید نہ وسدے
 رانجھے بہر سیالے والی ایہو گل سنندی
 چپ محمد بات اجیہی ناہیں بہت پنہندی
 مخفی سر خداوند والے آپ نہ پڑدہ جاندا !
 بنے لا شاہزادے تائیں اوہ ہے رھڑ دا جاندا
 پانی اندر تر دی رھڑ دی لکڑ اک ہتھ آئی

ہوا سوار لکڑ پر بیٹھا نہیں وچہ رہنڑ وا جانی
 دس دن تے دس راتیں رھڑیا پھیر لگا جاوندے
 دندے تے کوہ قاف وڈیرا وانگ اسماں بلندے
 ناں کوئی چن نہ کوئی میہڑا کدھے پیر نہ لگدا !
 اس پر دندا سر تلویا بیٹھ سمندر روگدا !
 میوے وا درخت دندے تے نال پھلاں دے گندے
 شاخاں پیچ زلف دے وانگر پھل محبوباں بندے
 ڈالی بواہاں پنچے وانگر پت ندی پر ڈالے
 ہتھی دے شاہزادے تائیں اوپر کچھن والے
 شاہزادے نے ہمت کر کے ڈالاں نوں چا پھڑیا
 لکڑ اوتھے خوب پھسائی آپ رکھے تے چڑھیا
 دو دن تے دو راتیں اوتھے بھکھاتے ترہایا
 رکھے اتے چھپیا رہیا کر پتاں وا سلیا
 ترتبے روز دوپہراں ویلے اژدہا اک آیا
 کوہ قافے توں لہہ کے اس نے آن ندی منہلایا
 شاہزادہ اس ڈٹھا تا میں ندیوں پانی پیتا !
 پھیر پہاڑی دل منہ کر کے ٹریا پرت چو پیتا
 اژدہا کندھتا جاندا اس دلوں منہ پھیری
 شاہ توکل رب دی کر کے کیتی چاء دلیری
 پوچھل اس دی نوں ہتھ پایا محکم کر کے پھڑیا
 ایس سبب پہاڑے اتے صحیح سلامت چڑھیا
 جدوں پہاڑ اتے چڑھ رہیا دنب اس وا چھڈتا

چھپ گیا شاہ رکھاں اندر سب گیا کندوتا
 میوے کپے سن اس جانی خوب ابخیر کھجوراں
 کھادے جیکھ خوانش آبی بیٹھا وانگ صبوراں
 پانی بھنی جو پوشاکی اوتھے بیٹھ سو کائی !
 گھڑی آرام کیتا اس جانی اکھ ذرا بک لائی
 جاگ پیاتاں یاد پیو سے ماپے صاعد بھائی
 نالے ہور آشنا پیارے سخن یار وفائی
 اس سوون دے بدلے آھیں ہنجوں بھر بھر رویا
 کرے تیاری مار کٹاری مرے بہتر مویا
 پھیر کہے ایہ مڑناں مند آپوں کہیں گانا
 موت حرام شریعت اندر اگے جگ دا گھانا
 پھیر صبر کر ٹریا ایتھوں دم دم رب چترے
 اوس جنگل وچہ ٹردے ٹردے اٹھے پھر گزارے
 دوجے روز ہویا دن روشن ساری جوبہ سہائی
 موت حرام شریعت اندر اگے جگ دا گھانا
 میوے دار درخت عجائب ہر ہر پاسے کپے
 اک تھیں اک رسیا وسدا جس جس طرفے تھے
 شاخاں توڑ بناوے خرچی کجھ بدھے وچہ لیڑے
 کی تھکدا اک پاسوں آئے وڈے وڈے کیڑے
 کجھ کجھ وڈے کتے جیڈے کجھ مثل بگیاڑے
 شاہزادے نوں کھاوَن دھائے چڑھیاںس پہاڑے
 اوے وقت اک پنکھی آیا وڈا قد شاروں

کیڑے چن کھاوے اس سارے خالی پیٹ انباروں
 جاں اوہ اڈن اتے ہویا شاہزادے کر ہمت
 پکڑے پیر اوہدے بہوں تکرے اڈیا اوہ لا قوت
 شاہزادے دا بھار اس پنکھی لکھے جیڈ نہ جاتا
 اڈ ہوائے اندر جاندا چھڈ زمیں دا حاطا
 کئی پہاڑاں اتوں لنگھیا کئی ناپو دریا واں
 اک جنگل وچہ آیا اگوں وڈا درخت اچاواں
 پیٹھ اوہدے جا بیٹھا پنکھی پیر شاہزادے چھڈے
 چھڈیاں سار گیا چھپ اوتھے جھنکڑ آہے وڈے
 اس پنکھی دا نام کتابیں کوہ پیکر کر کہندے
 اوتھے سن دو بچے اس دے رکھے اتے بہندے
 جاں پنکھی چڑھ رکھ تے بیٹھا شاہزادہ کی تکرہ
 باشک مانگ کوہ قافوں ڈھلیا آیا داؤ پھلدا
 کوہ پیکر دے رکھے اتے باشک مانگ آ چڑھیا
 پنکھی کوہ پیکر بھی اگوں تکرہ ہو کے لڑیا
 کیتا جنگ سنگ دوہاں نے مارے جنگ پکھیروں
 سب کل انگیار موہیں تھیں مارے ہو چوہیروں
 پنکھی چھڑیاں مارے چھڑیاں اس بھی جوہیں چھڑیاں
 چیخ چلائے منج چوئے بنج بنج جانی پڑیاں
 مانگ نہ جاوے بھاگ زور آور لاگ زہر دے ولوں
 مارے ڈنگ فرنگ کماے تنگ کرے اس گلوں
 لگی لڑائی مانگ اڑائے ہووے چڑھائی دم دم

جھلن پھٹاں کر دے چھٹاں مارن سٹاں جم جم
 کڑ کڑ کر کے پر پڑ بھن دے کوہ پیکر جد ودا
 پھڑ پھڑ بھڑ کے اک موہیں تھیں ناگ جدوں پھرو جدا
 اوڑک ڈنگ چلایا ناگے مارلیا کوہ پیکر
 دشمن دا دم پو پھر لوڑے بچے جو ہے پیکر
 جھنگی جھٹاں جاڑاں پھردا ناگ غصے نے چایا
 آکھے تخم گواواں اس دا جس ایہ جنگ مچایا
 ویری تے ہتھ پیندا جس دا ایہو جیہی کریندا
 بچا کچا جان نہ جھڈ دا چن چن مول مریندا
 چوہاں دناں دی حرص اتے ستم دوائے تے کرناں
 جھوٹھا دایا کی محمد اوس نہ ہوسی مرناں !
 شہزادے دے پاسے آیا ناگ جدوں کر پھیرا
 نس گیا اوہ چھپا چھپا اوتہوں پنہدھ گھنیرا !
 چھپیا ہویا دیکھے دوروں ناگ جدھر منہ کردا
 بوٹی گماہ سٹرن رکھ اوتہوں ایڈا جوش زہر دا
 سٹر بجھی اوہ جوہ تمامی جس جس پاسے بھویاں
 باشک ناگ ایہ کارج کر کے پھر چچا ہاں رویاں
 سیف ملوک اس جوہ اندر سر دھڑرتے ڈٹھے
 کئی پچھاتے اپنے پچھلے یار پیارے مٹھے
 سر دھڑریاں والے تک کے رتو بھر بھر رویا !
 سر منہ پونجھے تے گل لائے اوتہوں رخصت ہویا
 بہک لگا غم یاراں والا دوجا بھکھا تہا !

اوس کوہ قافوں لہنا اوکھا کم ہویا بے وسا
 جس خیبر دی سخت چڑھائی اس تھیں بری لہائی
 لہن نہ ہوندا اوکھے ہو کے چڑھ جائے جس جانی
 پنکھی نے چک آندا آبا شاہزادہ اس جانی
 پیریں ٹرکے لہناں آیا بڑی مصیبت پانی
 مڑ مڑ رووے یاراں تائیں ڈا ہڈے درد اباوں
 پتھر بھی گل ہوندا پانی شہزادے دے حالوں
 کہندا ہائے ہائے یار پیارے درد ونداون والے
 پایاں گھر لڈکے آپے خوشیاں کر کر پالے
 کوئی امیر کوئی شاہزادے کجھ وزیراں جائے
 میرے چچے گھر درماپے دیس وطن چھڈ آئے
 بکدم میں تھیں جدا نہ ہوندے سے سختی سر سہندے
 جے میرا سر تا ہووے کھلے سرے تے رہندے
 سمجھو ابد کے ہو ہو جانڈے کھانوں پیوں رہندے
 مریئے اسیں شاہزادہ جیوے نال پیارے کہندے
 اوہو گل برابر ہوئی ایہہ گئے میں رہیا
 ایہہ افسوس انہاندا مینوں کدے نہ ہوئی بہیا
 خدمت میری کر دے آپے نال محبت خاصی
 ہائے ہائے ربا کتھوں ملمس ایسے یار اخلاسی
 میں کم بخت نہ ہویا آپوں جس ایہ بھانبر بالے
 کاہنوں نال لیاندے آپے کتنے جھگے گالے
 بک روہڑے دریاواں اندر کھلڈے کجھ بلائیں

کچھ لڑائیاں اندر مارے میریاں من رضا کیں
 ایہہ شہدے آموئے اتھے کوہ قافاں دی چوٹی
 گور جنازہ کفن نہ ہویا ناں چلیہ روٹی
 ماپے گھرا وڈیکاں ہوسن سبھ ہوسن دن گندے
 درد فراقوں ہنجوں موتی ٹوپے بھر بھر مندے
 ہک ہکلا رہیا نماں مارے یار پیارے
 کون کرے اپرالے صرغے کون وڈے دکھ بھارے
 خبر نہیں کس جانی میں بھی دانگ انہاندے مرساں
 کی جاناں دیدار بجن دا کرساں یا ناں کرساں
 ایہ سب یار پیارے کیتے سر صدقہ دلبر دا !
 اپنی جان تلی پر رکھی اوہ بھی حاضر کردا
 یاراں کولوں ودیج ہویا یاراں گوں رب میلی
 تساں اساں ہن آخر میلا سبھناں اللہ بلی
 بہت مصیبت سہہ کے لتھا اس کوہ قاف برے توں
 اگوں سخت اجاڑیں آیا کس پہرے تے ریتوں
 میوے کھاندا پانی پیندا کردا یاد الہی
 ناں کوئی شہر گراں نہ آدم نال ملدا کوئی راہی
 ہور درندے اتے چرندے ملدے ودھ حسابوں
 سیف ملوک نہ رتی ڈردا مست پریم شرابوں
 گورے پیو شراب برانڈی توپوں مول نہ ڈردے
 جنھاں شوق صراحی پیتے بھوکس تھیں اوہ کر دے
 ہتھوں ڈرن شاہزادے کولوں آدم شیر بلائیں

جہاں اقبال اوہدے دی ناہی ہائیں مائیں
 عاشق عالم مرد زور آور نالے سی شہزادہ
 خوش آوازے برق اندازے نالے حسن زیادہ
 نیا جوان شجاعت بھریا ہتھ سخاوت والا
 وائشمنڈ پوشا کے ولوں وسدا مر دا جالا !
 اینہاں مفتاں وچوں جیکر ہک کسے وچہ ہووے
 اس تے بھی کوئی پے نہ سکدا دل کرجدوں کھلووے
 ہک ہک مفتاں اینہاں تھیں آبی خاصے سائے والی
 جس وچہ ایہ تمامی ہوون اس دا سایہ عالی !
 عاشق اگے تابع ہوون جیو جنتر صحرائیں
 توڑے کر اکٹھیاں رکھے بکریاں شینہ لگائیں
 مجنوں کول پہاڑے اتے ہر دم بیٹھے ستے
 شینہ بگیاڑ برڈے گدڑ رہندے آہے کتے
 جس نوں آکھے آون دیون کول اوہدے بہ جاوے
 درووں موڑ ہٹاون پچھے جیہڑا اوس نہ بھاوے
 تاہیں سیف ملو کے تائیں آفت کوئی نہ مارے
 مرنیواں کر چلن اگوں جس ول نظر گزارے
 اس جنگل وچہ ٹردے کتنے روز لنگھائے
 ہک دن فجرے شہر چبارے درووں نظری آئے
 نالے شکر بجایاوے نالے سی بھو کھاندا !
 خبر نہیں کی لکھیا ملسی ہوگ ایہ شہر کہناں دا
 تروا تروا نیڑے آیا پہتا دروازے !

ڈٹھا شہرو ڈابے حدا باغ چو فیری تازے
ہر ہر جالی نہراں وگن پھلے پھل ہزاراں
ڈاہل اوڑا زیں پر آندے میوے سب اناراں
خوب طرحاں دی رونق باغیں زینت زیب تمامی
چوک اراک بنے وچہ عمدے خاصے حجرے عامی
سمجھنیں گلے باغ چنگیرے آڈم وچہ نہ کوئی
فکر پیا جو سجدی آہی شایت اوہو ہوئی !
آدم باہجوں دھرت نہ سوئے زیب زیں دا ایہا
جس بانے وچہ جنس نہ دے اوتھے بہناں کیہا !
شاہزادہ لنگھ گیا اگیرے باغاں وچہ نہ اڑیا
شہرے دے دروازے پہتا لوڑے اندر وڑیا

رفتن شہزادہ در شہر زناں وعاشق شدن زناں ورفتن شہزادہ

از انجا بودی سہمناک

کی تگدا دروازے اتے بیٹھے چالی بندے
زینت زیور لگی سہناں سونے موتی سندے
سیف ملوکے بندے تک کے ہوئی ذرہ تسلی
کہے سلام علیک انہاں نوں نال عبارت بھلی
کہیا علیک سلام انہاں نے مٹھیاں نال زباناں
سن آواز شہزادے جاتا ہے آواز زناں
مرد نہیں کوئی وچہ انہاندے ہین ایہہ سکھو ماریں
مت کوئی مکر فریب نہ ہووے ربا خیر گزاریں
وکیہ جوان رنگیلا سندرا اونہاں بھی دل چڑھیا
شاہزادے تھیں پچھن لگیاں کون کوئی توں اڑیا
آدم ہیں یا جناں وچوں یا کوئی نور فرشتہ
بہت پسند اسانوں آیا تیرا شکل سرشتہ
سیف ملوک کہیا میں بندا نسل آدم دے وچوں
شہر مصر دا میں شاہزادہ پشت عاصم دی وچوں
ہک مصیبت میں پرورتی پیا قضیہ بھارا
جنگل تے کوہ قاف سمندر اس تھیں پھراں پیارا
سن کے گل شہزادے والی ہوئی انہاں نوں شادی
سیف ملوکے نوں لے گیا کول اپنی شہزادی
سیف ملوک جدوں جا پہتا ڈٹھوس تحت شہانہ
موتی لعاں نال جڑاؤ عجب صفاسب خانہ

خدمت گار چو طرفیں ناریں ہر اک پھل گلابی
 تخت اتے شہزادی بیٹھی چہرہ وانگ متابی
 جوڑا بروطاق بہشتی یاد و سخت کماناں
 پمیاں جیوں تیر خدگی گھائل کرن جواناں
 ظالم نین کٹاراں وانگر وچہ کچلے دی دھاری
 دیکھن والے نوں کر غمزہ سانگ کھجے ماری
 سوہناں قد سہیلی ویہی نازک شاخ چمبیلی
 چنن بدن گگے وچ بشیر زلفاں عطر پھیلی
 زیور زیب شہانہ لگا کون شمار سناوے
 جتول منہ کرے جھلکاروں کنب کلیجہ جاوے
 شوکت شان ڈٹھا شاہزادے ہویا ترت سلامی
 اوہ بھی اٹھ کھلوتی تختوں کر تعظیم تمامی
 بی بی دا دل دیکھدیاں ہی ہو گیا بے وسا
 اٹھ ملی گلی لگ شاہزادے جیوں شربت نوں تسا
 تختے اوپر چاہڑ بہایا آپوں بیٹھی جڑ کے
 شاہزادے نوں دیکھ نہ رجدی نظر کرے مڑ مڑ کے
 خدمتگاراں نوں فرمایوس جلد عام لیاؤ
 اس مہمان پیارے تائیں میرے نال کھلاؤ
 - - -

حاضر آن ہوئے اس ویلے کھانے بادشہانے
 کھیتے تے پالو دے پچے ہور پلاء زردانے
 مغز بادام منقہ پستہ میوے ہور بھلیرے

خوب اچار مرے مٹھے کھانے چنگ چنگیرے
 کھانے کھا ہوئے جد فارغ آیا جیو ٹکانے
 شاہزادے تھیں پکھدی بی بی کر خن من بھانے
 دسیں توں شہزادہ کوئی ہو سیں بھی شاہزادہ
 سچ سناس پاسیوں آئیوں کدھر جان ارادہ
 سیف ملوک کہیا سن بی بی سونی شاہ زناں دی
 غلط کہیا میں شاہ زناں دی حاکم ملک مناں دی
 شاہ عاصم سلطان وڈیرا مصر شہزادہ والی !
 میں ہاں بیٹا اس دا بی بی گل دساں سچ والی
 حال حقیقت جتنی آہی ساری کتھا سنائی
 آس ملن دی جھاگ قصبے آپہنا اس جانی
 سن کے گل کہانی ساری بی بی نے دل لائی
 شاہزادے دی خاطر کارن مجلس خوب سہائی
 ہر ہر جائے عود دھکائے بو، گئی وچہ کوہاں
 بھر پیالے مدھ پیالے بکس دوئے نوں دوہاں
 راگ سہاگ بی بی من بھاندے کڑیاں سوہلے گاؤں
 چنگی تارڑی ماہنگا پوندا ساز آواز سناؤں
 عین شہانہ چین مچایا خوشیں رین گزاری !
 بی بی شاہزادے سنگ کیتی الفت بے شاری
 بہت محبت تے ولداری جاں کیتی اس بی بی !
 سیف ملوک ہويا دل کھلا ڈا ہڈا سفر غریبی
 بی بی کولوں پکھن لگا نال زبان کراری !

کی کچھ نام اس دیس ملک دا کس دی ہے سرداری
 بی بی کہیا سن شہزادے تیری جان سلامت
 حسن اقبال چڑھاوے ہووی تیکر روز قیامت
 نام ملک دا شہر زناں دا ون اس وچہ ناریں
 میری ہے سرداری اتھے دھرونی شہر بازاریں
 سیف ملوک کہیا ایہ نگری دیس ملک بکھواری
 سیر کرن دی خواہش مینوں تکاں پھر کے ساری
 جو جو ایس زمین وچہ ہووے سر عجائب کائی
 جاواں تک افسوس نہ لگے جاں کوئی گل سنائی
 بی بی ترت منگائے گھوڑے خاص سواری والے
 چوکریاں تھیں رجن ناہیں وانگوں ہرن غزالے
 پوئے وچہ نہ پہنچن دیدنے داء پرے دی تائیں
 پیراں نال نہ لگن دیندے دھوڑ کھری دے تائیں
 بی بی تے شاہزادہ دے ہوئے سوار شتابی
 خدمتگاراں نبھ قطاروں کنجے پھڑی رکابی
 شہر بازار جاء مکاناں ہر کوچہ ہر بل وچہ
 شاہزادے نوں پھیرے بی بی باغ بہار جنگل وچہ
 جت دل نظر کرے شاہزادہ دس سنر کڑیاں
 ہر جھاکے ہر محل چوبارے واہ شکلاں دل پڑیاں
 ہر غرنے وچہ طرفے تکدا ہر ہر قدم صنم نوں
 ہر کوچے سے سوچے سوہنے تم کرن جو غم نوں
 ہر ہٹی ہر وہڑے اندر ہر ہر گلی بنیرے

حوراں جیسی صورت ناریں تکیاں شاہ چو فیروز
 ناریں کھٹن ناریں کھاؤں ناریں سبھ کم چائے
 اوہو خریدن اوہو وچکن خوب بازار سوہائے
 ہک نڈھیاں ہک وڈیاں ناریں کہناں خوب جوانی
 بیک بیکاں دی صورت وافر تارے جیوں آسانی
 ہر ہک عجب جمال شہزادہ تگدا جاوے کھلا
 ثابت عشق پری دا آہا یار ولوں نہیں بھلا
 جس دل اندر عشق سماں اوس نہیں پھر جاناں
 توڑے سوہنے ملن ہزارا نا ہیں یار واناں
 غزنی دے سلطان ہزاراں سوہنے آہے گولے
 وال آیا زعفر دے اتوں سمہناں تائیں گھولے
 چنوں روپ زیادہ دیہ تے ویکھ چکور نہ پھردا !
 بھانبر بلدے ویکھ پنگا دیوا چھوڑ نہ کردا !
 لیاں نالوں گوریاں کڑیاں مجنوں نوں دس چکے
 اس تے جان کرے قربانی لہنہاں دل نہ تھکے
 بوبا پتھر مقناطیے اٹھ ملد کر دھانی
 موتی ہیرے ویکھ نہ اٹھدا قیمت رنگ صفائی
 پیلا منکا نیڑے کھڑینے لکھ اس نوں اڈ ملدے
 لعل نال اڈ چڑن راہ نیارے دل دے
 یار کمینہ جس دل پڑیا چنگا ویکھ نہ بھلدا
 جس دا سبھ تھیں بہتر ہووے سو کیوں درد رلدا
 حرص مجازی شہوت بازی جس اندر وچہ ہوندی

ہر اک صورت اجلی تک کے پئی طبیعت بھوندی
 جس سر سر عشق دا اوتھے شہوت مول نہ سدی
 جس دل حب بجن دی اس وچہ جب نہیں ہر کسدی
 اک نہ ساڑے ککھ جنہاں تے رحمت بدلی وسدی
 اینویں صدق نہ ہار محمد ویکھ طبیعت ہمدی
 شہوت باز مجاز حرص دے ناز نیاز نہ جان
 راز گواہون باز نہ آون ہتھوں باز رنجان
 کامل عشق خدایا بخشیں غیر دلوں مکھ موڑاں
 بکو جاناں بکو تسکاں بکو آکھاں لوڑاں
 آوے مستی جاوے ہستی بھلے شکل پرتی
 پیرا کسیر گھتے ہوسوناں ایہہ کٹھیاں جستی
 کدھر رہیا گھاٹ محمد کدھر آیوں ترکے
 قصہ سدھا صاف سنائیں خوب سنبھالا کر کے
 سیف ملوکے شہر ملک دا کیتا سیر بھلیرا
 ڈٹھا بک وچکار شہر دے گنبد بہت اچیرا
 چوٹی اچی چنے توڑی پیر زیں پر کپے
 رنگ صفائی نظر نہ ٹھیرے سورج مثل چمکے
 شیشے پھل زرد دے تارے انبر جیسا گردا
 اوہ قائم سی دینہاں راتیں انبر ہتھوں پھردا
 جیونکر انبر اتے کردے گردش برج ستارے
 کہن نجومی اس گردش تھیں ظاہر ہون پھارے
 اس وچہ بھی اک آبا یارو گچھا سرا اجیہا

اوہ بھی آکھ سناں اگے جے دم زندہ رہیا
 اوس گنبد دے اندر آہے بی بی تے شاہزادہ
 سیف ملوک ڈٹھا وچہ چشمہ پانی بہت زیادہ
 ناں ٹھنڈا ناں تتا بہتا شیر گرم اوہ پانی !
 چمکن ہارا جیونکر پارا صاف شکل من بھانی
 تھوڑی تھوڑی نظری آوے گرم ہوا ہڑ نکھدی
 ایوں معلوم ہووے جیوں مٹھی پیٹھ ہوندی اگ بلدی
 سیف ملوک بی بی تھیں پچھیا کیسا ہے ایہ پانی
 کی کجھ صفت ابدے وچہ بی بی دیں کھول کہانی
 بی بی کہیا سن شہزادے اتھے مرد نہ ملدا
 جاں ایہ کڑیاں بالغ ہوون مطلب لوڑن دل وا
 شہوت آن کرے جد غلبہ اس چشمے وچہ نہاون
 لذت مرد زمانی والی پانی وچوں پاؤن !
 نالے حملے انہاں نوں ہوون پیدا ہوون دھیاں
 حکم رے دے نال ایہ صفتاں اس پانی وچہ پیاں
 سن کے گل عجائب منہ تھیں شاہزادہ فرمائے
 واہ وہ قادر قدرت والا جس ایہ کھیل بنائے
 فیر شہزادہ بی بی تائیں کہندا کر تاکیداں
 بی بی ایہ دن پاس تساڑے گذرے وانگن عیداں
 پر جس دے عشق رولایا مینوں کڈھ گھراں تھیں آندا
 لوڑا اس نوں مطلب میرا وقت وہاندا جاندا
 عشق بدیع جمال پری دے دیاں جائیں سانوں

دیہو پتے نشانی اس دے جے کجھ خبر تسنوں
 باغ ارم کوئی دیس سنیدا اوتھے اس دا ڈیرا
 کدھرے ہووے تساں مت معلم اوہ مکان پھلیرا
 بی بی کہیا سیف ملوکا نام سنے ایہ تیں تھیں
 باغ ارم بدیع جمالوں خبر پچھیں کی میں تھیں
 اس ولایت ساڈی اندر باغ ارم دانانواں
 نڈھی وڈی کوئی نہ جانے خبر کتھوں میں پاواں
 نام بدیع جمال پری دا واہ بھی تدھ سنایا
 اگے اتنی عمرے اندر تے وچہ نہ آیا
 نہیں سنی کوئی صفت انہاں دی نہ کوئی گل کہانی
 اینویں آکھ خلاف شہزادہ دس کدھر میں پانی
 ست دہاڑے رہیا شہزادہ نال بی بی رنگ رتا
 اوہناں عیشاں موجاں اندر پھیر آہا دل تتا
 رو رو عرض کرے رب سائباں میل میرے دلبر نوں
 اس بن عیش نہ بھاوے کوئی کراں قبول سفر توں
 اٹھویں روز منگی پھر رخصت ٹور مینوں ہن رانی
 جتوں قدم لکھے میں دیواں چگاں دا نہ پانی
 جاں جاں ساس نہ آس گواواں پاس بجن دے رہساں
 یا ملساں یا مرساں تاہیں ہو نچلا یہساں
 ترساں نیر سمندر ڈرساں جاں جاں توڑی سرساں
 ہمت کرساں مول نہ ہرساں ملنے باہجھ نہ جرساں
 بی بی کہیا سیف ملوکا بہت تکی تدھ سختی

پھر ہن رب خوشی وچہ آندوں کیوں لوڑیں بد بختی
 راج حکم کر بیٹھا اتھے تیرے سبھ سلامی
 میں بھی نوکر ہوساں تیری دعوی پکڑ غلامی
 ہر اک نار اتھے جیوں پریاں چنن جیہی دیہی
 جیہڑی چاہسیں حاضر ہوئی پھر ایہ خوانہش کہی
 سیف ملوک کہیا سن بی بی مدھ جاتا کی رکھا
 تخت ولایت چھوڑ بدیسیں پھراں رناں دا بھکھا
 حوراں پریاں ناریں تک کے یار دلوں نہیں ہساں
 دوائے جہان لبھن بن یاروں موڑ پچھاہاں سہاں
 بی بی جاتا سچا پکا عشق ہے دلبردا
 جھلے غم صنم دی خاطر عیشاں چت نہ دھروا
 لگی چھک او داسی ہویا مول نہیں اس رہنا
 رخصت کریئے جتول جاندا کابنوں مڑ مڑ کہنا
 خچر خوب سواری والی کر تیار منگانی
 زینت زین سنہری کر کے بچھی طرح سہائی !
 شیشہ اپنے دیکھن والا شہزادے نوں دتا
 کہیا جو کوئی ملسی دسیں جائیں چلا کنڈ دتا
 گولی بک جوان سندر تک نال شہزادے لائی
 ہوا سوار خچر تے ٹریا ، بی بی ٹورن آئی
 کہیا حد اساڈی توڑی خطرہ رکھ نہ کوئی
 جس ویلے ایہ حد تسنوں تم تمامی ہوئی
 شیشہ خچر دے کے اوجھوں موڑیں گولی تائیں

رکھ توکل ہک ہکلا پھرا گوں توں جائیں



بی بی شاہ زناں

دے کے خرچ روانہ کیتا وس نہیں کچھ چلے
آپ نہ رہندا نال نہ کھڑا مشکل بنی اولے
غیبوں رب ملایا بنا خوشیاں رہیا نہ بناں
چھڈ ٹریا ہن رہندا نا میں لکھ شیرینی مناں
آپے آیا گھر سہایا مینوں رب ملایا
سٹ ٹریا ہن پھٹ اسانوں جاں گھٹ عشق سلایا
نہ کوئی آس ملن دی مڑ کے کون آئے اس پاسے
چھوڑ گیا نیوں تروڑ پیار کر کے کوڑ دلا سے !
سوہناں مٹھا رنج نہ ڈٹھا چٹھا میرا گلیا
لعل پیارا اپن اپارا لا چمکارا چلیا !
ٹھگ گیا لاء اگ کیجے وگ تھکی نہیں اڑیا
سکھاں کارن لائی آہی آن دکھاں لڑ پھڑیا
سیف ملوک بندوق لگا کے کوک نہیں سن دا
پھٹ نہ سیندا ظالم تھیندا رت پیندا نہیں پن دا
صبر کراں گی دکھ جراں گی یا مراں گی ہاوے
کچھ نہ کہناں سر پر سہناں جی کچھ رب سہاوے
کرد کیجے مرد لگائی ظالم درد جدائی
جاں شہزادہ اولے ہویا روندی مڑ گھر آئی
ساقی سوہناں مدھ کھری دا وہ پیالہ بھر کے
پیواں تے پھر کھیواں تھیواں مڑ کے جیواں مر کے
ماراں دشمن دیوے تائیں قید کیتا جس سوہناں

اوہ چھٹے تاں دہر میلے ہور علاج نہ پوہناں



داستان در بیان مشقت دیدن شهر آلودہ از گرسنگی و تشنگی و بیتاب شدن
او و قصد ہلاک خود کردن و جواب سوال نفس و عقل و خبر دادن واسم
اعظم فرمودن و شربت دادن فرشتہ اورا

ہے فجرے دی واؤ پیاری توں نت سفر تیاری
ہر ہر شہر ولایت جاویں پھریں لوکانی ساری
باغ بہار ہزاراں ویکھیں جو ہان جنگل نیلے
کئی کوہ قاف سمندر ٹاپو تکیں سنج سویلے
ہر سوہنے دی زلفوں حلے باس آنے ہر پھل دی
تاہیں وقت فجر دے مدھ تھیں بند طبیعت کھل دی
بہت کمال سخاوت تیری ورتے ہر ہر جائے
بابل بھور ہزاراں تائیں دس پھلاں دی پائے
میں بھی کراں سوال ہمیشہ سخی سوال میندے
دیکھ کنگال وبال آلودہ جو سردا سو دیندے
شہر ولایت یار میرے دی اج کل پھیرا پاویں
نام اللہ دے زلف اوہدی تھیں میں دل بولیاویں
سیف ملوک اس بی بی کولوں جا رخصت ہو آیا
دیہو دیہو کہتے نت تر دا دن دن شوق سوایا
رستہ اندازہ ۲۰۲۲ فوجاں ۱۰۰۰ ملہ سواری ۱۰۰۰

لعل جواہر قبرے اتے کچھ لگے موتی جڑیا
 گولی نے شاہزادے تائیں اس جانی تک کھڑیا
 اوتھے جا پھر ہوئی سلامی کہندی ہے شاہزادہ
 اتھے توڑی حد ساڈی نا ہیں حکم زیادہ
 ایہ تربت حد ساڈی اندر آگے اس تھیں نا ہیں
 ایہوں ہن کر رخصت مینوں جاواں کچھلی راہیں
 سیف ملوک خچر توں اتھا داگ دتی ہتھ گولی
 نالے شیشہ دے کے کہندا نال انہاں دی بولی
 دینیں دعا سلام گھنیرا بی بی تائیں میرا !
 مدھ میں نال مروت کیتی بھلا کرے رب تیرا
 گولی تائیں رخصت کر کے شاہزادہ اٹھ ٹریا
 اوہ خچرے ٹری پچھاہاں جاں شاہ اوہلے ہریا
 شاہزادے کر لیا لنگوٹا لک بدھا واہ کس کے
 خوب ہتھیار پوشاک سنبھالی وگ پیا پھر رس کے
 جاوے بار شکار کریندا مار لئے ہر انجوں
 آپ کباب شتاب بناوے آگ کڈھے آگ ہنچوں
 پانی چھڑدا مول نہ اڑدا جھڑدا اٹھدا جاندا !
 ستر روز ہوئے پندھ کپدے پنڈنگر نہیں پاندا
 ہک دن اک اجاڑ وڈیری آئی بہت مریلی
 ناں شکار نہ پانی اوتھے آپ خداوند بلی
 مارو تھل سی دے وانگر ریت ہوئی تپ رتی
 رتی گھٹ نہ کر بلاویں وانگ قیامت تتی

تھی واء جھلے وچہ ایسی جیوں ہوا ہڑ نرگ دی
 اڈوا پنکھی اندوں جاوے اگ اوہنوں بھی لگدی
 ناں کوئی ٹھنڈی چھان پچھاواں ساڑے دھپ قہر دی
 باجوں جل دے جلدی جلدی جلدی رت جگر دی
 جیا جون اس جوہ جلی وچہ جل بن جان جلا دے
 وقتی واس نہ پاس کوہاں تے دیکھ ہراس ستاوے
 گرمی تلخی سبھ زمیں دی اوتھے ہوئی اکٹھی
 جو بھجا سو بھجا دہلا جیوں جو اندر بھٹھی
 سیف ملوک اس جو ہے آیا سڑ یادرو غماں دا
 بھکھ پیاسے تولے ماسے کیتا تھکا ماندہ
 آب سوا بیتاب ہویا سی باب شہدے دا مندا
 جل بن جالن مشکل کیرا ان پانی دا بندہ
 بہت ہویا لاچار شاہزادہ طاقت زور نہ رہیا
 تنگی تلخی ایسی جیسا جان کندن دن ایہا
 کرے ارادہ ایہہ شاہزادہ ماراں پیٹ کٹاری
 اس تلخی دے سخت عذابوں چھٹے جند بچاری
 عقل شاہزادے نوں پھر درجے مت تیری کیوں ماری
 ساس اوڈن تک آس نہ توڑن خاص جنھاں دی یاری
 نفس کہے میں کاہلا ہویا کچرک توڑی جرساں
 لاکھ مصیبت جھاگ نہ ملایا اج ملے بن مرساں
 عقل کہے کیوں کملا ہوویں عیشے لج نہ لائیں
 اتنی سختی اگے جھلیا کوئی دن ہور لنگھائیں

نفس کہے ہن کتھوں ملسی ناں کوئی دس سنیہا
 آس ہوندی دس پوندی جس دی اینویں جرن کوہیا
 عقل کہے ایہ کم عشق دا عشقوں بس نہ کرنی
 لا کے بازی بے اندازی اوڑک دار نہ ہرنی
 نفس کہے ایہ ہارن کیہا میں مڑ مصر نہ چلیا
 راہ سخن دے اندر مر کے بہتر خاکوں رلیا
 عقل کہے کھا کاتی مرناں کم ہوندا شیطانی
 بھار لگاتاں پنڈا تاری نہیں عشق دی بانی
 نفس کہے فرما دے الیا آپ سرے نوں تیشہ
 اوہ مویا مردود نہ ہويا میں بھی اوہ اندیشہ
 عقل کہے فرہادے سنیاں شیریں گئی جہانوں
 اوس جہان گیا سی ڈھونڈن مویا نہیں اکجانوں
 نفس کہے کیوں مہینوالے ماری چھال جھناویں
 مارو کانگ ڈٹھی سی سوئی کیوں پئی دریاویں
 عقل کہے توں سمجھیں نا میں اوہ مرنا کت پاسے
 دوے ہک دوئے ول ٹھٹھے گل ملن دی آسے
 جے ایہ مرناں جائز ہوندا تاں مجنوں کیوں روندنا
 تریہ ورھے کیول سڑدا رہندا مر سوکھا ہو سوندا
 جس دن ہیرو یا ہی کھڑے رانجھا بھی مرجاندا
 کاہنوں کن پڑ آ نادا ٹلے گل گلنی کیوں پاندا
 ویکھ زلیخا کتنی داری دکھاں پئی اکائی
 موہرا کھانہ موئی تاہیں ہر عشق دی مانی

ہور ہزاراں والا وایا کر کھاں ناں رکھ کچھلی جو عادت
 وانگ کسی جے تسا مویوں تاں بھی عین شہادت
 نفس عقل دی تابع ہوندا جو کہندا سو مندا
 لگے پنڈ مقدم موچی ساڈے اتے بندا
 جے کر شرح کراں اس گل دی دور سخن ٹر جاندا
 کر کے صبر محمد بخشا قصہ چل سناندا
 نفس عقل دا جھڑا ترنا عشقے رٹ مکانی
 سیف ملو کے منصب بن کے فال اتے گل پانی
 کہندا رہا جے توں مینوں ولبر نال ملا سیں
 تاں اس وقت کسے دے ہتھوں پانی سرد پلا سیں
 جے اک گھڑی نہ پانی لدھا ظالم لوں قہر دی
 ساڑ ہلاک کرے گی مینوں چاہ رہسی ولبر دی
 ایہو فال ربے پرست کے شاہزادہ لڑیا !
 جند گرندار رکھ سرہانے پاس زمین تے لایا
 اھیں ستیاں تے دل جاگے جاگے طالع ستے
 اپن چیت بک مرداز غیوں آن کھلا سر اتے
 انگ انسانی رنگ نورانی آن ننگ کھلوتا
 بھاری سی دستار سرے تے سبز جیویں رنگ طوطا
 صورت سیرت وانگ خضر دے چہرہ سورج چمکے
 والاں تھیں خوشبوئی حلے آن چوٹرنی رکے
 حسن جمال کمال اوہدے دی اوڑک حد نہ آہی
 دم دم اندر پاک زبانون کردا ذکر الہی

فیروزہ رنگ عاصہ ہتھ وچہ سبھ سفید پوشاکی
 مظہر نور الہی دسدا جسے جامے پاکی
 بخشش جتنی میل نہ کدھرے ناں پیریں نہ جوڑے
 ساوے وال سرے تے لشکن جیوں سی کفنی توڑے
 ہتھ دوہے اس چھناں پھڑیا ٹھنڈے پانی بھریا
 حوض کوثر دے چشمے وانگر دندیاں اتوں تریا
 خوش آواز سیلا کر کے مٹھی نال زبانی
 شاہزادے نوں کہیا اس نے اٹھ عاشق مردانے
 اس جو ہے وچہ تیرے کارن مولی مینوں گھلیا
 ہوہ نہیں کوئی مطلب میرا نہیں کتے دل چلیا
 تیرے اتے رحمت گیتی آپ خداوند سائیں
 پانی دے اوچیا گھلیا تھہ دل میرے تائیں
 اتھ شتابی نال خوشی دے پی ایہ شربت مٹھا
 تھوڑے دن ہن مہلت رہندی کھلسی تیرا چٹھا
 اج کل وچہ خداوند تینوں ایسی تھاں پچاسی
 جتھوں محرم اوس پری دا ملی تے دس پاسی
 اوہ بھی نال تیرے ٹر جا سی توڑ پری تک سگی
 دل تھیں چتا چا شاہزادے ناں کر خفگی تنگی
 فکر فراق قصبے سختی دیکھاں چھیکو آئی
 وقت خوشی دا نیڑے آیا ہمت کرتوں بھائی
 اگے تھوڑی پتار ہندی گیا قصہ لمان
 چل شاہزادے دل سخن دے بیٹھ ہو نکماں

سیف ملوک اوہدی گل سن کے پل وچہ دونوں ہویا
 گل نہ سی کوئی آب حیاتی مویا اٹھ کھلویا
 شہر سباؤں پاس سلیمان پہتا ہد ہد مٹھا
 یا یوسف پیراہن گھلایا یعقوب نے ڈٹھا
 یا کسی نوں ملے ستھوئی پہلے کچھ نگر دے
 یا وکیل زلیخا ڈٹھے خاص عزیز مصر دے
 یا ہیرے دا بہمن آیارا نچھے دے وچہ خانے
 یا مجنوں ول زید لیا یا لیلی دے پروانے
 یا اوہ مینہ بہاری ملایا باغ خزاں دے مارے
 یا اوہ باقی بکھدی جاندی پہتا تیل دوبارے
 یا بیل نوں دا فحری دی رقتے کھڑے گلاں دے
 یا اوہ راہبر محرم ملایا اوجھڑ بھلے جاندے
 یا اوہ رات ہمیری اندر چڑھیا چن آسانی !
 یا اوہ انھیں مادر زادے لدھی نظر نورانی
 یا تعویذ فرشتے آندا اوپر خنجر خلیفے
 یا کھوہے وچہ یوسف کارن کھڑیا وحی وکیا
 سیف ملوکے اچن چیتی اھیں او گہرگیاں
 سر دھڑکن بنا کے سندا کھل گیا کھڑکیاں
 او بڑھ واہیا اٹھ کھلوتا بھلی تریہہ تمامی
 اوس بزرگ ول نال ادب دے نیوں کے ہویا سلامی
 با تعظیم سلام ہزاراں کر کے ادب زیادہ
 یا حضرت کی نام تساڈا کردا عرض شاہزادہ

اوس بزرگ نے کہیا اگوں میں ہاں ملک سرشتہ
 میرا نام خداوند دھریا حورائیل فرشتہ
 لکھ لکھ ہووے مبارک تینوں سیف ملوک جواناں
 تھوڑی سختی رہندی باقی پھریا نیک زماناں
 مطلب تیرا حاصل ہوئی جاسن غم ہزاراں
 نال بدیع جمال پری دے کر سین چین بہاراں
 عقد نکاح کریں گا اس نوں راج ہووے گا تیرا
 شاہ پریاں دے گھر وچہ خوشیں کاج ہوویگا تیرا
 چاہ مراد تیری سبھ ملسی دولت تحت شای وا
 حیلہ کرے ملے وسیلہ وچہ وکیل چاہی وا
 جے سو حیلے بانجھ وسیلے کرے نال دلے
 بھار بیڑے وا پار نہ جاندا بانجھ ملال رنگیلے
 نال ملال صلاح ملائیں ٹھہل چلائیں بیڑا
 پیر بناں مدبر نہ کوئی جھوٹھا ایہو جھیرا
 نور موکل کریں توکل منیں اس وا کہیا
 دس پاوے تے یار ملاوے غم ہووے بھر بہیا
 کندے سخت گلاباں والے دردوں ویکھ نہ ڈرے
 چہاں جھیلے رت چوائے جھول پھلیں مد بھرے
 باشک نا گاں دے سرگاہیں آون ہتھ خزانے
 رت ڈو ہلین پھٹ کھاویں شاہا سوکھے نہیں یرانے
 سیف ملوک شاہزادے تائیں حکمے نال ربانے
 اعظم اسم فرشتے دیا پڑھیا شاہ سیانے

عاصے نال فرشتے چے لیک زمیں تے پانی
کہیوس اسے رخ تے جائیں لوڑ کریں ہر جانی
آپ فرشتہ غائب ہویا چھوڑ شاہزادے تائیں
سیف ملوک خوشی کر ٹریا ہویاں دور بلائیں
خاطر جمع تسلی ہوئی خطرہ رہیا نہ کوئی !
چال چایا تے اٹھ دھلیا شیر جنگل جیوں ہوئی
جنگل برا جاڑ وڈیری ہور اگوں پھر آئی !
انت حساب شماروں باہر چڑیائی لمبائی
جے سبھ خلقت روئے زمیں دی جا اوہدے وچہ چھپے
جیوں آٹے وچہ لون نہ دسدا تیویں ساری کھپے
بار مریلی جان اکیلی یار نہیں کوئی ساتھی
غول ڈراون تے کول آون دیو وڈے جیوں ہاتھی
رات ہنیری خوف چوہیرے بولن دیو بلائیں
عاشق باہجھ نہ قدر کسے دا بچے اجیہیں جاہیں
ان نہ پانی واس مسانی رستے نہیں نشانی
جنگ گرنڈے ظالم کنڈے پر پر سلع کافی
نازک پیر پھلاں تھیں آہے ریشم پھلے لپیے
نت نگاہنے جنگل گاہنے پھڑے بری ایسے

رسیدن شاهزاده بر قلعہ دیواں کہ اسفندباش نام داشت و فتح کردن
آں را و خبر یافتن از مقصود و خلاص گردن ملکہ خاتون راز بند دیو

و ہلاک کردن دیو را و ازاں جا آوردن ملکہ را!

دہیاں پالے سرتے سہندا نیندر بھکھ پیاساں
اگے ہی اوہ مان نہ آہا لگ پیاں مہن آساں
اعظم اسم پکاندا جاندا برکت اس دی بھاری
قوت زور عشق دا تن وچہ ہور اسم دی یاری
ہک دن تردے تردے جانڈے جا اچی ہک تکی
اوسے ول اوتیرے چڑھیا رکھ دلیری پکی
اچا تھاں وڈیرا آہا چڑھدا گیا اگیرے
اتے جا متعجب ہویا پھیری نظر چو فیرے
ہر ہر پاس نگاہ دوڑائے تکے رب دیاں کھیاں
جیوں کرنجد اتے چڑھ مجنوں تیکداسی گھر لیاں
قلعہ بلند حسابوں باہر نظر پیا اک پاسے
ہک ہک برج اوہدے دا ایرا سارا کم رہتا سے
باہی ایڈی اچی آہی جے ال کرے پیارا
پہلے چیرے پنچے مر کے اگے ہور پیارا
جے سمیرغ اڈاری مارے ساری قوت کر کے
اس نوں بھی کم مشکل آہا اتوں لنگھن تر کے
پیر زمیں دے پیٹھ سرے سن کنگریاں آسمانی
دن بند ہوئے دروازے کوٹھے تھاں تکیندا سارے

ڈٹھیوس صحن قلعے دے اندر بہت عجب اک ماڑی
 نال جنت فردوس برابر خوب کریگر چاہڑی
 جیوں آسمان کھرے تے راتیں چمکن روشن تارے
 تیوں اس بنگے دے دسدے شیشے چمکن ہارے
 لعل جواہر موتی ہیرے جڑت جڑا چوہیرے
 دینہ چن وانگر دوروں لشکن روشن کرن ہنیرے
 شاہزادے جد ڈٹھا دوروں بنگہ خوب سہایا
 دل نوں برقراری آئی اٹھ اتے ول دھایا
 جا بنگے دے در تے پہتا ویکھ تعجب رہیا
 آکھے دو جا روئے زمین تے ڈٹھا نہیں اجیہا
 بہت بلند شماروں بنگہ انبر نال منارے
 خوب بلور عقیق کھرے دے اماں ولے سارے
 گردے وا کجھ انت نہ آوے کی کجھ آکھ سناواں
 بک بنگے وچ ونگے خانے وانگن شہر گراواں
 چھجا چھت بنیرا جھار جڑ موتی فیروزے
 چونے بدلے چاندی کندھیں درج ہوئی ذر دوزے
 کندھے اتے طاق سنہری بہت بلند بنائے
 لاجور دی وانگ آسمانے نقش نگار سہائے
 رنگ رنگ عجائب بوئے رنگاں نال سجائے
 پت ہرے فیروزے کولوں چاندی ڈال لگائے
 سرخ عقیق ہیرے دیاں کیناں لعل زمرد گھر کے
 رنگ برنگی پھل بنائے شاخاں اتے جڑ کے

گوہر تابش وار کھرے دے گئے چوہیرے بن دے
 ہک ہک ٹکی دینہہ روشن دی ہک ہک حوہدیں چن دے
 واہ نقاش کریگر بھارے کیتے نقش ہزاراں
 باغ بہاراں تے گلزاراں میوے رکھ قطاراں
 تتر مور چکور ہزاراں بھور لٹورے طوطے
 رنگ پہاڑی پنکھی ویکھ رہے روح غوطے
 آدم جن پری دیاں لکھیاں خوب شکل تصویراں
 تختاں تے شاہزادے بیٹھے کرسی فرش امیراں
 بنگلے دے دروازے اگے بنے بازار چورستے
 ہٹ بھرے کچھ گھٹ نہ آہا لوڑ پوے جس دستے
 کھانے دانے چنگ چنگیرے چیز نعمت سچی
 برنی خستہ اتے جلیبی پیڑے حلوا لچی !
 برنی دانے خوب مکھانے بادشاہانے کھانے
 تریہہ پیاسے جاندی پاسے ویکھ پتاسے دانے
 ہر سے تمری دانے ریوڑیاں خجورے !
 وڑے کرارے بھٹے پکوڑے پا پڑاتے پنچورے
 لڈو چاکی قرص گلی سی مٹھیاں ہر جنسی
 جھوڑا کھاناں بہت سناناں کون نکما گنسی
 امن امان دوکان بھرے سن دایاں حلوائیاں
 آدم کول نہ وسدار باکس تلیاں تلوایاں
 گوشت حلوے فکے چاول ہور اچار مرے
 دالیں ساگ بھنے تے ترکے جو چاہیے سو لہیے

گرمی بادام چھومارے کھوپے ساؤگیاں سن مغز
 بھرے بازار انار منقے خستہ پستہ مغز
 ستر رنگ طعام کپے سن پے ہوئے وچہ ہٹاں
 بہت نہ ٹھنڈے بہت نہ تے نرم آہے جیوں پٹاں
 کھانے تک جیو کرے دھگانے کھا لیے من بھانے
 مغز چڑھے خوشبو انہاں دی قوت پے پرانے
 شیشی نال پروتی شیشی بھریاں عطر گلابوں
 کئی طرح دے شربت منھے نا ہیں کمی شرابوں
 نرم لطیف گوارے تازے کوئی نہ وسدا بہیا
 لگا پیا بازار شہزادہ ویکھ تعجب رہیا
 آدم زاد نہ کیڑا مکھی کال نہیں کوئی کتا
 خبر نہیں ایہ کیسی حکمت ہووے نہیں کوئی بتا
 کھانا ہک نہ وسدا بیہا سبھو تازے تازے
 بھرے رکاب کباب نروئے بے بے اندازے
 کھان پکاؤن والے ایتھوں کدھر مارے سارے
 مت کوئی کھیل جناں دی ہووے شاہ دلیل گزارے
 کتنی مدت بھکھیاں گزری ان نہ آکھیں ڈٹھا
 اج اس جانی نظری آیا کھانا ہر اک مٹھا
 مت کوئی غیبی عالم ہووے مینوں نظر نہ آوے
 کھانے نوں ہتھ پاواں اینویں جانوں مار گواوے
 یار نہیں میں آکھیں ڈٹھار کھاں آس ملن دی
 جنگل تے کوہ قاف لتاڑے وانگن کوہ شکن دی

باہجھ ملے مرجاواں اتھے رگ افسوس گھنیرا
 یار سخن نوں خبر نہ ہووے کس کم آون میرا
 پھیر کہے دل تگڑا کر کے کی کرے گا کوئی
 جی کجھ بھاء میرے وچہ لکھی اوڑک ہوئی سوئی
 چٹا ٹکا ٹکا ہٹی تے اک رکاب اٹھایا
 طلب موافق پلے پایا ودھدا موڑ نکایا !
 کر بسم اللہ چائے لقمہ جو کجھ حد ادب دی
 کھا لیا جو خواہش آہی حمد گزاری رب دی
 ہو معمور بیٹھا شاہزادہ ذرہ خوف نہ کھاندا
 اوس ہشدھائی بنگلے سندا بوبا لوڑن جاندا
 لوڑ لدھا دروازہ اوڑک سنگل کنڈی جڑیا
 ہتھ اپڑایا اپڑے نا میں اوپراں جائے نہ چڑھیا
 قوت پیش نہ جاندی کوئی کرن لگا تدبیراں
 جندریاں نوں مار اڈاواں جے چلاواں تیراں
 پھیر کہے مت ویکھے کوئی خفا ہووے نقصانوں
 تولے فحش تے بولے مندا لگدا خوف جہانوں
 اوڑک ایہہ تدبیر بنائی کیتا راس کمانے
 اگلے سرے اتے چاہدھے تیر دلبر جوانے
 اچی کر کے جندریاں تائیں تیروں کنجی پائے
 جندرا لاہ لیا شاہزادے برکت اسم خدائے
 سنگل کنڈی لاہ شتابی کھول لیا دروازہ
 اگوں دھم پئی خوشبوئی روح ہویا خوش تازہ

جھلی بوءِ تجن دے والی مٹھی واءِ پیاری
 جان جسے وچہ قوت آئی لتھی سستی ساری
 جیونکر وا صبا دی لگے دکھیں گھٹیاں کلیاں
 دے مبارک منہ کھلائے کھڑ کھڑ ہسن کھلیاں
 تیویں سیف ملو کے تائیں واد چت کھلایا
 بسم اللہ کر اوس مکانوں پیرا گیرے پایا !
 بنگلے وچہ اگیرے ہویا نظر چوہیرے مارے
 آدم ذات نہ نظری آوے لگے محل چبارے
 پھر پھر تھکا آپے یکا ہویا نظر چوہیرے مارے
 نال گھر والے تے ناں پاہر وناں کوئی چورا چکا
 بیٹھ اڈیکے مت کوئی آوے پھیر تگے ہر پاسے
 کدھرے کوئی نہ نظری آوے پیندا جیو چوراسے
 بہت اچرج تعجب ہویا آکھے ایہ کی باناں
 ایہہ قلعہ ایہہ بنگلہ ایسا کوئی نہیں وچہ تھاناں
 ہنجی کوچی جاء نکائے سوچی مثل کٹورے
 بجرے بستر مجلس خانے وسدے کور نکورے
 اوہ کوہ قاف اجاڑاں براں اوہ قلعہ اوہ جائیں
 اک اکلا ویکھ نہ ڈرد آدم باجھہ سرائیں
 دل وچہ فکر تمیزاں کر کے لوڑے سر اس گل دا
 ہر ماڑی ہر بنگلہ ویکھے سیر کرے ہر دل دا
 تیر کمان نکا شہزادے دھروہ پھڑیا ہتھ لکھناں
 بنگلے اندر بنگلہ جیہڑا اس نوں ویکھن بھناں

پڑھ کے اسم مبارک رب دا جا اندر وچہ وڑیا
 بہت عجائب حد شماروں بنگلہ نظری چڑھیا
 بہت صفائی تے روشنائی بہتا سوہناں سندر
 لعل جواہر روئے زمیں دے سجھ پئے اس اندر
 فرش صفائی شیشے نالوں کندھاں تے خود شیشے
 سوہنی صورت نقش بنائے حسن کمال بے ریشے
 شیش محل سنہری سارا چھت بوبا بہت پسماں
 جہول تکے پیا چمکدا جیوں سورج دیاں رسماں
 وچہ اس دے اک تحت سنہری لعل جواہر جڑیا
 پر کوئی شاہ امیر نہ اوتھے لگا اوہ بھی اڑیا
 پنخریاں وچہ پنکھی ٹنگے بنگلے وچہ چوہیرے
 پنخیرے جڑت جڑا جواہروں آہے گھنے گھنیرے
 ببل کھر سو طوطے میناں قمری گھگی بھائی
 کوبخاں مور لٹورے کوئل انت نہ آہا کاہی
 بولن خوش آواز تمامی رنگ زنگاں دی بولی !
 کہناں کوک اچیری آہی کہناں دی گل ہولی
 ببل کر کے یاد بہاراں بولے سخن ہزاراں
 قید ہویاں وچہ پنخیر کاراں کد ماں گلزاراں
 باغ ارم وچہ پھل گلاباں ہوسی نویں جوانی
 جے رب قید پنخردیوں کڈھے چل ملے دل جانی
 کھر سو آکھے باغ ارم دی کھیتی ہری ہوئے گی !
 شاخ فراخ وساکھ مہینے پھلیں بھری ہوئے گی

اج کل کنڈے نرم ہوون گے پتر لوے سمن دے
جے رب سانوں بندوں کڈھے کرے سیر چمن دے
طوطے آکھن کپے ہوسن میوے باغ ارم دے
ہائے ہائے رہا پائیو سانوں پنجریاں وچہ جمدے
انب انار مزے وچہ ہو سن آن پئی رس مٹھی
وانے کڈھ اناروں کھاندے جے رب کروا چٹھی
قمرے کو کو کوک پکارن اوکو او کومائے
باغ ارم دیاں سرواں اتے ہوندے اسیں گھمائے
نال خوشی دے سیر کریندے ہر بوٹے ہر ڈالی
راگ سہاگ چمن دے گائے بھاگ جگائے والی
میناں آکھے میں ناں جمدی ماؤ دے گھرتی
رج نہ کیتا سیر چمن دا آن پنجر وچہ گھتی !
چوہ چوہ کروا اج ہوئے گا مکھ لالی تھیں لالہ
بھاء اساڈے پائیوئی سلیاں داغ وچھوڑے والہ
گھکی آکھے کوہ گئی مینوں کیسی چھری امردی
یوسف کھوہ پیا نہیں دسیا طوق پیاہن مردی
رت بہار تیار چمن وچہ یار ہوئی سنگ سیناں
میں بھی بولاں جے اج ہوواں چاہتیاں وچہ زیناں
کونجاں بولن سد غماں دی اسیں نقابل مائیاں
بچے چھوڑ آیاں ہن اتھے پنجر وچہ پھسائیاں
جے اج دیس اپنے وچہ ہوئے اڈیے نہہ قطاراں
باغ ارم دے بوٹے ہوسن گھنے ہوئے جیوں جھلاں

پریاں خوب پوشاکاں لاسن جے میں اوتھے ہوندا
 پائل پاندا من پر چاندا خوشییں ہنجوں روندنا
 کہن لٹورے مولی لٹورے بندیں اسمیں بچارے
 اوڈن ہاریباغ کنارے خوشیاں دے بنجارے
 باغ ارم وچ رونق ہوسی دھوتی دھوڑ غباری
 ہر خانے وچ خوب صفائی وہڑے پھری بہاری
 کول بول کہے اج ہوندی میں بھی کول چمن دے
 سبزہ ویکھ ہوندا دل تازہ بول ساندی من دے
 ڈلڈے رب وچھوڑا پایا کدے اسانوں میلے
 باغ بہاراں صحبت یاراں کرے نصیب ہر ویلے
 خوش آواز بکھیرو بتے ہور بغیر انہاں دے
 پنہریاں وچ ٹنگے آہے ناں پچھ ناں تنہاں دے
 آپو اپنی نال ادائے سبھو کرن پکاراں
 ربا قیدوں دیں خلاصی یار ملائیں یاراں
 اسمیں پرندے وچ ہوائیں اوڈن والے پساں
 آپو اپناں رنگاں والے خوب اجالے پساں
 جتھے بھاوے اوتھے جاناں اچنیں پچھیں جائیں
 ایتھوں انھناں اوتھے بہناں کرنا سیر ہوائیں
 پنہریاں وچ پے ترندے جاء نہیں مکھیری
 پرنبھے سر گنجے ہوئے ظالم قید ملیری
 کالے تیر کالے ہوئے کرن اچیاں فریادواں
 سچ سچان تیری ہے قدرت کرناں قید آزادواں

قید ہوياں چا کریں خلاصی ایہ بھی ہے کم تیرا
 آپ وچھوڑیں آپ ملائیں تکیہ ہر دم تیرا
 پنکھی ویکھ شہزادے تائیں مٹھیاں نال زباناں
 سارے بہت خوشی کر بولے پھریا نیک زباناں
 گھلایا رب موکل ساڈے بندا تارن والا !
 اس بن بندہ ہور نہ آبا دشمن مارن والا
 جانوراں دے خوش آوازے سیف ملوک سنیندا
 پیراں پیٹھ جواہر رلدے نابا مول چنیدا
 بنگلے اندر کرے نگاہاں ہر ہر گوٹے جائے
 مت کوئی سر ایسے وچہ ہووے دس بجن دی پائے
 بنگلہ سارا پھر کے ڈٹھا سیف ملوک نہ ڈریا
 لعل جواہر مانک ہیرے سونے موتیں بھریا
 پھردے پھردے نظری آیا بوبا ہور اک گھردا
 اوس خانے دل ہويا روانہ نظر اگوں کی کردا
 بوہ سنگل کنڈا جڑیا جندریاں سنگ کڑیا
 سنگل کنڈے قفل سنہری موتی ہیرا جڑیا
 دو کلاں دے شیر وڈیرے رستہ مل کھلوتے
 سچلے شیر خونامی دس نال لہو مکھ دھوتے
 ویکھن سات شہزادے اتے حملے کر کرن آون
 پر اس دے گل پیندے ناہیں پاس ڈراون
 سیف ملوک شیراں پر بھارا جیوں چوہیاں تے ملی
 دوجا اتوں پٹھ عشق دی خوب طرح دی ملی

عاشق موتوں ذرہ نہ ڈرنا جان تلی پر دھروا
 جے اوہ ڈرنے والا ہوندا کچھے کدھرے مردا
 گل فرشتے والی اس نوں آہی یاد بھلیری !
 یار ملے بن مرناں نا ہیں کپی رکھ دلیری
 نالے آس اس گل دی آہی جو ہاتھ فرمائی
 جھب وسیلہ ملسی تینوں دس تین دی پائی
 شیر دلیر شاہزادہ تک کے نیڑے مول نہ آون !
 اوے پہلے پیرے اتوں گھڑی گھڑی مڑ جاون
 سیف ملوک ڈٹھے اک رتی پیر نہ اگے پاندے
 اوے ہکسے جانیوں مڑ دے بین ایہ بنے کلاں دے
 اعظم اسم مبارک پڑھیا شیر ہوئے ڈھبہ ڈھیری
 پھر پڑھ جند ریاں وال ڈٹھا لتھے اکسے ویری
 شیر جوان دلیر شاہزادہ ذرہ دیر نہ لاندہ
 لنگھ گیا اس گھر دے اندر ہرگز خوف نہ کھاندہ
 جس کوہ قاف سمندر ٹاپو برا جاڑاں نیلے
 نال دلیری رب دی ڈھیری گاہے اک اکیلے
 جو دلیر دی لوڑی چڑھیا جے اوہ عاشق پکا
 دہشت خوف نہ رہندا اس نوں ناں اوہ ٹردا تھکا !
 جال اس گھر وچہ گیا شہزادہ ڈٹھیوس تحت سنہری
 چو ہیں پاویں شیر سحری بیٹھے لا کچھری
 تحت سنہری لعل جواہر جڑت جڑا چوہیرے
 ہیرے پنے ہار ہمیاں گل پایاں ہر شیرے

ہر شیرے دے ڈولے بدھے کاریگر دے ڈولے
چوکی تے تعویذ جواہر ہیرے دے سن ڈھوتے
کنناں اندر والے چے چے موتی والے
دینی نال سنہری کنگن دنب مرصع نالے
تخت اتے کوئی ستا ہویا چادر چٹی تانی
سر پیراں تے کتوں نہ بنگا پر دسدا کوئی ہانی
عاشق دی تک ہور دلیری کردا کی جند بازی
ایسی جائے خوف نہ کھاندا کردا دست درازی
دست درازی کی میں آنکھی چادر پلا چایوس
مت کوئی غیر دلیل لیاؤ دیہی ہتھ نہ لایوس

دروصف جمال ملکہ خاتون دختر شاہ سراندیپ کہ در قید دلو یے می بود

چا پلا شاہزادے ڈٹھا صورت نظری آئی !
در یتیم ان بدھا موتی لعلوں جوت سوائی
مست بیہوش ستی ہک لڑکی صورت دی شہزادی
حسن کمال جمال اوہدے دی حدوں گل زیادہ
سورج وانگ نورانی متھا نظر نہ کیستی جاوے
جے پتھر دل والا تکے آھیں پانی آوے
قوس قزح بھروٹے دوئے جیوں عیدے چن چڑھدا
صبر صوفی دروازے داراں تک روزہ بھن کھڑوا
یادو طاق بہشتی آ ہے کستوری رنگ پھبڈے
یا خمدار کمان آہنوی یا دونوں عرب دے
ہر ہر پچن وال اجیہا سوہناں سر حقانی
دیکھن سات کلیجہ سلے جیوں ترکش دی کافی
زلفاں ناگ چنن سنگ لٹکے دل دل کنڈل مارے
یا زنجیر دلاں دے آ ہے یا کمند ہتھیارے
آھیں تیز کنار فولادی آہیاں وچہ میاناں
سرخ میان بناتی ملایا سیون وچہ نشاناں
نک انگشت نبی اللہ دی تیز چھری تلواروں
اسماں دل کرے اشارت معجزیاں دے پاروں
چن دوکھن دو نویں رخسارے بندی نال سنگارے
بندی بندی پھبڈی آہی وانگ زحل ستارے
سوہے ہوٹھ یا قوت کھرے تھیں کاریگر سنوارے

دند لباباں وچہ کجے آہے وچہ شفق جیوں تارے
 ٹھوڈی سیو باغ بہشتوں سو ہارنگ غبالوں
 گانا وانگ صراحی کچ دے جیونکر بھری شرابوں
 سینہ تختی صاف چنن دی خوب کریگر جڑ کے
 اوس اتے پستان لگائے چاندی دے پھل گھر کے
 میٹے وات ایویں سی جیویں سرخ اناراں کلیاں
 گھر تل ڈبل روپے والی صاف ہتھا ندیاں تلیاں
 تلی چٹی سی لوح روپے دی انگلیاں سن قلمیں
 شگرف منہ بھرے نوہنہ سوہے لکھ عشق دا کلمہ
 پتا لک مٹھی وچہ آوے الا مکھن دیہی
 گندے پانی تھیں رب سرجی صورت پاک اجیہی
 روپ انوپ کڑی اد آہا وانگ بہار چمن دے
 نویں جوانی حسن ارزانی نازک شاخ سمن دے
 قد سفید اسرو رنگیلا یا شمشاد گلستاں
 وقت بہار شگوفے وانگن منہ کدھے سن پستاں
 سنبھل والی زنجیری بدھے چہرہ پھل گلابی
 نرگس مست ابنے دی پھاڑی اکھیں مرگ شتابی
 لالی وکیہ پیشانی والی داغ لگے گل لالے
 دند چٹے سن چٹے کلیاں موتی کھرے اجالے
 ٹھوڈی وانگ خبانی سو ہی بھی رس بھری سی
 پتا اجا قد رنگیلا نازک شاخ ہری سی
 جادوگر دو نمین کڑی دے وچہ کچلے دی دھاری

صوفی ویکھ ہون مستانے چھڈن شب بیداری
 جیوں چاندی دی مچھلی ہوندی تیوں نک اچیرا
 چہرے سورج چشمنے اندر ہر دم رکھے ڈیرا
 کالی رات ہووے روشنائی جے اوہ جلوہ ڈالے
 اکھ کالی ظلمات خضر دی آب حیات پیالے
 زلفاں دے خوشبوئی حلقے تازے کرن دماغاں
 آدم ویکھ مرن جیوں دے ویکھ پتنگ چراغاں
 حسن اوہدیدی پھلاں کھاری باغ ارم وچہ وکدی
 حور پری جو صورت سوہنی ہر کوئی اسنوں سکدی
 باباں سچی چاندی لوہڑے استا کار بنایاں !
 باہولیاں دو باسنیاں سن دولت نال بھرایاں
 گل داؤ دی منہ دے وانگر کوچاں نویں انگوری
 یا اوہ آب حباب حسابی آہے عین کا فوری
 جے باغاں وچہ واؤ فجر دی لوڑ کرے سے برساں
 ایسا سندر پھل نہ لہجے میں کی صفتاں کرساں
 نیسانی کا فور دنداں ول ویکھ بہوں شرمائے
 غبغت صاف سیو دی پھاڑی ٹھوڈی پیٹھ سہاوے
 چاندی وانگر رنگ جسے دا ہوٹھ مٹھے کھنڈ مصری
 مصری سوہنے اس دل تک کے حسن مصردا مصری
 پریوں سوہنی تے من موہنی جو بن دی رنگ رتی
 شکل نہایت عقل بغاوت جادو گراکھ متی
 دل آمیزی عشق انگیزی آن ادا بھری سی

نازک انگ تے رنگ گلانی سینہ سنگ پری سی
 شیریں شکر شکل شامل لیلی ہیر ملاحیت
 عذرا بدر منیر زلیخا ویکھ ہووے دل راحت
 تازہ روپ آوازہ مٹھا نجم نساء ریلی
 سیف ملوک بدیع جمالے میلے بن ویلی
 تیز زبان یونانی شاعر صفت اوہدی دے وارے
 گنگے ہوندے بول نہ سکدے خوبی بے شمارے
 چست طبیعت ہندوستانی فروسی دی ثانی !
 ناز کرشمہ ساز جوانی لکھن ناں آسانی !
 مانیتے ارژنگ سیانے کساں دی تدبیروں
 اس صورت دے نقش نگاروں عاری سن تصویروں
 ایسی سندر صورت لڑکی حور بہشتی نالوں
 تحت اتے بیہوش ستی سی خالی سرت سنبھالوں
 سیف ملوکے نیڑے جا کے نال کئے منہ لا کے
 بہت بلند آوازہ کیتا کسے طرح ایہہ جاگے
 گنبد وچہ آواز اوہدے دا پیا کنکھارا رولے
 اس لڑکی نوں خبر نہ ہوئی نہ کجھ ہلے بولے
 ایسے ڈولے سیف ملوکے مارے ستر آلے
 ناں اکھ پٹی ناں اوہ ہلی ناں کجھ سرت سنبھالے
 سیف ملوکے عقل دوڑایا ایڈی نیند نہ کسے
 ناں ایہ زندگی ناں ایہ موئی جادو ماری دے
 سوئی صورت ویکھ کسے نوں لگا عشق کڑی دا

اوہ شہدی غم دھایا ہوئی قسمت سخت جڑی وا
 اوس عاشق دے کہے نہ لگی تاں اس جادو پائے
 ایہو سر عقل وچہ آوے اس نوں کون جگائے
 شاہزادہ اٹھ لوڑن لگا تختے دے چوگر دے
 سجے کھجے لوڑ پواندی پٹھہ تکے پھر سردے
 سر پٹھوں اک تختی لدھی چاندی دی جیوں برقاں
 اوس اتے کجھ لکھیا ہویا سبز سیاہی حرفاں
 جی کجھ اس تے لکھیا آبا بولی سی سریانی
 خوشخط سی حرفایت ساری لکھی قلم یونانی !
 شاہزادہ ہر علموں واقف طاق آبا ہر وسیوں
 نتر جادو سحر کدھن ویتکوا اسی اس کسبوں
 تختی کدھ لئی سر پٹھوں باہرگھروں لیا یا
 دور ٹکا پھر آپوں مڑکے کول کڑی دے آیا
 جادو سحر ہٹاون والی پڑھی کلام زبانوں !
 اس لڑکی دے سر تے پھوکی کرم ہویا سبحانوں
 جلدی ماری نچھ کڑی نے پڑھیا شکر خدائی
 تحت اتے اٹھ بیٹھی اونویں ہوش ٹکانے آئی
 شاہزادے اوہ تختی اونچوں رکھی چاپریرے
 آپوں پھیر کڑی ول آیا مڑکے دودجے پھیرے
 پھیر گیا تاں تختے اتے بیٹھی دانگ امیراں
 ویکھ شہزادہ ہویا سلامی نال ادب تدبیراں
 آکھ سلام لگا پھر آکھن طالع میرے جاگے

سماعت نیک بھلے دن آئے نخس ستارے بھاگے
 مدھ جیسی محبوب شکل نوں ڈٹھا میں غریبے
 پھیر سلام تیرے دل کیتا کھلے آج نصیبے
 چماں قدم مبارک تیرے سر صدقے کر سٹاں
 نفر بناں ان ملا تیرا لالہ کہنیرا کھٹاں
 جاج شہزادے ایہ گل آکھی لڑکی اس نوں ڈٹھا
 دے جواب سلام اوہدے دا بول زبانوں مٹھا
 صورت ویکھ ہوئی متحیر کہندی بار خدایا
 ایہہ جوان جہانوں سوہنا کیہڑے دیسوں آیا
 جھنڈ کہی کستوری بھنی کالی کنڈ لاں والی
 نورانی پیشانی کھلی ابر و شکل حلالی !
 اکھیں اندر حسن خماری یا ایہہ نیندر بھریاں
 جے ایہ نظر بھڑاکے تکے جھال نہ جھلن پریاں
 شیراں جیڈ زور آور دے نازک پھل گلابوں
 نیکو کار فرشتہ صورت وافر حسن حسابوں
 بجلی دے چمکارے وانگوں اس دی اکھ چمکدی
 الف ازل دے نوروں لکھیا صفت کراں کی نکدی
 چہرے اتے رنگ عجائب جیون کھڑیا گل لالہ
 پر اندر وچہ ہوسی کوئی داغ محبت والا
 بدر منیر اکاس حسن دابے نظیر شاہزادہ
 تک کے اٹھ کھلوتی لڑکی کر کے ادب زیادہ
 جان پچھان نہ اٹھی تختوں ہویا جیو بے وسہ

ستی جاگی ملی وراگی جیوں پانی نوں تسا
 بھیناں بھایاں وانگر دوہاں اک دوہے گل لایا
 اوہ ویرا اوہ بھییوں کہندا غیر خیال نہ آیا
 دوئے دکھان والے آہے اک غماں دے ساڑے
 ہک کوکاں ہک ڈھانکیں مارے ہکدوئے تھیں چاڑے
 آکھن رہا اسیں نمانے کس شامت نوں جمیں
 نازاں دے پر دردے آہے پئے قضیے لمیں !
 رب سہایا اکٹھا کر کے دکھ اسانوں جگ واک
 مدت گزری سک سکیندیاں آدم منہ نہ لگدا !
 آہیں ڈھانک رہن ناہیں باہیں دین کلاوے
 رتوں نیر دوہاں مکھ دھوتے رو رو ہوئے پھاوے
 لڑکی آکھے گھول گھمائی جس رستے توں آیا
 مین تتی دے طالع جاگے مولی ویر ملایا
 کتھوں میں اس دولت جوگی خبر نہیں کی ہوئی
 ایس خوشی دے بدلے سانوں کیڈی اوکڑ پوسی
 شاہزادہ کر ہائے ہائے رتاں گھت کہانواں
 کہندا ہک ہک وال تیرے توں میں قربانی جاواں
 کوہ قافاں وچہ مدت گزری جنگل باریں بھالے
 کئی سمندر ناپو گاہے ڈٹھے شہرا وجالے
 باغ بہاراں پھل ہزاراں باس لئی ہر پاسے
 کتوں نہ آئی بو بجن دی عمر گزاری آسے
 صورت تیری وچوں آئی مینوں بو بجن دی

تیز جیہی تاثیر کیجے تیرے راست سخن دی
 جھلے جند نمائی میری قبر نزول ہزاراں
 بھل گئے سبھ تینوں ملیاں دم دم شکر گزاراں
 دتا درد اوبال دوبا ننوں پکڑے سنگھ سنگھیاں
 ہڈ کورے دم ترن نہ دیندے یاد پیاں سبھ سناں
 آپو اپنے دکھاں رونوں کوس کسے بھی روندے
 رہا اسیں پچارے کدھرے سنگ اپنے وچہ ہوندے
 سیف ملوک اس کارن رووے شاہزادی کوئی ہوسی
 سیاں دے وچہ ہمدی رسدی قید ہوئی بیدرسی
 ایسی سندر صورت لڑکی جادو مار سوالی
 اس بن پالے بھیناں بھائیاں ہوگ پیا گھر خالی
 جس شاخوں ایہ پھل ترنا شاخ ہوسی اوہ سکی
 جس باغوں ایہ سرد پٹایا رونق اس دی کی
 جس ٹویوں ایہ موتی کریا ہوگ لڑی اوہ ترئی
 رنگ بے رنگ ہووے پیلا نرد جوڑی جس پھٹی
 ہن اس بندوں کیونکر چھلے پھیر ملے سنگ سنگاں
 پوئے دوئے پنجے چھلے قید کیسے بد رنگاں
 کون لئے ہن ساراں اتھے پیش نہیں ہتھیاراں
 شاہ آوے کوئی راہ نہ لبھدا واء منی پرچاراں
 سخت مہیم غنیم سرے تے بہک یتیم ہکے
 رب رحیم کریم چھڈائے قید قدیم اولے
 کر اندیشے روئی لڑکی سیف ملوکے تائیں

ایہ جوان رنگیلا رہا آندوئی وچہ بلانیں !
 اوڑک دیو کرے گا پھیرا ہک دن پاسے میرے
 اس نوں نسن مول نہ دیسی اچا کوٹ چوہیرے
 کول میرے جد بیٹھا تکیسی اس شہزادے تائیں
 عیب صواب نہ تکیسی کوئی کرسی مارا ضائعیں
 دیو آدم دے دشمن مڈھوں ناہیں تک سکھاندے
 جے چھپے تاں مشکے لگے کے ہر حیلے پھڑکھاندے
 جس دن مہتر آدم اگے رب سجود کرایا
 سمجھناں ماکاں سجدہ کیتا دیو نہ سیس نوایا
 خاوند دا فرمان نہ منیوس آدم دلوں نہ بھایا
 لعنت دا شیطان کہا کے طوق لگے وچہ پایا
 آدم و نج بہشتیں بیٹھا خوب مقام سکھایا
 دیوے دا کوئی داء نہ لگدا لوڑے ویر مکایا !
 جنت وچہ نہ وڑناں پاوے ہو مرد و دسدھایا
 نال اوہدے کجھ پیش نہ جاندی اس نوں رب ودھایا
 جس ویلے وس لگا آبا اورک دیر کمایا
 جنت تھیں کڈھوایا آدم رو رو حال گویا
 آدم نال انہاں دا رہیا مچھا ویر قدیمی !
 ایہ جوان بچے مذ رہا جے توں کریں کریبی
 کی جاناں ایہ ایسا سوہنا کن سہاگن جایا
 ایس قلعے وچہ آن بچایا کس شامت نے چایا
 ایسا چودھیں دا چن سارا جھڑیا جس آسمانوں

پیا ہمیرا ڈوبا ہو سی چائن اوس جہانوں
جس تاجوں ایہ لعل چمکدا جھڑیا اندر گھٹے
شاہاں دے سر رہیا نہ ہو سی طالع اس دے گھٹے
شاہزادہ تے لڑکی دو نویں زاری کر کر ہئے
خالی مغز ہویا ناں قوت اکھیں نیر نکھٹے
تحت اتے ہو بیٹھے دونویں کرن لگے پھر باتاں
لڑکی تھیں شاہزادہ چکھدا پتے نشانی ذاتاں
سیف ملوک کہے اے لڑکی کون کوئی توں بندی
کی مانواں کی ذات تساڈی کبھڑے شہر دسندی
آدم ہیں یا حور فرشتہ یا کوئی پری پیاری
آدمیاں وچہ حسن اجیہا ڈٹھا ناں بک واری
نام خدا دے سچ دسا لیں کوڑ نہ بولیں اتھے
ایسا جو بن نازک دیہی آدمیاں وچہ کتھے
لڑکی کہیا سچ سناواں ڈا ہڈی قسم خدا دی
آدمیاں دی ذاتے وچوں میں ہاں آدم زادی
پرتوں بھی سچ دسیں مینوں بھائی نیک سرشتہ
صورت تیری دا کوئی ہو سی جنت وچہ فرشتہ
صورت مند جوان زمیں تے مدھ جیہا کس ڈٹھا
جادو گرد و نمین سپاہی بول موہیں دار مٹھا
جس جس پاسے ٹردا جائیں ٹھگیں رخت دلاں دی
جوتل ویکھیں سانگ اکھیں دی چیر کلیجہ جاندی
تیرے قد برابر سوہناں باغیں سرد نہ کانی

جس دے پیٹوں پیدا ہو یوں دھن تیری اوہ مائی
 آدم ہیں یا حور بہشتی کیہڑی ذات تساڈی
 مینوں بھی کجھ ہووے تسلی پچھاں بات تساڈی
 سیف ملوک شاہزادے کہیا خطرہ رکھ نہ ذرہ
 آدمیاں دی ذاتے وچوں میں بھی ہاں مقررہ
 لڑکی کہیا آدم ہو کے کیوں کر پہنوں اتھے
 آدم ذات نہیں تچ سکدے ملک انہاندا کتھے
 پریاں دا ایہ ملک ٹکانا دیو تیاں دے تھانے
 آدم سوئی پچے جس نوں دیو کوئی چا آنے
 آدمیاں وچہ مہیں تتی ڈٹھے پر بت کالے
 ایہ ولایت حور کسے نوں نہ رب پاک دسالے
 سیف ملوک کہیا گل میری لمیں بہت کہانی
 دس برس میں پھردے ہوئے مشکل سخت دہانی
 ظالم عشق پری دے والی پیڑ کیجے جاگی
 سکھ سلامت گھر دے چھڈے سفر ملامت جھاگی
 جنگل تے کوہ قاف سمندر کتنے ناپو نیلے
 بھکھاں تیاں دھپاں پالے جھلے تاں اس ویلے
 عجب عجائب جاء ٹکانے ڈٹھے بے تحاشے
 آدمیاں جو سنے نہ کنیں ویکھے شیئیں تماشے
 بحراں براں شہراں اندر جو میں نظری آئے
 وچہ حساب نہ آون توڑے گندیاں عمر وہائے
 بھلیوں بھلیاں چیزاں تکیاں انت نہیں کجھ رہیا

پر کوئی چیز تماشا نا ہیں ڈٹھا تیرے جیہا
 تیرا سر عجب ڈٹھا پتہ نہیں کجھ لگدا
 ایسی بار غبار جنگل وچہ سہد سنکار نہ جگدا
 غول اجاڑے وسدے اتھے یا کوئی راشک ظالم
 ہوو نہیں کوئی جون وسندی ملکوں باہرا عالم
 تینوں کس نے چاہ لیاندا دوجا کول نہ کوئی !
 مائی باپ کتھے ہن تیرے کتھے جمیں ہوئی
 کس دے پیٹوں پیدا ہوئیں کس نے جمیں پالی
 صورت سیرت دی توں ایسی صفت خداوند والی
 سدا گلاب تیرا مکھ تازہ کھڑیا سی کس باغوں
 کس دا خانہ روشن آہا تیرے روپ چراغوں
 لڑکی کہیا سن دے بھائی پچھ نہیں گل ساری
 تیرے وانگن میں بھی آئی وخت قضيے ماری
 دور دراز میری گل لمیں بے انداز کہانی
 بھائی کجھ نہ پچھ میرے تھیں میں ہاں در در نجانی
 جے میں دکھ قضيے پھولاں بھڑک لگے اک چھاتی
 توں بھی جھل نہ سکسیں مولے بلسیں وانگر باقی
 سیف ملوک کہیا میں اگے سر سر ہويا سچی
 بنے دا نہیں صرفہ مینوں رکھ نہیں گل کچی
 نام نشانی حال حقیقت کھول سناکیں مینوں
 درد وندے گل کھولے ملدا دردی ساتھی جینوں
 دکھے دی گل دکھیا سدا قیمت قدر پچھانی

کی دکھیا جو دکھیے اگے دے نہیں وہانی
 جیوں دکھیے نوں دکھیا مل کے ہنجوں بھر بھر سوندا
 سکھیے تائیں تک کے سکھیا ایسا خوش نہ ہوندا
 ماتم والے دے گھر ناریں جا منہ پلے پاؤں
 دکھیا تگن تاں دکھ اپنے کچھے باجھ سناون
 لکڑ اپنے رکھوں وچھڑی تارو چھنی سنگوں
 دو نویں رلیاں دن لگیاں کوک سناون چنگوں
 پہلاں اپنا نام دسالیں سوکھے گلاں کرینے
 ہک دوجے دے واقف ہو کے نال اتفاقے مرینے
 لڑکی کہیا ہن میں دساں کن دے دے لاتوں
 میرا نام بلاندے آہے گھر وچہ ملکہ خاتوں !
 بیس سال بیٹی بادشاہے دی بہت لڑکی گھر وچہ
 باپ میرا سلطان ملک دا سرا یذپ شہر وچہ
 اوہو تاج تخت دا سائیں کردا حکم چوہیرے
 فوجاں لشکر مال خزانے رکھدا گھنے گھنیرے
 تریوے اسیں اوہدے گھر دھیاں اک اسا ڈا بھائی !
 عیساں خوشیاں موجاں اندر چارے ساں بکجائی !
 کوس کسے تھیں گھڑی نہ وسدے نہج بھیناں نہ بھائی
 اپن چیتی پیا وچھوڑا ڈا ہڈے قلم وگائی
 نہج جتیدی ماں تتی نوں یا جمدی مرویدی
 کاہنوں دودھ پلانیوس مینوں زہر گڑو ہتی دیندی
 بھیناں دیر وچھتے میں تھیں بابل مائی سیاں

لڑوں تروٹی کوچ نمائی پنجریاں وچہ پیاں
 گل ساندی ملکہ خاتوں ہنجوں بھر بھر رنی !
 کہندی ویرا بھیناں نالوں ایوں کر میں وچھنی
 ساڈا سی اک باغ ہزاری خوب طرح دا بنیاں
 سدا رہے رنگ الیا اوتھے گلاں پہاں گھنیاں
 چوہیں پاسیں باغ بچھے جا آہی وچہ باندی
 اس جانی بنگلہ بنیاں صفت نہ کیتی جاندی
 چتر کاری بے شماری خوب سمجھے تدبیراں
 تتر ، مور ، چکور لکھائے ہور کئی تصویراں
 بہت صفائی تے روشنائی رونق باہر انتوں !
 دنیا اتے سی اوہ گردا بنی نشانی جنتوں !
 اس بنگلے دے پیٹھ اگیرے حوض آہا اک بھائی
 ترے سے اندر تریہاں سیاں دی چڑیائی لمپائی
 اس حوض دے چوہیں پاسیں شیر سنہری چارے
 شیراں والی صورت دسدی بہت زور آور بھارے
 دونہ شیراں دے موہوں پانی وگ وگ ہوندا جاری
 دوجے دوسن پیندے جاندے حکمت بنی نیاری
 بنگلے اندر کھیڈن جائے سدا اسیں رل بھیناں !
 ہسن کھیڈن کم ہمیشہ غم دا نام نہ لیناں !
 حوض اندر سی کشتی رکھی پھیر اوہد یوچہ ترے
 ہر ہر پاسے باغاں اندر سیر خوشی دی کرے
 اک دن کرناں رب دا ہویا مارے پر تقدیرے

بارے طالع لکھ متھے دے الٹائے تقصیرے
 بھیناں نال ہمیشہ وانگر پئے کشتی وچہ تریاں
 غیوں بھاء تتی دے پیاں آن کلاماں بریاں
 اچن چیت ہک پنکھی چٹا او ڈوا اوڈا آیا !
 وڈا قد زور آور بہت انت نہ جاندا پایا
 رٹاں تے دھر زور پکھیرو چھٹاں اتے آیا
 دہشتناک ہویاں سبھ سیاں خوف نے جھل پایا
 کشتی اندر سہی سلامت رہ گیاں سبھ سیاں
 میں نکری بھیڑی جرمی پنکھی دے ہتھ پیاں
 دہشت خوف اوہدے نے مینوں پایا چھل اجیہا
 مردے وانگ ہوئی بے طاقت ہوش سنبھال نہ رہیا
 خبر نہیں اس کیکر چایا کیہڑے رستے آندا
 کتنا دور ایتھوں گھر اساڈا کس طرف نے راہ جاندا
 جس ویلے میں اکھ ہگاڑی ہوش نویں سر آئی
 اپنا آپ اس تختے اتے ڈٹھا ایسے جانی
 ناں اوہ کشتی ناں اوہ سیاں ناں اوہ حوض بچے
 ناں اوہ پنکھی نظری آیا دوس کدھے سر دتھے
 ہک جوان رنگیلا ڈٹھا بیٹھا اگے میرے
 صورت سورج وانگ نورانی روشن کرے ہنیرے
 جس ویلے میں اس دل ڈٹھا لگا کرن سلاماں
 ہتھ گھمائے صدقے جائے کردا ترت کلاماں
 میں سلام نہ جھلیا اگوں رہیوں چپ چپاتی

کہن لگا اے دلبر لڑکی توں ہیں میں پہچاتی
 مینوں بھی ہے مدھ پہچاتا کون کوئی میں بندہ
 کیہڑے دیس ملک دا راجہ کیہڑے شہر وسندا
 میں اگوں پھر بولی رکھی میں کی جاناں تینوں
 ناں ڈٹھوں ناں بھاکھوں اگے نہ ہن بھانویں مینوں
 اوس جوانے ایہہ گل سن کے چھو ہی پھیر کہانی
 کہندا مینوں نہ کر خفگی سن گل بی بی رانی !
 بچ جوان نہیں کوئی میں بھی قلمزم دا شاہزادہ
 باپ میریدا باپ تیرے تھیں راج اقبال زیادہ
 نکی سی مد صورت تیری مینوں نظری آئی !
 ڈیناں وانگن ظالم نیناں ساگ کھجے لائی
 بادشاہی دا ذوق نہ رہیا شوق تیرے دل پھریا
 عیش خوشی دا رہیا نہ چیتا لوڑے تیری چڑھیا
 مدت ست برس میں ہوئے طلب کمال تیری وچہ
 رات وہاں چھوہ بہندا رہیا خواہش بھال تیری وچہ
 کھاوَن لاوَن کجھ نہ سبھا ناں نیندر بھرستا
 چھت پرت بتیرے کیتے مت کوئی چلے بتا
 کتنی وار وٹائی کایاں ظالم عشق اکایاں
 زہر پیا غم صبر نہ رہیا مدھ تے چت وکایاں
 تینوں پکڑ لیاوَن کارن کیتے جتن بتیرے
 ستاں برساں وچہ نہ لگا دا میرا سنگ تیرے
 ترلے ہاڑے بہتے کیتے پیش نہ گیا کوئی

توں معصوم نا بالغ رکھیں پاکی سر منہ دھوئی
میں بھی دیوتیاں وچہ آہا سپہ سالار کہاندا
نال تیرے کچھ زور نہ چلیا اک گکیوس غم کھاندا
دیواں تائیں قوت بہتی کتنے آسن کر دے
پل وچہ ودھدے پل وچہ گھدے چپن وچہ نظر دے
ہوروں ہور بناون صورت بن سکدے کئی چیزاں
کدے ڈراون دیری دسدے کدے مثال عزیزاں
آدم ہے کی چیز بے چارا نال اونہاندے پوٹی
جھٹ اندر چا کھڑ دے ایویں ال کھڑے جیوں بوٹی
پر اک لیکھے آدم ڈا ہڈا پتہ تسانوں دیواں
ظاہر باطن پاکی ہووے پیش نہیں پھر دیواں
ظاہر پاکی جسے جامی جے بندے نوں ہووے
ظاہر دے جن بھوت نہ پوہندے جتھے جا کھلو دے
باطن پاک ہووے جس نیت اندر وچہ صفائی
ویری دیو ابلیس یعنی پیش نہ جاندی کائی
انہاں گلاں اندر وڑیاں قصہ ہے ٹٹ جاندا
سدھی صاف محمد بخشا چلیں بات ساندا
ملکہ خاتون گل ساندی سیف ملوکے اگے
اوس دیوے پھر مینوں کہیا واہ میری کد لگے
جاں جاں جسہ جامہ تیرا پاک آہا ہر میلوں
میرا زور نہ ٹریا کوئی بچیں اوس طفیلوں
جس ویلے ہن بالغ ہوئیں آئی حیض پلیتی !

داء لگا تہ چاء لیائیوس آس پوری رب کیتی
 خاطر جمع تسلی کر توں خطرہ رکھ نہ جھورا
 ماں پیو بھیناں بھائیاں والی حرص نہ رکھیں بھورا
 توں معشوق میری میں عاشق اس تھیں کون چنگیرا
 شہر ولایت اتے کرساں راج حکم سبھ تیرا
 دشمن تیرے گھائل ہو سن خوشیاں عیشاں تینوں
 ہور کسے دی چاہ نہ رکھیں جان پیارا مینوں
 جوڑی جوڑی کڑی تے لوہڑا یاری کیتی بھاگاں
 میں راجہ توں رانی ہو سیں وس سیں سنگ سہاگاں
 چاء نہ رکھیں دیس وطن دا ایہو وطن بنائیں
 وہی جدوں ویابی جاندی روندی پا کہائیں
 بنے نال بنے جد الفت پیکے یاد نہ رہندے
 دوئے جی اکٹھے ہوون خوشیاں کر کر بہندے
 ماپے بھائی بھیناں سیاں ناں ہن مکھ وکھاون
 اوہ نہیں آسکدے اتھے ناں ہی تیرا جاون !
 ایہ ولایت پریاں والی دیوتیاں دے خانے
 آدمیاں دا آون اتھے ناہیں کسے بہانے
 اصلوں آدم ذات اس جانی نہ آیا ناں آسی !
 ہک آدم دا خطرہ مینوں مت اوہ پھیرا پاسی !
 خوب جوان بہادر سوہنا ہوگ شہزادہ کوئی
 لمبیں بہت کہانی اس دی ترت بیان نہ ہوئی
 مینوں بھی ہے خوف گھنیرا اوس دلیر جوانوں

علم کلاماں وچوں آہی ایہو خبر اسانوں
 جاں ایہ گلاں دیوے دسیاں تاں میں بہتی رنی
 ہائے ہائے ربا بھیناں نالوں رہساں کوں چھنی !
 ماپے پے سیاپے کر سن کی جاپے کی ہو سی
 بھیناں ویناں کر کر مر سن دیر پیانت روی
 سیاں جس دن بھورے پیاں جدوں پڑیوچہ گیاں
 کر سن یاد صواد نہ رستی بنجوں روں پیاں !
 ایہو درد میرے دل آئے رورو کوکاں ماراں
 ماپے بھیناں بھائی باہجوں ناں میں جھٹ گراں
 - - -

اوہناں باہجوں صبر نہ مینوں ناں توں دل نوں بھاویں
 بھانویں رنج میرے پر ہو کے جانوں مار گوا دیں
 جاں ایہ گل سنی اس دیوے چڑھیوس غضب ہیر
 اس تختی تے جادو کر کے قید کیتی جند میری
 مردے وانگ اس تختے اتے پئی رہاں ہر ویلے
 بوہے اتے رہن کھلوتے پاہر و شیر مرے
 اوہو دیو مہیں ے پچھوں پھیر میرے دل آوے
 تختی کڈھ لیے سر بیٹھوں ہوش میرے تن پاوے
 کھانے دانے چنگ چنگیرے رنگ برنگی چیزاں
 حاضر آن کریندا اگے پکھدا وانگ عزیزاں !
 کتنی مدت ہے مدھ ستیاں کتیروز لنگھائے
 میں کہندی ہک ساعت گزری اوہ پھر ہاسہ پائے

کہندا مینوں ستیاں تینوں ہویا اک مہینہ
 تیرے بھانے ساعت گزری سن توں یار نکلیاں
 میں اگے پھر کھانے دھردا خوب طرح دے کپے
 جتنی طلب ہووے میں کھاواں خوش ہوندا اوہ تکے
 جاں پھر مینوں تازی تکے کر کر منت زاری
 کہندا مینوں ہے معشوقہ نال میرے کر یاری
 اوہ گل اس دی یاری والی موہرا لگدی مینوں
 سدھے منہ نہ بولاں کہندی بھس سر پاواں تینوں
 پھیر میرے تے غصے ہو کے جادو پاء سنوالے
 تختی وچہ ہنر کجھ کر کے ہوش سنبھالا ٹالے
 آپوں جاندا پا مہینہ پھیرا ات ول مارے
 ایسے ڈولے قیدے اندر میں دس برس گزارے
 ملکہ خاتون دی گل ساری سیف ملوک شہزادہ !
 سن حیران تعجب ہویا کردا فکر زیادہ
 بک تھیں بک چڑھنیدی ڈا ہڈی مشکل میں سر آوے
 ایہ قلعہ اوہ دیو مریلے کیوں رب بچاوے
 جاء نہ اپنے چھین جوگی کتول چھپاں ناساں
 دیوے نے ہن جان نہ دیناں مارگ دے دے کسماں
 اپنی گل رہی اک پاسے خیر جیویں کجھ ہوسی !
 پر ایہ لڑکی قیدے اندر پئی ہمیشاں روسی
 ملکہ خاتون نوں چھڈنسن ہے نامردی خاصی
 یامیں بھی مر جا ساں اتھے یا اس ہوگ خلاصی

ایہ بھی آدم میں بھی آدم نالے ویر بلائیوس
 رب سب بنایا کائی تاں اس جائیں آئیوس
 دیوے نال لڑائی کرینے جس دیوے تس اللہ
 ہمت اندر فرق نہ رکھے آپ کرے مت بھلا
 مرداں دے کوئی کچھے پوندا اوکڑ اوہر ویلے
 مردو فگارے کدی نہ ہارے وانگر شیر مریلے
 ہک شاہزادی دوجا لڑکی تریجا ذات زنانی !
 چوتھا روکے حال سناؤس چھڈ نسں شیطانی
 مشکل والے دے سراتے مرد جدوں آ چکا
 زاری سن کے یاری کر سی چھوڑ نہ جا سی سکا
 دیوے کولوں ہرساں ناہیں جے زندگانی میری
 ملکہ خاتون نوں چھڈ نساں کی جوانی میری
 سیف ملوک دلیری کر کے بیٹھا رکھ ہوشیاری
 ملکہ کہندی ہے شاہزادے دی میں گل ساری
 توں بھی اپنی گل سناؤں جے کجھ ہے سرورقی
 کتھوں آئیوں مطلب کیہڑا چلیوں کیہڑی دھرتی
 نازک بدن شاہزادہ دسیں صورت وانگ ملوکاں
 سوہناں وانشمندا کابر سالک سلک سلوکاں
 رستم وانگ بہادر لبھیں نادر لوتھ بدن دی
 سبھ ہتھیار سنگار سہائے انگ پوشاکی بن دی
 عمر اداںل روپ زیادہ باغ بہار چمن تھیں !
 کس مصیبت بھاری تینوں آندا کڈھ وطن تھیں

آدم زاد نہ پچھا اتھے باجوں پری ویلے
 کس آفت نے چالیاندوں آپہنوں کس حیلے
 سیف ملوک کہیا اے ملکہ آہے لکھ اولے
 پچھن تھیں کی حاصل تینوں چھیڑ نہیں گھا اے
 پچھ سرود نہ مستان کولوں ہندوستان نہ فیلوں
 سڑیاں نوں نہ ساڑیں ملکہ بازاء ایس دیلوں
 لمی گل کہانی میری باہر انت حسابوں
 چھیڑ نہیں کی لیناں ملکہ ایس سوال جوابوں
 تھوڑی مدت وچہ نہ مکدا لماں قصہ میرا !
 دیو آوے تک تینوں مینوں کرسی بیرا بیرا
 وخت قصبے گندا ہویا میں رہاں وچہ زاری
 اجن چیتی آوے سرتے بنے مصیبت بھاری
 مینوں ویکھ سڑے کھا غیرت بھڑک لگوس اگ سینے
 یا مارے یا پکڑو گاوے ہوری کسے زمینے !
 ملکہ پچھدی کی دہارا چنوں ہے دن کتنا !
 کہیا شاہزادے روز فلاناں گیا مہینہ اتنا
 ملکہ کہندی نہ کر خطرہ رہندے پنج دہارے
 انہاں دناں وچہ آوگ ناہیں توڑ مہینہ چاہڑے
 جس دن ہوگ اوائی اس دی میں دس سال اس ویلے
 تیرے نال برابر اس نوں سچا رب نہ میلے
 رکھ تسلی پکی دل وچہ کھول حقیقت ساری
 بید اگے پھر دن لگا اپنی مرضی آزادی

مصر شہر وائیں شاہزادہ پیا بہت لڈکا
 ماؤ پو گھر پت پیا آبا مہیں اکا
 شکل بدیع جمال پری دی لکھی ہوئی ڈھکی
 اک لگی کجھ آب نہ رہیم ویہہ ملایا جو چٹھی
 بیڑا ٹھیل سمندر میرا ماپے گھرنوں پرتے
 اگوں صاعد یارو چھناں قہر میرے سر ورتے
 ستر ہزار جو بیڑے آہے غرق ہوئے وچہ پانی
 بھلے بھلیرے یارو چھنے لگی کیجے کافی !
 صاعد یار پیا بھائی خاصہ دل دا جانی !
 سوئی صورت سبھنیں گلیں آبا میرا ثانی
 اس نالوں جد پئی جدائی تیل پیا وچہ اگی
 پھٹے اتے لون لگائیوس ساگک دوارہ لگی
 اول آخر تیک کہانی ذرہ ذرہ کر دی
 گلاں کردا آہیں بھردا ہنجوں بدل وی
 باغ ارم کوئی جا سنیدی اوتھے اس دا ڈیرا
 باپ میرے کئی وس لگائے وس نہ پئی چو پھیرا
 مینوں بھی ہن مدت گزری اسے لوڑے چڑھیاں
 اج توڑی کجھ پتہ نہ لگا پانی پیا نہ سڑیاں
 عشق کرٹے سکھ چھڑائے دیس وطن گھر ماپے
 شاہزادے تھیں وحشی بنیوس ڈا ہڈے پئے سیاپے
 میرے مگر پیا اوہ ظالم لین نہ دیندا ساہی
 ہر ہر پاسے جھوٹے دیوے پاء گئے وچہ پھاپی

مورت والی نے کر جادو میں نماں مٹھا
 کیتوس قلم قصائیاں وانگر لتاں دے دے کٹھا
 بن آئی جند نکلے نا ہیں کوئی جہان نہ جھلدا
 ڈاڈے دے ہتھ قلم محمد دس نہیں کچھ چلدا
 بھنبل بھوسے کھاندا پھر دا ہر جنگل ہر غارے
 چھٹے شہدی جان عذابوں جے کوئی آفت مارے
 سنگی ساتھی سبھ کھڑائے جو پنجہال غماں دے
 اپنا ساس کرنگ نہ چھڈ یار ہے شماروں دے
 عشق مہار پھری ہتھ پکی وتے جھل چراند
 نک نکیل نہ ہٹن دیندی مناں جو فرماندا
 راس ستارہ راس نہ ہوندا انت اوساس چلاند
 ساس اوداس نہ باس بجن دی بہتر جے مرجاند
 کیا گناہ کبیرہ کیتا شامت جس دی بھاری
 بھاہ الہے دوزخ والے سٹر دے عمر گزاری
 کتے بدیع جمال پری دی جیوندیاں دس پوندی
 لوڑن دا وسواس نہ رہندا آس ملن دی ہوندی
 مینوں بے وفائی اوسدی بہتر لکھ وفاقوں
 وڈی خطائی کول بجن دے بنناں پاک خطاؤں
 توڑے عشق پری دے اندر کیتی نہیں خطائی
 پھر بھی پر تقصیر کہاواں کرے کیویں اشنائی
 جیوندیاں کوئی سکھ سینہا آیا نہیں پری دا
 پتہ نہیں کچھ ہوسی اس نوں میری رنج جری دا

آس بجن دی رحمت اتے مویاں متے سنبھالے
 سرمئے تان حاضر کرینے ہتھیں پکڑ حلالے
 وانگ شمع دل روشن عشقوں جاں سر شمع کھیندا !
 سرکپن دا درد جھلمن تھیں نور زیادہ تھیندا
 دریاراں دے مرناں بہتر اس بن جیون نالوں
 طرف پری دی راہ نہ لدھا اتنی دوڑوں چالوں
 نال پری دی مورت ڈر دے نہ دکھ کھول سناپے
 نازک انگ پری دی مورت مت ایہ بھی اک جائے
 تپ تاثیر غماں دی کولوں پیڑ سرے نوں لگے
 پیڑاں جو گاچے دم میرا سے پیڑاں جس اگے
 پتہ بدیع جمال پری دا یا اس باغ ارم دا !
 جے مینوں ہتھ لگدا کدھروں اوہ سی داروں غم دا !
 دلبر کارن گھر در سٹے اٹک نہ رہیوں ڈر کے
 جان تلی دھر لوڑکراں گا کدے تے ملساں مر کے
 سیف ملوک ایہ گلاں کر کے رناں نال غماں دے
 ہو بیتاب پیا جیوں ہوندی جان لبیاں پر ماندے
 ملکہ کہیا باغ ارم دی جے دس پاواں تینوں
 نالے خبر پری دی دیواں کہو کی دیسیں مینوں
 پتہ بدیع جمال پری دایک بیک سناواں
 کی انعام ملے گا مینوں دسیں وانگ بھراواں
 ملکہ خاتون دی گل سن کے سیف ملوک رنگیا
 آہیں ڈھاکیں بھر بھر رناں ہو گیا رنگ پیلا

اچن چیت ترا ہے وانگن کھل گئے دل دیدے
 جیونکر روزے داراں وسدا چن مبارک عیدے
 یا جیوں سنیاں شاہ علی نیکامہ بانگ نبی دا
 جیونکر مھلی نوں ہتھ لگا چشمہ خضر ولی دا !
 یا جیوں روز قیامت والے سخن شفاعت والا
 اوگہاراں دے کن پوسی ہوسی روح سکھالا
 جیوں یعقوب نبی نوں آئی مصر ولوں خوشبوئی
 جیوں یوسف دے مل وکن دی خبر زلیخا ہوئی
 نعرے مار رناں شاہزادہ کر کے ہائے ہائے
 ہوش سنبھال چلی ہو راہی نمن و نجن چھللائے
 عین شراب بیہوشی والا لگا پین پیالہ
 پھیر طبیعت جانی رکھیوس کر کے بہت سنبھالہ
 ملکہ خاتون نے جد ڈٹھا شاہزادے دا رولا
 مارا وساس لگی فرماون سن بھائی مقبولا
 قسم کراں میں رب سچے دی جس بن رب نہ دوجا
 اوے دی سبھ زہد عبادت اوے دی سبھ پوجا
 جے میں گھر پو دے ہوندى سراندیپ شہر وچہ
 نال بدیع جمال پری دے تھہ ملاندی گھر وچہ
 پر ہن کجھ نہ چارہ چلدا کی وس لاواں بندی
 تیری بید ہوواں جے چھٹاں قید میرے تن مندی
 دکھ قضیے تیری سن کے برم لگا دل میرے
 مرنے تیک نہ جا سن مینوں ایہ افسوس گھنیرے

قید اپنی دا غم نہ رہیا برم لگا ایہہ بھارا
 جے توں گھر وچہ ملدوں مینوں دسدی پیارا
 میں ہن قید ہوئی وچہ ناپو محکم کوٹ چوہیرے
 ڈاڈی بند خلاص نہ ہوندی جے چلاں سنگ تیرے
 ملکہ دی گل سن شاہزادے ہو کے مثل یتیمیاں
 اٹھ کھلوتا تختے اتوں کرن لگا تعظیماں !
 ملکہ اتوں ہتھ گھمائی صدقے ہو ہو جائے
 چم زیں سلاماں کر مڑ مڑ سیس نوائے
 جس رستے توں آئی ملکہ میں صدقے اس راہوں
 جس موہوں ایہ گل الائی جند واری اس ساہوں
 جہاں آکھیں ولبر ڈٹھا اوہ آکھیں تک لیاں
 توں ملیئیں تاں ساجن ملایا ہن آسان لگ پیاں
 ملکہ ول ہتھ نبھ کھلوتا روندنا اینواں ہوندا !
 آکھیں پانی ڈل ڈل کردا ہنجوں ہار پروندا
 صبر قرار آرام نہ رہیا بہت ہویا دل تتا
 ملکہ اگے منت کردا دس بھینوں کوئی پتا
 ملکہ خاتون کہندی ویرا بیٹھ تھل کر کے
 خوب طرح متوجہ ہوویں کن میرے ول دھر کے
 یار بدیع جمال پری دی دساں کھول کہانی
 پکا پتہ نشانی دیوں اگوں رب ملانی
 سیف ملوک نچا بیٹھا کن دے دے دھر کے
 سر دھڑ جسہ جامہ رکھیا ملکہ دل کن کر کے

ملکہ خاتون گل پری دی آن شروع پھر کیتی
 خوش آواز فصیح زبانوں نالے دکھاں سیتی
 ہک آواز زمانہ آہا دوجا جیہہ ریلی !
 ترجبا دانشمند اکابر کر دی گل ریلی
 خوش آواز ہووے جے دکھیا سروں ادا سہاوے
 پتھر دل نوں موم کریندا جاں کوئی قصہ گاوے
 اوہ آوارہ جیہہ ریلی اوہ دلبر دا قصہ
 اوہ عاشق سی سننے والا سن سن لیندا حصہ
 شوق جدھے تھیں شاہی چھڈی گھر در دیں بھائے
 براں بحراں کوہ قافاں وچہ مر مر عمر لنگھائے
 جاں اس کوئی محرم لبھے دکھے دکھ وٹھائے
 دے سبھ کہانی اس دی دس پکیری پائے
 نال اداء آواز بھلیری بات صحیح سناوے
 کرو قیاس محمد بخشا کیسی گل سکھاوے
 ملکہ کہندی سن وے ویرار رکھیں یاد سنائیاں
 اسیں توہوے بھیناں آہیاں ہکے پیوں جائیاں
 بھین میری اک بدرہ خاتون اوہ کچھو بیسی
 ماما پی پنکھورے کھیڈے صورت موتیں جیسی
 ہک دن ماں میری اس ویلے حوضے اتے آئی
 جس حوضے توں پکڑ لیاندا مینوں دیو قصائی
 دائیاں خدمتگاراں کھلیاں ہر اک دا مکھ لالہ
 ماؤ کول پنکھوڑ اٹکيا بدرہ خاتون والا !

نرم کباب بھجن تر تازے دھم گھستی خوشبوئی
 چاول کھلے رنگ برنگی نعمت چیز نروئی
 اس حوضے دے دندے آہا ماں میری وا ڈیرا
 مرتے سایہ دار کھلوتا چکڑی رکھ وڈیرا
 مائی میری سی کی تکی قدرت مال خدائی
 رکھ اتوں اک بڈھی مائی دھرتی اتر آئی !
 ماں میری دے کول پلنگ تے بیٹھی آن شتابی
 ماں میری نوں اس تھیں آئی دہشت بے حسابی
 بڈھی عورت ماں میری نوں کہندی رکھ دلاسا
 میں گواہنڈن تیری بی بی نہ ڈر میتھون ماسا
 کوہ قافاں وچہ گھرا ساڈے راج حکومت اساڈی
 میں بھی بادشاہے دی بیغم بھاری ہے پت ساڈی
 شہارستان سنہری جیہڑا نبی سلیمان والا !
 اوہ ہے وطن سہاوا میرا سندر دیس نرالا
 اوس ملک اک باغ ارم دا اوتھے ہاں میں رہندی
 اوتھے محل چبارے ساڈے جا ڈٹھیاں بھکھ لہندی
 اوس ولایت ساری اتے جس دی ہے سلطانی
 شاہ شاہپال اوہدا ہے ناواں اس دی میں زمانی
 بیغم خاص نہیں گھر اس دے اوس وڈی سرداری
 دیواں پریاں سبھناں اتے حکم او ہدانت جاری
 شاہ شاہپال میرا جو خاوند وہ بیٹا شاہ رخ وا !
 شاہ رخ وا پپو بنی سلیمان بن داؤد فرخ وا !

دائمِ اسیں تیں ہمسائے آڈی دے شاہزادے
 پریاں اسیں رپیے وچہ پردے ظاہر آدم زادے
 مینوں اک مہینہ ہویا اس بانے وچہ آیاں !
 نوکر چاکر خدمت والے نال بہوں دھن مایاں
 ہن میں پرت گھراں نوں چلی رہو تیں سکھ داسی
 ایہ سرتے ایہ باغ تساڈے ہوئے اسیں او داسی
 کھانے تیرے دی خوشبوئی مغز میرے وچہ پہتی !
 تاں میں کول تیرے آ بیٹھی رغبت اٹھی بہتی
 بھر کے تھال جواہر موتی ماں میری نوں دیندی
 کہندی ہن توں بھین دھرم دی میں سہیلی تیندی
 ایہ تحفہ میں دتا تینوں کیتا بھائی چارہ !
 ورتن کراں محبت والی بنیاں راہ ہمارا
 ماں میری نے اتوں ڈٹھا خن اوہدا دل دھریا
 کی تندی ہتھ تھال پری دے تہاڑی وانگن پھریا
 مروار یزر مرد سچے یا قوتاں رنگ لایا !
 مانک موتی ہیرے پنے لعاں تھان سہایا !
 ست گوہر شب تاب ٹکائے سہناں اتے کر کے
 رات بہیری روشن ہوندی جے رکھے ہتھ دھر کے
 بنگلے باغ تلاب چوہیرے ہوئی روشنائی
 ایہ تحفہ اس بدھی و تالیا اساڈی مانی
 ماں میری دی گودوں اس نے بھین میری پھر چائی
 بہت پیار محبت کر کے ممیں اپنے پانی

نال خوشی دے دودھ پلایا بدرہ خاتون پیتا !
 پھیر پری دی ہوئی تیاری اڈن تے دل کیتا !
 ماں میری نے کہیا اس نوں سن توں میرے بھنے
 دھی میری مدھ ممیں پائی میں بھی بدلے دینے
 دھی اپنی نوں دسئیں مینوں میں بھی اس نوں چاواں
 ممیں پاواں دودھ پلاواں صدقے صدقے جاواں
 جلدی حکم پری نے دتا خدمت گاراں تائیں
 آندا چاء پنگھوڑا انہاں رکھیا آن اوتھائیں !
 ماں میری نے پلہ چایا دھی پری دی دھھی
 سوئی ہیر زلیخاں سسیوں شیریں شکروں مٹھی
 شمع نورانی خاور والی وکھ اس نوے شرماوے
 جنت دی کوئی حور حسن دی تاب نہ مول لیاوے
 جیوں انر کپکے دا دانہ ہوئے جلال آبادی
 موتیں وانگ صفائی جسے لعلوں تاب زیادی
 صورت وکھ ہوون دلبریاں پریاں ہور تمامی
 نیناں اگے ہرگ شکاری ہوندے وکھ سلامی
 ایسا حسن اس لڑکی اتے جے اوہ ہوندی ظاہر
 ہر ذرہ ہو سورج چمکے روپ حسابوں باہر
 ہر ہر وال اوہدے وچہ آہا سو سو پیچ گمانی
 صورت دا کجھ انت نہ آوے کاریگری زبانی
 جھنڈا اوہدی دیاں والاں وچوں مغز چڑھے خوشبوئی
 ویکھن سات اساڈی مائی بے خود بے سدھ ہوئی

ذرہ سرت سنبھال نہ ریوس غش اچھی آئی !
 کردتی بے تاب شتابی تاب شکل دی مائی
 اس لڑکی دی مائی ڈٹھا ماں میری وار ولا
 کول اوہدے کوئی باغ ارم دا پھل آہا خوش پھولا
 اوہ پھل ماں میری دے سرتے اوس پری نے لایا
 ساعت پچھوں ہوش سنبھالی جگرا جائی آیا
 ماں میری پھر آکھن لگی حمد خداوند تائیں
 واہ واہ قادر پاک کاریگر اس حکمت دا سائیں
 قطرے آب منی دے وچوں ایسی شکل بناندا
 پتھر تھیں کر نظر کرم دی چن سورج چمکاندا
 بخشش بیڈا بیج مخیرا خاکو اندر رلدا !

اس تھیں رکھ بلند بنائے رنگ برنگی پھل دا
 پانی بوندا اسانی آوے سپاں دے منہ پیندی
 اس تھیں در یتیم سہائے قیمت پوے نہ جیندی
 کالے پتھر دھپے سٹر دے اندر کان بدخشاں
 انہاں وچوں لعل بنائے بے بہاء درخشاں
 خلقت اس دی رنگ برنگی دھن اوہ سر جن والا
 آپو اپنی صورت دیتوس اک تھیں اک اجالا
 لکھ کروڑاں ہو ہو گذرے اس دھرتی وچہ مٹی
 سندر صورت ظاہر کر کے پھیر رلاوے مٹی
 ماں میری نے اس لڑکی نوں کچھرا اپنے چایا
 مانواں وانگر ممیں پانی مٹھا دودھ پلایا !

اس لڑکی دی ماں پری نے کیتا قول زبانی
 جب لگ دھی میری دی ہوئی دنیا تے زندگانی
 تیرا حق بھلا سی نا ہیں چھوڑ وفاء نہ بھسی
 ہر مینے وچہ اک ہفتہ پاس تیرے آر بھسی
 دھی میری تے تیری بھیناں اسین دوائے بھی بھیناں
 فرض اس تے ہر چنے اندر درشن تیرا لیناں !
 جیسی اس دی مائی میں ہاں توں بھی ایسی مائی
 کیتی شرط میری نہ بھنسی جے ایہ میری جانی
 بدرہ خاتوں ایس سہیلی اس دی ایہ سہیلی
 خیری خیری میلے انہاں پاک خداوند بلی
 بدرہ خاتوں اڈنہ سکدی نال اوہنوں جے کھڑیے
 نالے خوف متے اوہ کھاوے جاں دیواں وچہ وڑیے
 نہیں تاں نال سہیلی اوہ بھی باغ ارم دا تکدی
 ایہو اتھے آیا کر سی اوہ نہیں جا سکدی
 شرط اقرار پکے رنگ کر کے اڈگیاں اوہ پریاں
 بول اتے ہن پہرہ دیون اس دن تیک نہ ہریاں
 اوہ بدیع جمال پری سی لڑکی وچہ پٹاگوڑے
 چوہداں برساں دی ہن ہوئی چڑھی ہووگی چوڑے
 جب لگ میں رہی اس جانی تکدی رہی تماشہ
 اوس بدیع جمال پری دا دائم ہے ایہ خواشہ !
 ہفتہ اک مینے وچوں باغ اساڈے کھدی
 صورت حسن اوہدے دی تابوں جوت شمع دی گھھدی

روئے زمیں تے ثانی اس دا صورت مند نہ کائی
 ناں پریاں ناں آدم وچوں ساری وچہ لوکائی
 سیف ملوک کہیا ہے ملکہ بھین دھرم دی لگیں
 سچ کہیں کہ کوڑ خوشامد کر کے بیٹوں ٹھگیں !
 ملکہ کہندی سن وے ویرا بخشے رب پناہاں
 اللہ بھاوے کوڑ نہ آکھان جیکوئی ڈھوئے پھاہاں
 کوڑے بندے رب نہ بھاون یمن زبان نہ رہندا
 گل اوہدی کوئی مندا ناہیں سبھ جگ جھوٹھا کہندا
 بے اعتبار خوار جگت تے کوڑا لاون والا
 کی لاچار کراں میں تیری جھوٹھ خوشامد لالہ
 قسم کراں میں رب سچے دی جو عالم دا والی
 جس نے خلقت پیدا کیتی روزی دے سنبھالی
 کیڑے ہاتھی چڑیاں بازاں سمھناں وار کھوالا
 ہر اک تائیں رزق پچاوے کر کے خوب سنبھالا
 دنیا تے جس پیدا کیتا آدم جن حیواناں
 بھلے بھلیرے روپ بنائے صورت مند جواناں
 سوئی صورت تے جس پایا حسنے دا چمکارا
 عاشق دے دل اک لگائی سٹر دانت بچارا
 محبوباں نوں آن سکھائیویں ناز مخول مروڑاں
 خودی تکبر بے پرواہی تلخ جواب تروڑاں
 بے وفائی تے بے رحمی قبر ستم بے ترسی
 جند عاشق دا کرن نہ صرفہ کی ہویا جے مری

عاشق دے دل اندر پائیوس عجز نیاز ہزاراں
 خوف امید سمند غماں دی موجاں بے کناراں
 ترک سکھان دی جال دکھاں دی سختی جند بدن دی
 دوہاں جہاناں وچہ محمد حرص ہوا تجن دی
 جو یاراں نوں یار ملاوے سیوے پھٹ جدائی
 رب غریب نواز ہمیشہ جس دی دھن خدائی
 چو سچ سنائی ویرا جو گل آھیں ڈھٹی
 کوڑوں سچ نکھیر وساں جے مدھ ہووے چٹھی
 ہائے افسوس جے پہنچاں اوتھے تاں ایہ سچ وصالاں
 نال بدیع جمال پری دے تینوں چل بہاراں
 ملکہ دی گل سن شہزادہ وانگ گلاباں پھلا
 کردا شکر ہزار ہزاراں رحمت دا در کھلا
 سکا باغ دے دا ہویا تازہ ابر بہاروں
 جان حیران لگی پھر آسا دلبر دے اخباروں
 نا امیدی والی آتش دوزخ وانگن بلدی
 آس لقاٹیوں دس ارم تھیں سرد ہوئی کجھ جلدی
 اوہ کہانی ملکہ والی شاہزادے دلی بھانی !
 کر بلا دے تے تاہیں جیوں کر ٹھنڈا پانی
 جیوں پردیسی راہوں بھلے رت بہیری اندر
 اجن چیتی چانن لایا چڑھ چوڑھیں دے چندر
 جیوں کر کئی مدت دے روگی ملایا بید سناسی
 آس لگی مت ساس بدن وچہ مولی پاک وساسی

جیوں روڑے وچ بدل ڈٹھا لگی آس فصل دی
بھکھے مال لدھی ہریائی کر پا ہوئی فضل دی
ملکہ اتوں صدقے جاوے سیف ملوک شہزادہ
کہندا توں احسان میرے تے حدوں کیا زیادہ
میںوں دس بجن دی پایو خوب طرح دی پکی
مدھ پچھے سردیوں لائق توں ہن میری سکی
کوئی تدبیر ہووے مدھ معلم سمجھی سنی سنائی
کسے طرح اس قیدیوں چھٹیں کوئے زور آزمائی
ملکہ کہندی کیکر چھٹاں کجھ نہ چلدا چارہ
ایہ خیبر ایہ کوٹ چوہیرے ملک بدلیں ہتھیارا
جس دی قیدے اندر میں ہاں دیو بہادر بھارا
سٹھ گز اچا قد مریا زور اس بے شمارا
راکش غول وڈیرے اس تھیں خوف ہمیشہ کھاوان
چہل دناں دے پینڈے اتوں نہیں اوریرے آوان
باہجھ اس تھیں اس جانی ناہیں پتکھی پر مریندا
جانی والی چیز اس ناپو کوئی پھرن نہ دیندا
سن گلاں شاہزادے تائیں فکر پیا دل بھارا
کیویں ملکہ خاتوں چھٹے رب چھڈا دن ہارا
فکر تمیزاں کر کر تھکار اس نہ آوے کائی
مکر فریب ہنر دا حیلہ ٹر داناں اس جانی
کوٹ وڈیرا چوٹ دیوے دی خوف کلیجہ کھائے
راہ نہ لیجھے داء نہ لگے ہک پناہ خدائے

سیف ملوک بچارہ ہو کے کردا وضو طہارت
ابراہیم نبی دے دینوں کردا اٹھ عبادت
امت خاص خلیل اللہ دی آہا اوہ شاہزادہ
دور کعاتاں نفل گزارے دل دا رکھ ارادہ
پھر جدے سر دھر کے رماں رو رو کرے دعائیں
ربا توہیں حافظ ناصر ادھی سوکھی جائیں
بے یاراں نوں یاری کرناں آس تیری بے آساں
ہر ڈٹھے نوں آپ اٹھا لیں کر مشکل کم آساں
بخشش کر کے فیض پچاویں اوگنہار انساناں
رحمت تیری تھیں نو میدی ہوندا کم شیطاناں
توڑے ہاں بد کار گناہی اسیں بندے منہ کالے
پھر بھی دائم فضل تیرے دی آسا رکھن والے
لکھ مناں چرکیں پلیتی شہراں اندر ہوندی
پل وچہ پاک کرے جس ویلے رحمت تیری پوندی
توں غریب نواز ہمیشہ اسیں بندے درماندے
کرم کریں تاں ہے چھکارا بھکھے ہاں کرماں دے
مدھ بابجوں کوئی ساتھی ناہیں پھاتھی جان اولی
توں چھڑکاویں تاں میں چھٹاں دیو دشمن سنگ بلی
مان تران نہ زور نماںے ناں کجہ شیخی میری
کہو پرناں تکیر تیرا ہور نہیں دھڑ ڈھیری
سیف ملوک غریب شوہدیدی کوک تیرے درسایاں
دیو غنیم یتیم بندے نوں کوہسی وانگ قصائیاں

تیری اوٹ پناہ خدایا ہو نہیں لکھ سجدہ
جس دیوے نوں آپوں بالیں کد کسے تھیں کہدا
چڑیاں بازاء داتوں سائیں چڑیوں باز کوہا ویں
گوشت شہاں سپاں والا کیڑے پاکھوا دیں
توں بندے ناچیزے ہتھوں دیوتیاں نوں مرواند
واہ قادر دھن قدرت تیری انت نہ پایا جائد
میں غافل گمراہ تیرے تھیں بندہ پر تقصیراں
نہیں عبادت تیری کیتی مگر پھراں تصویراں
صورت دی ہک مورت تک کے بھجے بھجے مراں اضاعیں
آہا فرض میرے سر لوڑن وحدت تیری تاں
ہر صورت وچہ معنے تو ہیں تیرا عشق نہ چایا
صورت پچھے جھلا ہو کے اپنا جرم گویا
ماؤ پیو دی خدمت کرنی فرض میرے پر آہی
اوہ بھی روندے چھڈ کے ٹریا بہت کیتی گمراہی
تیرا نام غفور سنیدا بخشیں میں نکارا
ملکہ خاتوں نوں لے جاواں دیو مرے ہتھیارا
ملکہ خاتوں نے پھر کہیا سن توں ویر پیارا
ہک تدبیر میرے دل آئی اس تھیں ہے چھکارا
جے سلیمانی دو شاہ مہرے ہتھ اساڈے آون
اللہ بھاوے تاں اس قیدوں اوہ سانوں چھڑکاون
میں دیوے تھیں ہک دہاڑے کچھی سی گل ساری
کی کجھ نام اس کوٹ تیریدا کس دی ہے سرداری

دیوے نے پھر دیا اگوں ناپو ایہ وڈیرا
 اسفند باش ہے نانواں اسدا راج حکم سبھ میرا
 پھر میں پچھیا ایس مکانوں آدمیاں دا واسا
 کتنا پندھ دور اڈا ہوسی خبر نہیں میں ماسا
 دیوے کہیا آدم اتھے مول نہیں آسکدا
 آدمیاں دی جاؤں توڑی دیو وڈا بھی تھکدا
 آدمیاں دے واسے ایٹھوں نہیں شمار کوہاں دا
 اڈن والی پری اگے بھی پینڈا برس دہاں دا !
 ہک روایت ایہ بھی ڈٹھی پینڈا ہک دو ہیں دا
 ایڈا فرق ہووے گا کیکر ناہیں عقل منیندا
 رستے وچہ کوہ قاف اجاڑاں ندیاں انت نہ کوئی
 پریاں اتوں اڈیا جانوں مشکل پندھ نہ ہوئی
 پھر میں پچھیا عمر اساڈی ہوندی کتنی کتنی
 آدمیاں تھیں لمبی چھوٹی یا انہاں دے جتنی
 کہیوس عمر اساڈی وڈی آدمیاں دی تھوڑی
 پھر میں کہیا تیرے دم دی ہوسی کتھے توڑی
 کہیوس ست سے برساں توڑی میں پرا تم ہوساں
 سے برساں وچہ عمر جوانی زور دیئے تن موساں
 پھر میں کہیا دیوتیاں دی جان ہوندی ہر جانی
 تیری جان پیاری کتھے دس مینوں گل کافی
 ایہ گل سن کے دیوے مینوں دتی جھڑک غصب دی
 جان میری سنگ کی کم ترا نیت کس طلب دی

کس کارے پر جان میری دے پچھیں پتے نشانی
 کون تیرا جو مارگ مینوں سن توں مار حیوانی
 کون جوان میرے تھیں چنگا وچہ جناں انساناں
 ناہیں دیو زور آور بھارا میرے جیڈ تواناں
 کس اگے فریاد کریں گی کون لڑے سنگ میرے
 کس کارن پھر جان میری دے پچھیں پتے پکیرے
 جان دیوے ایہ جھڑک غضب دی دتی بہت زرونی
 میں بھی اگوں غصے بولی نالے ہنجوں روئی !
 دیوے اگے سڑ کے بولی کیوں توں جھڑکیں مینوں
 قید رنجاتی ہک ایانی ترس نہ آوے تینوں
 ماء پیو بھیناں بھایاں نالوں پائیونی برا وچھوڑا
 دیسوں کڈھ بدلیں بدھوئی قہر نہ کیتوئی تھوڑا
 ناں کوئی سنگ سہیلی اتھے نہ کوئی ماں پیو جانی
 ہک اگلی قید تیری وچہ میں نمائی آئی
 کس اگے میں دس چلی کیہرا اتھے بندا
 کون میرا فریاداں جو گا جس تھیں لگوئی مندا
 اگے انت شمار نہ غم دا سار چنے نت چہاں
 میں سر گھٹ مصیبت دے ہور چڑھاویں وہاں
 درداں دی گل سن کے دیوے رحم پیا ات پاسے
 سر میرے نوں جھولی رکھ کے لگا کرن دلا سے
 کہن لگا دس دیواں تینوں تیرے تھیں کی چوری
 جتھے جان میری اس جائے پہنچ نہ کسے ہوری

آدم ذات کسے دا اوتھے پیش نہ جاندا حیلہ
 نہ تیرا نال ہوو بندے دا تروا اوس وسیلہ
 جان میری صندوقے اندر شیشے دا اوہ بنیاں
 پھر صندوق صندوقے اندر چندریاں سنگ گھنیاں
 اوہ صندوق ندی دے تھلے ایہ ندی جو وگدی
 شاہ مہرے سلیمانی ہوون واہ اوتھے تہ لگدی
 دوشاہ مہرے صورت والے پاس ہوون جس بندے
 ہمت کر کے آن کھلوئے ایس ندی دے وندے
 اوہ شاہ مہرے باندے کر کے دس ایس ندی نوں
 ندی صندوق لیاوے باہر ساعت گھڑی اڈھی نوں
 کھل وخنج صندوق شتابی جاں شاہ مہرے دے
 اونہاں وچہ کبوتر چٹا اڈ کتے ول نئے
 اوس کبوتر اندر رہندی میری جان پیاری
 مرجاواں میں اوسے ویلے جاں اس نوں کوئی ماری
 ملکہ خاتون خبر سنائی شاہزادے نوں ساری
 سیف ملوک ہویاں دل خوشیاں بہت آئی ہشیاری
 لگی آس رے دے درتے ہويا فضل اساں تے
 حکم خدا دے دیو مرے گا آیا کم دساں تے
 اوہ شاہ مہرے صورت والے پاس شہزادے آہے
 کر تعویذ گئے وچہ پائے آہے گلوں نہ لاہے
 شکل بدیع جمال پری دی آہی جان شہزادے
 پل پل وچہ نہ وسدا اس تھیں دن دن شوق زیادے

جانی نال رکھے لا سینے شاہ مہرے سلیمانی
 قوت قوت زیارت اس دی او ہوسی زندگانی
 سیف ملوک ہو یا رنگ تازہ کھل گئی پیشانی
 زہر اوہدا ہتھ میرے اندر مری دشمن جانی
 ملکہ خاتون ایہ گل سن کے بہت ہوئی خوش وقتی
 جدے پے کے شکر گزارے دور کرے رب سختی
 جو رب کرسی ہو یو ہوسی ہور نہیں کچھ ہوناں
 کیتا کرم کریم تیرے تے مکا پٹناں روناں
 ملکہ خاتون ایہ گل سن کے بہت ہوئی خوش وقتی
 جدے پے کے شکر گزارے دور کرے رب سختی
 الْحَمْدُ وَالْمُجْدُ لِلّٰہ ! دھن اساڈے سائیاں
 میں تسی تے رحمت باراں کھریوں مدھ وسائیاں
 رات ہیری ندی ڈنگھیری گھمن گھیر غماں دے
 رہڑ دی جاندی غوطے کھاندی وچہ شمار دے
 غمیوں کشتی سنے ملاحاں آن ملائیو مینوں
 ہر عاجز مسکین بندے دا ہے خصمانہ تینوں
 اوکھی گھائی مشکل اندر مدھ بن کوئی نہ والی
 آپ مسبب نال سبباں غموں کریں خوشحالی
 اَنَا لِلْعَبْدِ اَرْحَمُ رَبًّا سچ تیرا فرماناں
 ماں پو بھیناں ایتھوں آہا کدھ چھڈا ناں !
 میں عاجز پر کرم کمائیو کیتوئی رحم رحیماں
 تو ہمیں ساتھی بے کساں دا لیناں سار یتیمیاں

توں ڈھٹھیاں نوں ہتھی دیویں پھٹیاں نہئیں پئی
بندی داناں کریں خلاصی ککھ نہ لیناں چٹی
بھاری مرض غریب بندے نوں وار و کجھ نہ سردا
توں اس ویلے دکھ و نجائیں سکھ مریضاں دا
جے کوئی صبر کرے در تیرے جو دیویں سر جھلے
اوڑگ اس تے کرم کماویں ہو جاون سبھ بھلے
ککھ کروڑاں نعمت بخشیں باہجوں مل مزدوری
رات ہنیری اندر دیویں بال شمع کا فوری
ککھ گناہ تیرے در پچدے ایسا لطف غفوری
اگے تیرے ہر کوئی عاجز کون مغروری
منگے باہجوں دیں مراداں بے انداز شماراں
جو احسان میرے پر کیتو دم دم شکر گزاراں
کتھے ایہہ شاہ مہرے آہے کتھے سی شاہزادہ
کتھوں ٹریا کتھے پہتا تیرا فضل زیادہ
ماء پیو بجن بھیناں بھائی ذات میری کل ساری
ڈھونڈن لگدے ناں ہتھ لگدی رہندی قید بچاری
آپے فضل کیتا مدھ سایاں قید اندر چا دتی
جس ویلے توں مہریں آیوں اوس ویلے پر چٹی
بہت ظہیری تے دگیری میں سر ورتی آہی
مہر کیتی مدھ ایہہ شاہ مہرے آن دتے وچہ پچاہی
سیف ملو کے اوہ شاہ مہرے کھول تعویذوں کدھے
ملکہ سنے ندی تے آیا اوہ ٹکانے چھڈے

کیڑا وضو درگاہ پر پڑھیا کروا پھیر دعائیں
 مشکل حل کریں رب سائیاں ہوون رو بلائیں
 نہ کوئی زور دلیری میری ناں قدرت شاہ مہرے
 سبھ قدرت دا سائیں تو ہیں حکم تیرا ہے مہرے
 حکم تیرے بن ککھ نہ بلدا جو چاہیں سو ہوندا
 جس نوں آپ دلیری بخشیں اوہ میدان کھلوند
 تیرے مان تران دلیری ہو رہیں کوئی ڈھیری
 مارین دشمن دیوا ساڈا سا ہم پیا میں تیری
 فاتحہ خیر درود دعائیں آہیں آکھ مکائیاں
 مہرے کھول ندی نوں دے دریا موجاں آیاں
 کانگ چڑھی ہک وانگ طوفانے شو کو شوک قبر دی
 گھڑی پچھوں صندوق لیاندا باہر موج لہر دی
 پانی دھک کنارے آند اوندے آن کھلویا !
 شاہزادہ کر یاد رہے نوں پکڑن اتے ہویا
 پڑھ بسم اللہ کلمہ جلدی شاہزادے ہتھ پایا
 یا قادر یا غالب کہہ کے صندوق نوں چایا
 اس بنگے وچہ جا نکایا جس وچوں سن آئے
 ہر موری دروازے سارے محکم بند کرائے
 اعظم اسم مبارک پڑھ کے چا صندوق ہگاڑے
 وچہ کبوتر چٹا ڈٹھا راہ نسن دی تارے
 سیف ملو کے بازاں والا کر کے چھٹ شتابی
 پنچے مار کبوتر پھڑیا جیوں کیڑا مرغابی

بنگے وچوں باہر وگایا وڈھ دھڑوں سراسر
 جاں سر وکھ ہویا تاں دھڑ تھیں پھیر نہیں کجھ کھسدا
 جھکھڑ مینہ ولو ہٹاں آیا گرد غبار ہنیری
 انہر دھرتی کجھ نہ دے دھندو کار چوفیری
 آسمان تھیں لوہو ڈھٹھا زمیں ہوئی آرتی
 مت ڈر جاوے ملکہ خاتون اندر اوہلے گھستی
 دھندو کار ہویا کجھ مٹھا دیو ہوائیوں ڈھٹھا
 وڈا بلند آوازہ ہویا جیوں کر ڈھندا کہدا
 اوپر لادھڑ سارا اس دا کا فوری رنگ چٹا
 لکوں پٹھر سیاہ تمامی کیا تلیاں کیا گٹا
 نک وچہ ساس گھنے تے آکھے واہ دلیر جواناں
 تیرے جیسا دنیا اتے ہے اج کون تواناں
 میرے جیہا دلیر بہادر دیو تیاں پر بھارا
 مدھ انسانے مار گویا ہیں کوئی لوک نیارا
 اول ایسی جانی آون نا ہیں کم انساناں
 توں کوئی مرد کرامت والا اڈا پھریں جہاناں
 میرا تے کوئی زور نہ چلدا مار گویائی مینوں
 باپ میرے تھیں کتول نس سیں جان نہ دیسی تینوں
 کر گلاں دم دیون لگا ایسا نعرہ مارے
 مجھ موئے دریائے وچوں لگے ترن کنارے
 کنڈین پٹھر ہویاں ڈھڈ اتے تردے مجھ موئے سن
 دیو مویا شاہزادہ ہووے خوش ہوئے سن

سیف ملوک شاہزادہ پڑھدا ایہو حرف زبانون
 ہوئی بحرے وچہ سناواں بیت بنا تسانون
 تَوَكَّلْتُ عَلَى رَبِّ السَّمَاءِ
 وَسَلَّمْنَا بِأَسْبَابِ الْقَضَاءِ
 روح شاہزادہ دو شاہ مہرے صدق محبت بھائی
 حرص ہوا دنی دا بنگلہ تن کوٹے دی جائی !
 آرز ہرص دوشیر کلاں دے قفل دراں بد بختی
 ملکہ خاتون ایہ دل ستا شہوت جادو تنہتی
 نفس اساڈا دیو مریا غفلت ندی ڈنگہیری
 جھل صندوق ہوئے در پکے کنجی اسم چنگیری
 پنکھی پنجریاں وچہ حساں پنج باطن پنج طاہر
 باع ارم دل تانگہاں کر دے نکلیں ہوئے نہ باہر
 بابل مرشد جس شاہ مہرے تحفہ چیز پہنچائی
 اس دے دتے لے شاہ مہرے ہمت کریں کمائی
 ملکہ خاتون ستی جاگے خبر دیئے دلبر دی
 چلے نال جمال دسالے سمجھو رمز فقر دی
 پر کر آن شراب پیالہ ساقی رنگ رنگیلا
 سہل ہووے پھر رنج مصیبت جان سنگ ٹرے وسیلہ
 پیو نشہ جیو مستی آوے جان قفسے سارے
 کنگالوں پھر شاہ کہاواں وچھڑے ملن پیارے
 اختتام حصہ اول